

ای سبب تذکره ایام

ایامی که این ایام سرخنده و نو بام است ایامی که این ایام سرخنده و نو بام است
 ایامی که این ایام سرخنده و نو بام است ایامی که این ایام سرخنده و نو بام است

مجموعه مرثیه میرزا

مجموعه مرثیه میرزا میرزا میرزا میرزا میرزا میرزا میرزا میرزا میرزا میرزا میرزا
 میرزا میرزا میرزا میرزا میرزا میرزا میرزا میرزا میرزا میرزا میرزا میرزا میرزا میرزا میرزا میرزا میرزا میرزا میرزا

مجموعه مرثیه میرزا میرزا میرزا میرزا میرزا میرزا میرزا میرزا میرزا میرزا
 میرزا میرزا میرزا میرزا میرزا میرزا میرزا میرزا میرزا میرزا میرزا میرزا میرزا میرزا میرزا میرزا میرزا میرزا میرزا

اطلاع۔ اس مطبع میں ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہے جسکی فہرست مطبع ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے جسکے معانیہ و ملاطہ سے شائقان اعلیٰ حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہیں قیمت بھی ازان ہو اس کتاب کے پیش پرچ کے تین صفحے جو ساوہ بین انہیں بعض کتب علم فقہ و غیرہ اُردو و فارسی مذہب امامیہ کی درج کرتے ہیں کہ جس فن کی یہ کتاب ہو اس فن کی اور یہی کتب موجودہ خانہ سے قدر و افون کو نگاہی کا ذریعہ حاصل ہو۔

کتب علم فقہ مذہب امامیہ

نہر المصائب - پیر جلد گنجائی - یہ کتاب مذہب امامیہ
نہ اس آل جا علیہ التحفہ الغنائین نہایت عمدہ لکھی
ہر مصنفہ اخوند مرزا قاسم علی صاحب کا غنہ سفید -
شرعۃ المصائب - تذاویہ در المصائب و
ہذا المصائب غیرہ مجالس مصائب لائق اسکے کہ ذکر اکثر
منبروں پر پیش کیا غرا در دن کو شایع مصنفہ اخوند
مرزا قاسم علی صاحب لکھنوی -
زین المتیقین مولفہ مولوی سید محمد تقی صاحب
غزوات حیدری - ترجمہ اُردو و نشر حملہ حیدری
انارہ البصائر - و کشف السرائر - مصنف اسکے
عالم المعنی فاضل مولوی جناب شفا اللہ و لہ کا
حکیم سید فضل علی خان بہادر مدبر جنگ بین کیا با
چا رہلہ بین بہ تصحیح مصنف علام صاحب تفسیر ذیل
ایضاً - جلد اول بیان توحید میں -
ایضاً - جلد دوم بیان نبوت میں -
ایضاً - جلد سوم بیان امامت میں -
ایضاً - جلد چہارم بیان ثبوت امامت میں -
چہار و مجلس - سبھی بہ تاریخ الاسماء -
منتج النہاۃ - مع دعا سے عاشورا از سید

کتابام حیدر خان

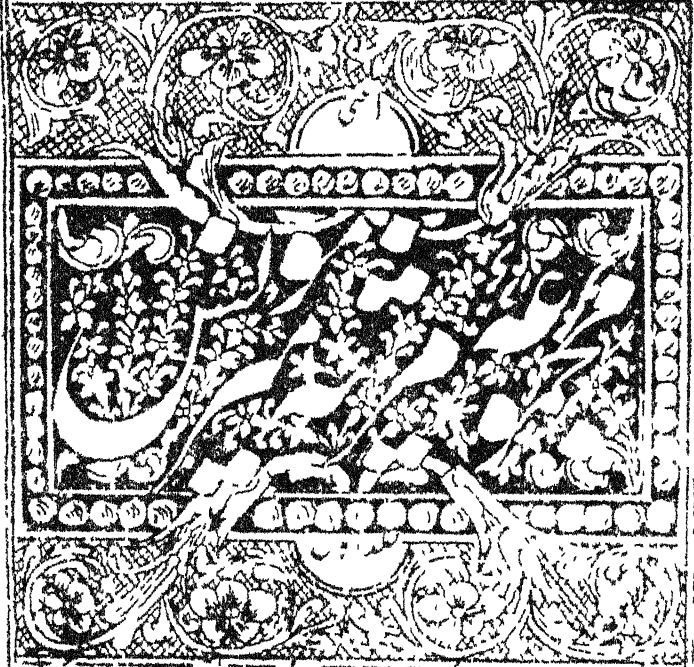
اعمال الصالحین - نہار مذہب اشاعہ عشرہ -
زبدۃ المصائب جلد اول - از محمد عمر گری
طہر صریح - بطرز جدید کا غنہ سفید - اور
یکشت ایک سو جلد کے لیے رعایت ہوگی -
تحفۃ العوام - وضع قلم مصنفہ حاجی حسن علی کا غنہ
ایضاً - حسب مراتب بالاسکا غنہ خانی -
دیوان لوحہ جات حیدر - مصنفہ آغا حیدر علی صاحب
براہین غم - جلد اول مصنفہ سید مرزا صاحب تفسیر
کلیات مرآئی - در باہیات و سلام - از
مرزا سلامت علی تخلص بہ ویر کمال و علی دین
جلد اول - جلی قلم و مصرعہ کا غنہ سفید -
جلد دوم - متوسط قلم سہ مصرعہ -
کلیات مرآئی - در باہیات و سلام از میر
بہر علی تخلص بہ رئیس کامل چار جلد میں -
جلد اول - کا غنہ سفید و خانی -
جلد دوم - کا غنہ سفید و خانی -
جلد سوم - کا غنہ سفید و خانی -
جلد چہارم - کا غنہ سفید -
مجموعہ شیعہ نیمہ جلد اول از شاعر سید تخلص نیمہ

فہرست مرآئی سیر مونس جلد اول

۱	۱۰۰	۱۰۱	۱۰۲	۱۰۳	۱۰۴
۱	۱۰۵	۱۰۶	۱۰۷	۱۰۸	۱۰۹
۲	۱۱۰	۱۱۱	۱۱۲	۱۱۳	۱۱۴
۳	۱۱۵	۱۱۶	۱۱۷	۱۱۸	۱۱۹
۴	۱۲۰	۱۲۱	۱۲۲	۱۲۳	۱۲۴
۵	۱۲۵	۱۲۶	۱۲۷	۱۲۸	۱۲۹
۶	۱۳۰	۱۳۱	۱۳۲	۱۳۳	۱۳۴
۷	۱۳۵	۱۳۶	۱۳۷	۱۳۸	۱۳۹
۸	۱۴۰	۱۴۱	۱۴۲	۱۴۳	۱۴۴
۹	۱۴۵	۱۴۶	۱۴۷	۱۴۸	۱۴۹
۱۰	۱۵۰	۱۵۱	۱۵۲	۱۵۳	۱۵۴
۱۱	۱۵۵	۱۵۶	۱۵۷	۱۵۸	۱۵۹
۱۲	۱۶۰	۱۶۱	۱۶۲	۱۶۳	۱۶۴
۱۳	۱۶۵	۱۶۶	۱۶۷	۱۶۸	۱۶۹
۱۴	۱۷۰	۱۷۱	۱۷۲	۱۷۳	۱۷۴
۱۵	۱۷۵	۱۷۶	۱۷۷	۱۷۸	۱۷۹
۱۶	۱۸۰	۱۸۱	۱۸۲	۱۸۳	۱۸۴
۱۷	۱۸۵	۱۸۶	۱۸۷	۱۸۸	۱۸۹
۱۸	۱۹۰	۱۹۱	۱۹۲	۱۹۳	۱۹۴
۱۹	۱۹۵	۱۹۶	۱۹۷	۱۹۸	۱۹۹
۲۰	۲۰۰	۲۰۱	۲۰۲	۲۰۳	۲۰۴
۲۱	۲۰۵	۲۰۶	۲۰۷	۲۰۸	۲۰۹
۲۲	۲۱۰	۲۱۱	۲۱۲	۲۱۳	۲۱۴
۲۳	۲۱۵	۲۱۶	۲۱۷	۲۱۸	۲۱۹
۲۴	۲۲۰	۲۲۱	۲۲۲	۲۲۳	۲۲۴
۲۵	۲۲۵	۲۲۶	۲۲۷	۲۲۸	۲۲۹
۲۶	۲۳۰	۲۳۱	۲۳۲	۲۳۳	۲۳۴
۲۷	۲۳۵	۲۳۶	۲۳۷	۲۳۸	۲۳۹
۲۸	۲۴۰	۲۴۱	۲۴۲	۲۴۳	۲۴۴
۲۹	۲۴۵	۲۴۶	۲۴۷	۲۴۸	۲۴۹
۳۰	۲۵۰	۲۵۱	۲۵۲	۲۵۳	۲۵۴
۳۱	۲۵۵	۲۵۶	۲۵۷	۲۵۸	۲۵۹
۳۲	۲۶۰	۲۶۱	۲۶۲	۲۶۳	۲۶۴
۳۳	۲۶۵	۲۶۶	۲۶۷	۲۶۸	۲۶۹
۳۴	۲۷۰	۲۷۱	۲۷۲	۲۷۳	۲۷۴
۳۵	۲۷۵	۲۷۶	۲۷۷	۲۷۸	۲۷۹
۳۶	۲۸۰	۲۸۱	۲۸۲	۲۸۳	۲۸۴
۳۷	۲۸۵	۲۸۶	۲۸۷	۲۸۸	۲۸۹
۳۸	۲۹۰	۲۹۱	۲۹۲	۲۹۳	۲۹۴
۳۹	۲۹۵	۲۹۶	۲۹۷	۲۹۸	۲۹۹
۴۰	۳۰۰	۳۰۱	۳۰۲	۳۰۳	۳۰۴
۴۱	۳۰۵	۳۰۶	۳۰۷	۳۰۸	۳۰۹
۴۲	۳۱۰	۳۱۱	۳۱۲	۳۱۳	۳۱۴
۴۳	۳۱۵	۳۱۶	۳۱۷	۳۱۸	۳۱۹
۴۴	۳۲۰	۳۲۱	۳۲۲	۳۲۳	۳۲۴
۴۵	۳۲۵	۳۲۶	۳۲۷	۳۲۸	۳۲۹
۴۶	۳۳۰	۳۳۱	۳۳۲	۳۳۳	۳۳۴
۴۷	۳۳۵	۳۳۶	۳۳۷	۳۳۸	۳۳۹
۴۸	۳۴۰	۳۴۱	۳۴۲	۳۴۳	۳۴۴
۴۹	۳۴۵	۳۴۶	۳۴۷	۳۴۸	۳۴۹
۵۰	۳۵۰	۳۵۱	۳۵۲	۳۵۳	۳۵۴
۵۱	۳۵۵	۳۵۶	۳۵۷	۳۵۸	۳۵۹
۵۲	۳۶۰	۳۶۱	۳۶۲	۳۶۳	۳۶۴
۵۳	۳۶۵	۳۶۶	۳۶۷	۳۶۸	۳۶۹
۵۴	۳۷۰	۳۷۱	۳۷۲	۳۷۳	۳۷۴
۵۵	۳۷۵	۳۷۶	۳۷۷	۳۷۸	۳۷۹
۵۶	۳۸۰	۳۸۱	۳۸۲	۳۸۳	۳۸۴
۵۷	۳۸۵	۳۸۶	۳۸۷	۳۸۸	۳۸۹
۵۸	۳۹۰	۳۹۱	۳۹۲	۳۹۳	۳۹۴
۵۹	۳۹۵	۳۹۶	۳۹۷	۳۹۸	۳۹۹
۶۰	۴۰۰	۴۰۱	۴۰۲	۴۰۳	۴۰۴
۶۱	۴۰۵	۴۰۶	۴۰۷	۴۰۸	۴۰۹
۶۲	۴۱۰	۴۱۱	۴۱۲	۴۱۳	۴۱۴
۶۳	۴۱۵	۴۱۶	۴۱۷	۴۱۸	۴۱۹
۶۴	۴۲۰	۴۲۱	۴۲۲	۴۲۳	۴۲۴
۶۵	۴۲۵	۴۲۶	۴۲۷	۴۲۸	۴۲۹
۶۶	۴۳۰	۴۳۱	۴۳۲	۴۳۳	۴۳۴
۶۷	۴۳۵	۴۳۶	۴۳۷	۴۳۸	۴۳۹
۶۸	۴۴۰	۴۴۱	۴۴۲	۴۴۳	۴۴۴
۶۹	۴۴۵	۴۴۶	۴۴۷	۴۴۸	۴۴۹
۷۰	۴۵۰	۴۵۱	۴۵۲	۴۵۳	۴۵۴
۷۱	۴۵۵	۴۵۶	۴۵۷	۴۵۸	۴۵۹
۷۲	۴۶۰	۴۶۱	۴۶۲	۴۶۳	۴۶۴
۷۳	۴۶۵	۴۶۶	۴۶۷	۴۶۸	۴۶۹
۷۴	۴۷۰	۴۷۱	۴۷۲	۴۷۳	۴۷۴
۷۵	۴۷۵	۴۷۶	۴۷۷	۴۷۸	۴۷۹
۷۶	۴۸۰	۴۸۱	۴۸۲	۴۸۳	۴۸۴
۷۷	۴۸۵	۴۸۶	۴۸۷	۴۸۸	۴۸۹
۷۸	۴۹۰	۴۹۱	۴۹۲	۴۹۳	۴۹۴
۷۹	۴۹۵	۴۹۶	۴۹۷	۴۹۸	۴۹۹
۸۰	۵۰۰	۵۰۱	۵۰۲	۵۰۳	۵۰۴
۸۱	۵۰۵	۵۰۶	۵۰۷	۵۰۸	۵۰۹
۸۲	۵۱۰	۵۱۱	۵۱۲	۵۱۳	۵۱۴
۸۳	۵۱۵	۵۱۶	۵۱۷	۵۱۸	۵۱۹
۸۴	۵۲۰	۵۲۱	۵۲۲	۵۲۳	۵۲۴
۸۵	۵۲۵	۵۲۶	۵۲۷	۵۲۸	۵۲۹
۸۶	۵۳۰	۵۳۱	۵۳۲	۵۳۳	۵۳۴
۸۷	۵۳۵	۵۳۶	۵۳۷	۵۳۸	۵۳۹
۸۸	۵۴۰	۵۴۱	۵۴۲	۵۴۳	۵۴۴
۸۹	۵۴۵	۵۴۶	۵۴۷	۵۴۸	۵۴۹
۹۰	۵۵۰	۵۵۱	۵۵۲	۵۵۳	۵۵۴
۹۱	۵۵۵	۵۵۶	۵۵۷	۵۵۸	۵۵۹
۹۲	۵۶۰	۵۶۱	۵۶۲	۵۶۳	۵۶۴
۹۳	۵۶۵	۵۶۶	۵۶۷	۵۶۸	۵۶۹
۹۴	۵۷۰	۵۷۱	۵۷۲	۵۷۳	۵۷۴
۹۵	۵۷۵	۵۷۶	۵۷۷	۵۷۸	۵۷۹
۹۶	۵۸۰	۵۸۱	۵۸۲	۵۸۳	۵۸۴
۹۷	۵۸۵	۵۸۶	۵۸۷	۵۸۸	۵۸۹
۹۸	۵۹۰	۵۹۱	۵۹۲	۵۹۳	۵۹۴
۹۹	۵۹۵	۵۹۶	۵۹۷	۵۹۸	۵۹۹
۱۰۰	۶۰۰	۶۰۱	۶۰۲	۶۰۳	۶۰۴

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

طاسن کھینے لگتے ہیں

<p>۱۵۴ کھاتے تھے ٹکڑے تھیں شیش نہایت کو چھینکتی تھی اس کے آوازوں تو بولے کہ دو تھیں لٹان مصطفیٰ نہایت شکست ہاں ہاں</p>	<p>۱۵۵ اس وقت کی شش زنیوں کے کے ہر کوئی کے ساتھ شیشا تو بولے ہوا سے تھیں شیشا تو بولے ہوا سے تھیں شیشا</p>	<p>۱۵۶ مجھ کو کیا برحق تو دیکھ گاہ میں سامان پناہ ہوں میں ہوں جان سب کے ہر کوئی کے ساتھ شیشا تو بولے ہوا سے تھیں شیشا</p>
<p>۱۵۷ چشمہ قرین کے تھیں تھیں تھیں تھیں کا ذکر کیا کوئی کوئی تھیں تھیں کا ذکر کیا کوئی کوئی تھیں</p>	<p>۱۵۸ زور اس ہوا کا تھیں تھیں تھیں آواز زور کی ہوتی پیدا تھیں</p>	<p>۱۵۹ مالک ہوں میں داس کا حکم ہوا یہ سب ہر گیارہ تھیں کہ بندہ خدا کا ہوں</p>
<p>۱۶۰ تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں</p>	<p>۱۶۱ تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں</p>	<p>۱۶۲ تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں</p>
<p>۱۶۳ گوئیہ تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں</p>	<p>۱۶۴ تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں</p>	<p>۱۶۵ عالم میں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں</p>
<p>۱۶۶ تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں</p>	<p>۱۶۷ تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں</p>	<p>۱۶۸ تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں</p>
<p>۱۶۹ بس میں نہال ہو گیا جان آئی جانیں طوبی کہ میں تھیں تھیں تھیں</p>	<p>۱۷۰ تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں</p>	<p>۱۷۱ تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں</p>

مرثیہ ہونوس

۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

<p>۱۰۰ دیکھا چکر ایک زینتِ حیات نہ کہ جسے شک نہ ہو درختِ حیات اوس تختِ عشقِ قدس پر چکا جان چلتی جانے کو نہ تھی نہ جان</p>	<p>۱۰۱ اوستی کے چا میں اس کھنکر اعجازِ عیبی کا ترسے دم کی آفت بلوچان کا حکم ترا حکم کر دگار خفی کرک درست سے پائیز</p>	<p>۱۰۲ جگمگاتی شمعِ حیات جن طرح طالعِ قرآن خوش طبع بل سے تھے نہ دیو پر حکم کیے بغیر خافیز و ابساط مہتابا پر</p>
<p>بلوہ عیان ہے رحمت رب غفور کا کپڑے بھی نور کے ہیں اور پردہ بھی نور کا</p>	<p>نور دوس کی دماغ میں خوشبو سما گئی تو نے اوہ کرک جو کیا جان آگئی</p>	<p>تیری دلا فقط سبب انبساط ہے مورے ضیعت میں تھامری کیا بساط ہے</p>
<p>۱۰۳ پونچا پونچا گونج اب شکر کر دیا سچ علی خباب سلیمان زودیا آگشتی آواز کو ابھی سے لکھ بہادری اور کوادھو بلوہ نادر</p>	<p>۱۰۴ قیا پونچین شاد تیلیانی غلہ اسکے بوا کسی کی پونچش ناز بہی رسول حضرت بہی پونچھا نیچر الشیر آئین زانو زنیہ</p>	<p>۱۰۵ انصاف ساؤ نہ زینتِ حیات برایان طبع کی ملک بیکے پیکار کو شک رفع قضا کا اور شک وہ فرخ ضعیف کے اٹھا ہوا</p>
<p>۱۰۶ تیسے سخن وہی بشیر و پذیرے اوتھے جناب علمِ خداے قدرے</p>	<p>۱۰۷ تو نہ شہرہ بد خالق ماولیٰ گورہ شکا کہ تو وہی رسالت پناہ ہے</p>	<p>۱۰۸ ویا پور میان تھا وہاں اس حسابین دیکھا تھا ایسا فرش نہ چلنے نہ پھرتا</p>
<p>۱۰۹ وہ تھے جن کی غلہ کی غلہ اوتھے بیٹھے سکرے سلیمان نور انسا حکیمِ فاکت م اسان تری فرق پہ پہنچو</p>	<p>۱۱۰ اک نبی کی آل کی غلہ کی غلہ بہشتین ہو انو خادین کی غلہ کی غلہ جب تیرا واسطہ دیکھیا نشا خاں نے لب شہوت دیکھیا</p>	<p>۱۱۱ تو نہ تھے جن کی غلہ کی غلہ دیکھا تھے سکرے سلیمان وہ تھے جن کی غلہ کی غلہ نشا خاں نے لب شہوت دیکھیا</p>
<p>۱۱۲ رشا جبکہ ہو وہ مدرسہ الجبر تو چاہے کہ تو مردہ صد سالہ جی اٹھے</p>	<p>۱۱۳ تو نہ تھے جن کی غلہ کی غلہ ساری جہان کی پھر کبھی شاہی اندک</p>	<p>۱۱۴ تو نہ تھے جن کی غلہ کی غلہ یا مریضی فیض تھا سب تیری ذات کا</p>

۱۰۰

<p>۱۵۱ خندہ بویار کا تھا صافین ہر ایک دیکھے جہاں کا حسن تو جہاں پہنچا قمارہ منع نور تھا اور برگ گلچین کیون در بر عبدی ہوا اپنی کا مگر</p>	<p>۱۵۲ جنگجو ہوا سے سرو اور وہ کھینچ وہ جوش جیسے فیض سے گلشن کی بید جنت میں سلسیل کوئی جیسی چھوڑ سیرتو سے ابھرتا ہوا سین کر</p>	<p>۱۵۳ نیکو صواب کی دروازہ نکال بعد از سلام کہنا اور خدا فرما اس جان شام پہ کیم ایڑھی پاک سے بہر نور عجب فرما</p>
<p>تا بندہ انتر دے جہاں کین شان یہ وجہ ہے کہ اسکی زمین آسمان</p>	<p>لہر لیا دل اوسپر ہر ایک خوش صفا سمجھے یہ سب کہ ہر لہی چشمہ حیات کا</p>	<p>حق بین وہی ہے جسکو تراشتیاق ہر تیرا فراق جان کے مانے کی شاق</p>
<p>۱۵۴ نور جی قطر و قطروں کے تاب بانی بھی اس کے عطر کے سد گلاب نغمہ میسر مگر کہ ہے استادہ جی سیر عکاسہ باز ہے ہونے ہے جاب</p>	<p>۱۵۵ وہ بوستان کہ لائق گلشن تبار جست میں لال میل شہر از کی زبان دیکھا یہ باجر کہ بہ صدا و ہوش استادہ ہے بیان وہ قریب جوار</p>	<p>۱۵۶ لے لے لے لے لے لے لے لے لے لے نبت اسد کے لال پتوں کی بشار ہوئے حسن ایڑی پیا سمان ہر سیرکایسب کفرت صالم جی</p>
<p>پانی کو چاہ ہے کہ ملک آبر و کرین زمزم نون جو قلم عالم وضو کرین</p>	<p>صورت حزن بھری ہوئی سوز و گداز مصرف ہر نماز میں ہو و نیاز سے</p>	<p>فرمایا پوچھو تم سب ان کے ملال کا صلح جواب دینگے تمہاری سوال کا</p>
<p>۱۵۷ کیا جان پہاں نہایت کھنکھن چشم کھنکھن کہ سینا و ضیا کھنکھن کوڑی مچھلیاں پانی اوچی کا کھنکھن شیر در چرخ شیراب بجا کھنکھن</p>	<p>۱۵۸ پوچھنا چھٹن نے تب تو تیرا بھنا جانی ہیں میر حضرت صالح کھنکھن یہ انکی نامی قریب وہ باک ڈار نور غلامی کے کاپ کو کھنکھن</p>	<p>۱۵۹ صالح نے خود کیا کہ سچ اسٹار غلام علی کسی پینین کف پیاز عصہ نور اس علی شاہ سوز پتے تھے حور آسے بیان چنار</p>
<p>پیکار نہا ہون خون جگر ایک بحر میں مصحح ہیں سب لطیف مگر ایک بحر میں</p>	<p>جان باپ خوش ہیں صلح اگر نور میں لب دماغے منفرت والدین کے</p>	<p>طاعت خدا کی قرب شہ کائنات کا توشہ تھا مغفرت کا ذخیرہ نجات کا</p>

۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹

<p>۱۱۱ دین کے بعد ان کے لئے دنیا کی ہر شے دل ہو گیا اور وقت سے جاگوا وقت ہو گیا اور آپ کے والد کی ہر شے ازاد ہوئی بن کر موت ہو کر ہو گیا</p>	<p>۱۱۲ بیکار ہو گیا بن کر ہر شے بیکار ہو گیا بن کر ہر شے دل ہو گیا اور وقت سے جاگوا وقت ہو گیا اور آپ کے والد کی ہر شے ازاد ہوئی بن کر موت ہو کر ہو گیا</p>	<p>۱۱۳ بیکار ہو گیا بن کر ہر شے بیکار ہو گیا بن کر ہر شے دل ہو گیا اور وقت سے جاگوا وقت ہو گیا اور آپ کے والد کی ہر شے ازاد ہوئی بن کر موت ہو کر ہو گیا</p>
<p>۱۱۴ روئے میں دن تو پہنے میں کتنی ہر شے کیجئے شفا رش آپ کہ بھولیں نہ اس کے</p>	<p>۱۱۵ مشکل میں جب سوال کیا زیر لب کیا لیکے علی کا نام خدا سے طلب کیا</p>	<p>۱۱۶ کم ہوئے جس خوف دل شبہ ناک لاخسرو لکھا ہوا ایسے ان پاک</p>
<p>۱۱۷ سوت دکان آئے میں ان کے بھائی نہاں آئے میں ان کے بھائی</p>	<p>۱۱۸ واقعہ میں گناہ اس کے ہر شے واقعہ میں گناہ اس کے ہر شے</p>	<p>۱۱۹ بیکار ہو گیا بن کر ہر شے بیکار ہو گیا بن کر ہر شے</p>
<p>۱۲۰ جلو سے آسمان نہیں غالی زمین نہیں ہر جام انتقام ہے اور ہر کین نہیں</p>	<p>۱۲۱ پیر و مہی حضرت خیر الانام کے ہر وقت اٹھا سر تھا قدم پر امام کے</p>	<p>۱۲۲ سب سے علی کے نام کے بکھر پڑے ہوئے عادل کا دورنگ ترازو مڑی ہوئے</p>
<p>۱۲۳ بیکار ہو گیا بن کر ہر شے بیکار ہو گیا بن کر ہر شے</p>	<p>۱۲۴ بیکار ہو گیا بن کر ہر شے بیکار ہو گیا بن کر ہر شے</p>	<p>۱۲۵ بیکار ہو گیا بن کر ہر شے بیکار ہو گیا بن کر ہر شے</p>
<p>۱۲۶ نگین بیکان میں قصر نہایت رفیع ہو بازار پاک صاف ہیں تیر دیکھ ہیں</p>	<p>۱۲۷ تو لای خیال کر کے فنا کے مال پر بینچا درود بھیج کے احمد کے آل پر</p>	<p>۱۲۸ سب سے علی کے نام کے بکھر پڑے ہوئے عادل کا دورنگ ترازو مڑی ہوئے</p>

۱۱۱
۱۱۲
۱۱۳
۱۱۴
۱۱۵
۱۱۶
۱۱۷
۱۱۸
۱۱۹
۱۲۰
۱۲۱
۱۲۲
۱۲۳
۱۲۴
۱۲۵
۱۲۶
۱۲۷
۱۲۸

<p>۱۳۳۱ھ باجو کی جنگ میں شہید ہوئے لاہور میں شہید ہوئے باجو کی جنگ میں شہید ہوئے</p>	<p>۱۳۳۱ھ لاہور میں شہید ہوئے باجو کی جنگ میں شہید ہوئے لاہور میں شہید ہوئے</p>	<p>۱۳۳۱ھ لاہور میں شہید ہوئے باجو کی جنگ میں شہید ہوئے لاہور میں شہید ہوئے</p>
<p>جنگ اسی چاہیے علیٰ حق پڑو ہے اب برق ذوالفقار ہے اور یہ گردہ</p>	<p>انبار دست و پا کے سر راہ ہو گئی بختے طویل قدھی وہ کوتاہ ہو گئی</p>	<p>یہ کشتی ہیں شرک ہر انکی رشت میں باقی نہ چھوڑا ایک کو اس قوم رشت میں</p>
<p>۱۳۳۱ھ باجو کی جنگ میں شہید ہوئے لاہور میں شہید ہوئے باجو کی جنگ میں شہید ہوئے</p>	<p>۱۳۳۱ھ لاہور میں شہید ہوئے باجو کی جنگ میں شہید ہوئے لاہور میں شہید ہوئے</p>	<p>۱۳۳۱ھ لاہور میں شہید ہوئے باجو کی جنگ میں شہید ہوئے لاہور میں شہید ہوئے</p>
<p>گزار مال طبع شدہ نامدار گو اگر غضب میں کھینچ لیا ذوالفقار کو</p>	<p>تھی ضرب تیغ قمر کی آفت کا زور تھا لا سیف دلافت کا فرشتوں میں شور تھا</p>	<p>اتنا تو دیکھو تھے کہ تلوار چلتی تھی ہر بار برق شہ کے دہن سے نکلتی تھی</p>
<p>۱۳۳۱ھ باجو کی جنگ میں شہید ہوئے لاہور میں شہید ہوئے باجو کی جنگ میں شہید ہوئے</p>	<p>۱۳۳۱ھ لاہور میں شہید ہوئے باجو کی جنگ میں شہید ہوئے لاہور میں شہید ہوئے</p>	<p>۱۳۳۱ھ لاہور میں شہید ہوئے باجو کی جنگ میں شہید ہوئے لاہور میں شہید ہوئے</p>
<p>اوس آفتاب دین کو غضب کا جلال تھا دامن میں شرق کا سنبھل لال تھا</p>	<p>مولانے سر کو ٹکاتا کچھ پیش و پس کیا اگر ہمارے سینے پر ہاتھ اپنا مس کیا</p>	<p>پہلے اُدھر سے شیر کے مانند جھوم کے کی ذوالفقار میان میں قبضہ کو چوم کے</p>

<p>۱۵۴ ہرے قریب چو صف و چو صف کی صف میں سچ کر اسے آجیب پال دینے کی سبب کی سبب یوں کو دین میں ہو چکا ہے آجیب</p>	<p>۱۵۵ مگر غلے مالک روٹاں میں شامی زبان کی زبان میں سے چھوٹے شامی زبان میں سے چھوٹے شامی زبان میں</p>	<p>۱۵۶ بے رسول میں سبب کی سبب کی زبان میں سبب کی سبب مکلف شامی زبان میں یوں کو دین میں ہو چکا ہے آجیب</p>
<p>۱۵۷ تھر اسے میں قلب توجہ ضرور ہے گھر تو ہزاروں کوس غلاموں کے دروہے</p>	<p>۱۵۸ نرمی ہون اور پھپھار ہون بلبل میں ہون کہ چھین لیا ہے ہنگو</p>	<p>۱۵۹ راتوں کو بار بار ترخ ابو کھلار ہا ڈھاپے رداسی بانوں اُسر کھلار ہا</p>
<p>۱۶۰ ادس ابو حجاب کرم کی طلب لیکھتیں سوار ہوا سوار ہوا دو تین غنوں میں کی طلب پھر پھر پھر پھر پھر پھر</p>	<p>۱۶۱ کوا جی کے تخت کو دھاجا ہے پھر پہل میں ہون اور کون کو دل سوار ہوا نہ نہ زبان آٹھا ہون اور دھاجا ہے پھر بیکھچس اختیار ہے بیکھچس اختیار ہے</p>	<p>۱۶۲ صد غلام تیری مصیبت کے پھر ای جا نشین چاب ریات کے پھر قربان خون بھری ہوئی مصیبت کے پھر ایام میں تیری شہادت کے پھر</p>
<p>۱۶۳ ماں ہوئے زمین پر سو آسمان ہم اُتری دھن سوار ہوئے تھے جہان ہم</p>	<p>۱۶۴ میری طر سے کون اسیر بلا بندھا وہ مالک الرقاب ہون جہاں گلا بندھا</p>	<p>۱۶۵ یہ ظلم بے جہت یہ ستم بیسیب ہوا تلوار تیرے سر پہ لگی کیا غنم ہوا</p>
<p>۱۶۶ پہنچے اترے جب تو ہوئی غلامی ادب چو پیاہنی ہوئے غلامی پھر آئے انہی دین ہوئے غلامی دست ہوئی دین ہوئے غلامی</p>	<p>۱۶۷ نور کو دھاجا ہے کلاہت کا پھر نور کو دھاجا ہے کلاہت کا پھر نور کو دھاجا ہے کلاہت کا پھر نور کو دھاجا ہے کلاہت کا پھر</p>	<p>۱۶۸ ایوان لاریں کے گل باغوں کے پھر ای قلب غم کی گل باغوں کے پھر ای قلب غم کی گل باغوں کے پھر ای قلب غم کی گل باغوں کے پھر</p>
<p>۱۶۹ چاہوں تو نہ فلک کو دکھاؤں اسطرح جاؤں ہزار بار پھر آؤں اسطرح</p>	<p>۱۷۰ آفت میں مبتلا ہوں شہ اسوجن کے پھر نان ہون بھی ملتی ہو دو تین دن کے پھر</p>	<p>۱۷۱ وقت علی کے غم سو نہیں سہر ہوئی خالی منو گور دے کر سینے بھری ہوئی</p>

<p>۱۷۱ لا انا بنین من جنات جبرائیل مولا کی ریت پر چھین کر کاڑھ نعل چکر کیا سہ پہر گھسی نعل چکر کیا سہ پہر گھسی</p>	<p>۱۷۲ اویس بن ابی کاظم چلی خون ہوئے دلوں کا عالم دقت جان کا دم پر ہم علی</p>	<p>۱۷۳ وقت جلد زینت ہے مولا کی ریت پر چھین کر کاڑھ نعل چکر کیا سہ پہر گھسی</p>
<p>۱۷۴ گمراہ ہے زخم فرق امام عبا پر سر سے ٹپک رہا ہے لہو جاننا پر</p>	<p>۱۷۵ مولا کی نذر کو گمراہ شک لاؤ ہیں یہ روز دارا پ کے پڑے کوڑی ہیز</p>	<p>۱۷۶ انجی ہوں دنگراختہ ہوں لنگراہوں خاق گواہ سے کہ علی پر نثار ہوں</p>
<p>۱۷۷ نثار خدا جو لہو نثار سے خون و خون کہینو نثار سے جگا جو بن ملعون آندہ گمراہ سکہ ادا دے علی کے جیون دور</p>	<p>۱۷۸ مولا شگفتہ ہو سہ پہر نہ تباہ ہو گیا کوئی نہ تباہ سرور الم دلوں کو خام و حیرا آقا اودھین دونوں ہوا تھا</p>	<p>۱۷۹ اولاد دل تیری طرح داغدار اکوئیں میں بھی ہیں گواہ نثار خدا جو لہو نثار سے خون و خون کہینو نثار سے</p>
<p>۱۸۰ لاؤ جو ہاتھ باندھ کے مولا کر سائو قاتل یہ مسکرا کے نظر کی امام نے</p>	<p>۱۸۱ عالم سے بغیر کے خضوع و شوق ہیں تلوار جب لگی تو جھکے تم رکوع ہیں</p>	<p>۱۸۲ یا غم ہے جان ختم رسل کے فرائین جو بیلو کا مال ہوں گل کے فرائین</p>
<p>۱۸۳ نثار خدا جو لہو نثار سے خون و خون کہینو نثار سے جگا جو بن ملعون آندہ گمراہ سکہ ادا دے علی کے جیون دور</p>	<p>۱۸۴ کھڑے قتل ہو روز و رات جہاں میں تیرا شہادت گدا ہے اور ازاد حق شہادت گدا ہے مولا حرم میں ہے تو جنت میں ہے</p>	<p>۱۸۵ جب شہدیم ہو کر تیرا تو کیا ہو نثار خدا جو لہو نثار سے خون و خون کہینو نثار سے جگا جو بن ملعون آندہ گمراہ</p>
<p>۱۸۶ اُس درمیں بھی ہے مرض کردا ہون باندھو اُس کے ہاتھ کہ مشکشا ہون</p>	<p>۱۸۷ یہ بندگی نثار جناب امیر کے نکلے تو دم کے گھر سے خدا کی قدر کے</p>	<p>۱۸۸ عالم میں خاک ہو جو خدا کا ولی نہیں یہ زلائی ہے موت کہ ہم چھین نہیں</p>

مولد سے
جائے
دلاوت
نثار خدا جو لہو نثار سے

<p>جامع اے کمان غم خیز غم خیز باز تو تھا جبکہ غمت زینب کی آرزو مکڑی کو جسے حاضر بخود نشین نہ وہ غمت وہ پیادہ کا اور نہ</p>	<p>جامع دو دن تین علی کو تو کہ بچہ نہ تیرے اسلئے کہتی کہی کہی رکھ دینے پاؤں جو چھو نہ ہو جہاں تھے امام دو عالم جہاں نہ</p>	<p>جامع چلتا ہو خیر کرار الوداع اور زاریات اخذ غم الوداع سناں حسن توکل کے دلدار الوداع اے اور حسین میں دہ باب الوداع</p>
<p>تجین علم کئے ہوئے بیدر ساتھ دوہرے لگیں طوق تھے رہیں ہاتھ</p>	<p>آواز سنئے روتے تھے زمیں کے سین کی ہر بار تھی حسن سفارش حسین کی</p>	<p>بندون کو صبر چاہیے خالق کی لہیز سونا تھیں خزاؤں کی کے پناہ میں</p>
<p>جامع در بار عامین کتب عالمین بیٹھا تو تھا تخت مرت پائیز تغیبات مصطفیٰ آتی تھیں ہر نہوش تھانہ بیدار کو حال میں</p>	<p>جامع جب بیچوں دن میں تو کہ ہجوم النبین سے چو کہنے لگو امام دور نہ آئے کہ بڑے ہیں پیغمبر ناقصین دینی اندر جی کیا جگہ</p>	<p>جامع بچپن نصف بچہ بچہ گلوں کا تو نامہ علی کیا دہم چھٹکا خود بڑے تھے علی کا دہم کھڑی جوش گلیاں ہو گئیوں</p>
<p>مولاکھڑی تھے پاس بندے رہمان ہاتھ اُدسنے کھول دو یہ نہ کھلا زبان</p>	<p>اچھا ہوں اتو میں یہ بحث بقرآن کھانا انھیں کھلاؤ کہ سب روزہ دارین</p>	<p>وا حسرتا شکار اجل شیر ہو گیا پھیلے کو شمع بجھ گئی اندھیر ہو گیا</p>
<p>جامع جنگ جہنم غم کو آگ سے کہتے آہ آہ آواز درواز جہد امین تو تھا بھون بھون نہہ آگ شہوان اور آگ شہوان</p>	<p>جامع نہ لگو حسین یہاں تو کہ سجائیں جہاں یہاں تو کہ فریاد زرق اندک یہاں تو کہ بانی جہاں ہے کراؤ جہاں ہے</p>	<p>جامع روک کر بکارتے تھے کوہین چوہ بہن ابھی تو تھے کوہین چوہ سب کے سر پہ تھے کوہین چوہ النبین کہنے تھے کوہین چوہ</p>
<p>دیکھا جو سر کا زخم جگر تھر تھر اگیں عباش نامدار کی مان کو غش مگیں</p>	<p>دعوت علی کی گئی ہر گھر میں اذکر روزہ کھلکا ساتھ رسالت پناہ کے</p>	<p>کسکو پکار تھے پوید اللہ مر گئے میں راند ہو گئی اس اللہ مر گئے</p>

<p>۱۰۱ ایں بیان کو گلے سے لگا کر بہشتی شام سے چرخ میں آ کر عالم نیر سے ہوئے سب چرخ زور سے کر عجب صورت اختیار کر</p>	<p>۱۰۲ ایں کو آپ پر چھوڑا تھا باجان ان کو غلہ برین ہوئے ردا آپ کو چھوڑے پس پانچان جہ ہے دیار چھوڑے سرور زان</p>	<p>۱۰۳ ایں کو آپ پر چھوڑا تھا باجان ان کو غلہ برین ہوئے ردا آپ کو چھوڑے پس پانچان جہ ہے دیار چھوڑے سرور زان</p>
<p>۱۰۴ کلمہ مین حواس نہ فتنہ مین ہوتا تھا لاشے کے گرد گریہ و ماتم کا جوش تھا</p>	<p>۱۰۵ ہتھیار سچ کے جنگ پر طیار ہوئی دلدل پر صدقہ ہو گئی اسوار ہوئی</p>	<p>۱۰۶ ہے ہر زمین پر شوہر نہر کی لاش ہے کیون پیو یہی مرے آقا کی لاش ہے</p>
<p>۱۰۷ بہشت کے سرور کوئی نہ جانے ہم نے چھوڑا ہے دنیا کی جانے</p>	<p>۱۰۸ بہشت کے سرور کوئی نہ جانے ہم نے چھوڑا ہے دنیا کی جانے</p>	<p>۱۰۹ بہشت کے سرور کوئی نہ جانے ہم نے چھوڑا ہے دنیا کی جانے</p>
<p>۱۱۰ لطف علی سے طے ہوا رستم لاکا بس رشیدی تھے تیری بساط کا</p>	<p>۱۱۱ یہ بے پردہ حضور کے رونے کو آئی حضرت نے آن کو نسی بستی بسائی</p>	<p>۱۱۲ کس کے سپرد اسے شہ وال کیا، حسین بہشتی شام دلغ یہ کیسا دیا، حسین</p>
<p>۱۱۳ رباعی چرخ گر تو سب کی بھاری نہیں کی موتیں نہول ہزاری</p>	<p>۱۱۴ کس وقت میں چلے گئے اسی کیلئے ڈر کیا ان حضور کا تیرے کو ان کیلئے</p>	<p>۱۱۵ ایں کو آپ پر چھوڑا تھا باجان ان کو غلہ برین ہوئے ردا</p>
<p>۱۱۶ ہم سب کا سر پرست جہان سے گذر گیا ہے قافلہ کی موت کہ سالار مر گیا</p>	<p>۱۱۷ ہم سب کا سر پرست جہان سے گذر گیا ہے قافلہ کی موت کہ سالار مر گیا</p>	<p>۱۱۸ یہ دن قطع کر کے رشتہ الفت چلے گئے تمہا حضور کیوں سوئے جنت چلے گئے</p>

<p>۴۱ انسان کی جیسے نیک نیتی کا جگہ جو اندوہ و الم ہو گئی کا صدر نہیں کہ پھر کس کو مہربانی کا نرسک قیامت پر ستم ہو گئی کا</p>	<p>۴۲ ہمیں چاہیے کہ یاد دہان چوڑا سب کوئی آوارہ وطن ہو لو آواز سے کہو کہ میرا کجا بھو نیت میں کوئی اس کے نہ تھکے</p>	<p>۴۳ جھوٹا نیکو کہ انہیں چھوڑ دیا زیادہ دینی کے لیے دین کر دیا کی جہ سے ابن زیاد سے کس کجا نرسک آواز سے کہو کہ میرا کجا</p>
<p>۴۴ غربت میں ہمیں ہے خس و خاشاک کی تر گر تخت سلیمان ہو تو خفاک سے بدتر</p>	<p>۴۵ کانٹوں کا الم سید سجاد سے پوچھو ایذا سے سفر مسلم ناشاد سے پوچھو</p>	<p>۴۶ تھارم و فاجن پر وہ ایک ایک جدا تھا یاسلم مظلوم تھے یا سر پر خدا تھا</p>
<p>۴۷ جہاں جو تھوڑے کی رحمت ہو گئی پیر کی دل نہیں جانی کسی تھوڑے پیر کی دل نہیں جانی کسی تھوڑے پیر کی دل نہیں جانی کسی تھوڑے</p>	<p>۴۸ اوق صدیر کی مصیبت میں کون کیا مظلوم نہ اسے غربت میں کون کیا بنا پوری کو زمین جانت میں کون کیا نیت پر نگار دینی عبت میں کون کیا</p>	<p>۴۹ کھٹے نعیمی عجب و الم میں جو کجا جزا نہ کھانا نہ پینے کا کجا نرسک کا جینے کو کجا ارکان کی عمر کا کجا</p>
<p>۵۰ ہر گام پہ چھوٹوں سے چمک پڑوین شہر کی طرح رہی ٹھیک پڑتے میں لٹو</p>	<p>۵۱ پہلے خوشی طاعت شاہ بدنی کی آخر کو مسلمانوں نے پیمان شکنی کی</p>	<p>۵۲ تو تیش میں ب شک تھانہ چاند ساقی تھا کیون طلب شاہ کو لکھا یہ تعلق تھا</p>
<p>۵۳ جہاں ساری کچھ چھوڑ دیا جہاں ساری کچھ چھوڑ دیا جہاں ساری کچھ چھوڑ دیا جہاں ساری کچھ چھوڑ دیا</p>	<p>۵۴ نستہ بن جوڑ کر کوڑ کر جوڑ کر نستہ بن جوڑ کر کوڑ کر جوڑ کر نستہ بن جوڑ کر کوڑ کر جوڑ کر نستہ بن جوڑ کر کوڑ کر جوڑ کر</p>	<p>۵۵ ایک دست تھانہ سب کو چھوڑ دیا ایک دست تھانہ سب کو چھوڑ دیا ایک دست تھانہ سب کو چھوڑ دیا ایک دست تھانہ سب کو چھوڑ دیا</p>
<p>۵۶ جگہ ہے کہ غم ہو مٹی سخت الم ہے پھر آنے کی امید نہ ہو جب ستم ہو</p>	<p>۵۷ افسوس ہیں پر چہ بیان ایک بانگی تھا تلوارین پڑ ہیں سانپ ہمان کی خاطر</p>	<p>۵۸ تھا وقت شب اور تازہ مصیبت یہ بڑی تھی ایک ایک گھڑی ہر قیامت کی گھڑی تھی</p>

۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

ن ترقی میں نہ ہو نہ سے کہیں

۱۰ موت آئی ہو کس وقت کہ ہمارا نہیں کوئی لاشہ بھی ادا ٹھانے کو ہمارا نہیں کوئی	۱۱ البتہ اچھا رہے کہ ہر انہی بڑی تھی تسلیج لیے ہاتھ میں ڈیوڑھی یہ کھڑی تھی	۱۲ جانب سے اس سیمبر کے کمرے میں تھی منہ سے دھڑکنے والا سر نہ وہ دیکھ
۱۳ فوزدار رہتے تو کچھ کچھ کہتے کرتا میں مصیبت جو جاؤ تو کھڑا کا پیچھے رہی یہ سب کچھ نہ بناؤ	۱۴ پس نے شکر کے کہا اس کو پس نے ہونہار دل کو نہ دیکھ مکمل تو لاؤ رہے اس بچی کا منہ	۱۵ ہم نے کہا قصہ کہہ کر کوئی تھلا تو کمر کو اپنے گھر کے کتبے تھلا
۱۶ یہ لوگ سمجھتے ہیں نبی کو نہ خدا کو اب کون کہن دے گا غریب الغرا کو	۱۷ گھر غلامین رہنے کو رسول دو جہاں خالق تھے خورشید قیامت کا ان کو	۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰
۲۱ سوائے شہنائی میں جہنم اس کو اس کو قہر کیلین کون جہنم اس کو مظلوم اس کو جہنم میں جہنم اس کو	۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰	۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰
۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰	۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰	۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰
۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰	۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰	۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰
۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰	۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰	۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰
۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰	۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰	۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰
۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰	۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰	۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰
۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰	۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰	۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰
۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰	۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰	۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

<p>۱۰۰ کی غرض خفینہ زرد و عاجز و زکا نہاں چھپے جہی کی شکل میں ایک سانس زریں کی گام</p>	<p>۱۰۱ راستی ہون لیکن مجاہدین کا ہر ایک کیوں کر مرادوں کی رکھ دین گمان کو خجہ لادین</p>	<p>۱۰۲ بزرگ تاجب تو خفینہ پکاری تم حضرت مسلم بن حنیف تھاری برائے من کی دیکھو کی شکل تھاری</p>
<p>۱۰۳ ایک چوٹی ہے نرم بھلا ہم غبا کا منظوم ہوں تھیں ہوں زندہ ہوں خدا کا</p>	<p>۱۰۴ پونچے نہ کوئی ترنج امام ازلی کو قائم رکھے اسر حسین ابن علی کو</p>	<p>۱۰۵ تو آقا مرد مرے مان باب کا آقا لو ہڈی ہونین یہ مگر تو ہے مگر آقا</p>
<p>۱۰۶ نہاں چھپے اس سے جو بے خبر میں ہے شاہ خفینہ کی شکل</p>	<p>۱۰۷ نہاں چھپے اس سے جو بے خبر میں ہے شاہ خفینہ کی شکل</p>	<p>۱۰۸ نہاں چھپے اس سے جو بے خبر میں ہے شاہ خفینہ کی شکل</p>
<p>۱۰۹ میں پٹی بادشاہ کون و مکان ہوں میں ہوں بادشاہ رسلماں جہان ہوں</p>	<p>۱۱۰ بود نیلے ستم سبط رسول عربی پر رب دد جہان رحم کرے آل نبی پر</p>	<p>۱۱۱ کستی تھی کہ نور سحر اس رات میں پایا پایا تھیں کیا خضر کو ظلمات میں پایا</p>
<p>۱۱۲ کی سخت کا فون کون و مکان بہرے جن کو کون و مکان</p>	<p>۱۱۳ نہاں چھپے اس سے جو بے خبر میں ہے شاہ خفینہ کی شکل</p>	<p>۱۱۴ نہاں چھپے اس سے جو بے خبر میں ہے شاہ خفینہ کی شکل</p>
<p>۱۱۵ یہ زمین ہم زمین غوار نہیں ہے نہ ہے یہ اور کوئی مدو کار نہیں ہے</p>	<p>۱۱۶ رستے میں کہیں غنچہ خاطر نہ کھلو گا مر جائیں گے پانی جو کسی جانہ لگا</p>	<p>۱۱۷ مرد و دند او سگ دنیا وہ نہیں تھا تھا نام بھال او سکا مگر دشمن دین تھا</p>

<p>۲۳ دیکھا جیوئے کہ نہ رو دین کا ادا جس میں جی جانی جو کہ آتی ہو باہر پوچھا سب اس کا تو خفیہ تھی منظر کے چھین چھین چھین کر دے</p>	<p>۲۴ جاگے تیرا دی بوسنا دی قنار مجمع تھا یہ مسجد میں کہ شکل تھا گنار مستہ کیا بن زیاد اور یہ پکار میں کو فوجی بھاگا ہے</p>	<p>۲۵ پیش ہو گیا نیلے بن شمشاد دی جاگے خفا کلمہ کس کو بار شکست سا آدھے کے تو سوئی آسما خاک سے طر فاد تو عدہ تنکار</p>
<p>۲۶ کیا اہل وفا تھی کہ نہ بتلاتی تھی طومر منہ نذر تھا اور سیدی تھی تھی طومر</p>	<p>۲۷ دالہ بڑی عزت دے تو قیر لبلی ہو اسکو پر دے اسے جاگیر لبلی</p>	<p>۲۸ چمکاتے ہوئے خیر دشیرہ و سان بس گھیر لیا جاگے خفیہ کے مکان</p>
<p>۲۹ بے جا اصرار لگا کر تو تھا بہنہ بھگت میں جاگے تو نہیں بان بولی کہ میں وہ سید سدا کا اندر کسی سہی پہنچ کر آئے</p>	<p>۳۰ پوشیدہ چوبیس کہ گھر شمس نے جو خیر چوبیس کہ گھر شمس نے درہ میں اس کو دار پہنچا تھا نہیں کو علم ہو گیا جاگے</p>	<p>۳۱ شکستہ بنی ہو گیا صدی شمس نے بھی گھر شمس نے جاگے آگہ کہ انور سے اس کا گھر سہی پہنچا جاگے</p>
<p>۳۲ پھر جوڑ کر ہاتھوں کو یہ بولی وہ شقی سو شرمندہ نہ جوئے نہ ہا دی سے</p>	<p>۳۳ چون گئے رسی کہ پھندہ نہیں چھٹسنگ در کر بھی نہ زنا کی مصیبت سے چھٹسنگ</p>	<p>۳۴ قد مون کو بولی تو کہا اب نہ بھل کر تکلیف جو کچھ دی تھے میں نے وہ بھل کر</p>
<p>۳۵ سب گہ گیا اس کو کہ نہ ہوا چوڑے خیمہ ہوئی عالم کے گہ گیا مسجد میں آدھ اس کے گہ گیا یہاں کہ نہ ہوا کہ گہ گیا</p>	<p>۳۶ سین کا عالم سے خنک تھا نور کا لپٹ چھین ہو جو جہوت کہ مجمع ہو خفاقت کا پرتیا یہاں کہ نہ ہوا کہ جہوت کا پرتیا</p>	<p>۳۷ عز کے یہاں اس کے خنک تھا بہنہ خنک تھا اس کے خنک تھا بہنہ خنک تھا اس کے خنک تھا یہاں کہ نہ ہوا کہ خنک تھا</p>
<p>۳۸ حاضر ہو نہ گا تو سزا دون گا بھلا کر بھٹنے رو سایا کہ ہن سب جی ہو نہ</p>	<p>۳۹ جاگے گمان مضطرب و غم دیدہ ہے مسلم اک رات گھر میں مکر پوشیدہ ہے مسلم</p>	<p>۴۰ پھایا ہوا تھا عرب حق ایک ایک عالم کہ دم شمشیر کا تھا چین حسین بہ</p>

<p>۴۴۲</p> <p>میں نے تجھ کو نہ دیکھا تھا نہ سنتا تھا تو نے مجھ کو نہ دیکھا تھا نہ سنتا تھا میں نے تجھ کو نہ دیکھا تھا نہ سنتا تھا تو نے مجھ کو نہ دیکھا تھا نہ سنتا تھا</p>	<p>۴۴۳</p> <p>تو نے مجھ کو نہ دیکھا تھا نہ سنتا تھا میں نے تجھ کو نہ دیکھا تھا نہ سنتا تھا تو نے مجھ کو نہ دیکھا تھا نہ سنتا تھا میں نے تجھ کو نہ دیکھا تھا نہ سنتا تھا</p>	<p>۴۴۴</p> <p>میں نے تجھ کو نہ دیکھا تھا نہ سنتا تھا تو نے مجھ کو نہ دیکھا تھا نہ سنتا تھا میں نے تجھ کو نہ دیکھا تھا نہ سنتا تھا تو نے مجھ کو نہ دیکھا تھا نہ سنتا تھا</p>
<p>اس برق کر حلقے میں مہین کیا اپنی خواہر ترکش یہ جلا ہاتھ کہ لہجہ جان ہوا ہے</p>	<p>جل جل گونہ گونہ کی طہیت میں بری تھی تو نے نہ تھی برق جلال اسدی تھی</p>	<p>طاہر ہے وہ غربت میں جو کچھ جوڑھا کی میں بھی تو سزا دوں تھیں اس مکر و غاکی</p>
<p>۴۴۵</p> <p>میں نے تجھ کو نہ دیکھا تھا نہ سنتا تھا تو نے مجھ کو نہ دیکھا تھا نہ سنتا تھا میں نے تجھ کو نہ دیکھا تھا نہ سنتا تھا تو نے مجھ کو نہ دیکھا تھا نہ سنتا تھا</p>	<p>۴۴۶</p> <p>میں نے تجھ کو نہ دیکھا تھا نہ سنتا تھا تو نے مجھ کو نہ دیکھا تھا نہ سنتا تھا میں نے تجھ کو نہ دیکھا تھا نہ سنتا تھا تو نے مجھ کو نہ دیکھا تھا نہ سنتا تھا</p>	<p>۴۴۷</p> <p>میں نے تجھ کو نہ دیکھا تھا نہ سنتا تھا تو نے مجھ کو نہ دیکھا تھا نہ سنتا تھا میں نے تجھ کو نہ دیکھا تھا نہ سنتا تھا تو نے مجھ کو نہ دیکھا تھا نہ سنتا تھا</p>
<p>پرنہ ہوا منہ مجھی سیدہ دو کی پیر بھی نیزہ مجھی قلم ہو سکے گرا خاک پر سر بھی</p>	<p>رشتہ تھا سراپا میں یہ بیدار گروں کے ہاتھوں کے چٹے جاتے تھے دستے تہوں کے</p>	<p>ہے آخری اس فدوی اول کی لڑائی دیکھو شہدالاکے ہر اول کی لڑائی</p>
<p>۴۴۸</p> <p>میں نے تجھ کو نہ دیکھا تھا نہ سنتا تھا تو نے مجھ کو نہ دیکھا تھا نہ سنتا تھا میں نے تجھ کو نہ دیکھا تھا نہ سنتا تھا تو نے مجھ کو نہ دیکھا تھا نہ سنتا تھا</p>	<p>۴۴۹</p> <p>میں نے تجھ کو نہ دیکھا تھا نہ سنتا تھا تو نے مجھ کو نہ دیکھا تھا نہ سنتا تھا میں نے تجھ کو نہ دیکھا تھا نہ سنتا تھا تو نے مجھ کو نہ دیکھا تھا نہ سنتا تھا</p>	<p>۴۵۰</p> <p>میں نے تجھ کو نہ دیکھا تھا نہ سنتا تھا تو نے مجھ کو نہ دیکھا تھا نہ سنتا تھا میں نے تجھ کو نہ دیکھا تھا نہ سنتا تھا تو نے مجھ کو نہ دیکھا تھا نہ سنتا تھا</p>
<p>جلال اہل کیا وہ ہم لاؤں زبان پر منہ آگ کا برسا دیا اوس سوختہ جان پر</p>	<p>لیجاتی تھی رنگ سونجہ ہم عدد کا دھبہ بھی نہ منہ پر نظر آتا تھا لہو کا</p>	<p>مر جائینگے دعویٰ جو چھین جنگ جہاں اس منہ کا پھل تو اللہ رکھا ہر اصل کا</p>

<p>۵۸ نورانی بدن کو تو نہ دیکھ سکتے تھے نورانی بدن کو تو نہ دیکھ سکتے تھے</p>	<p>۵۹ تو کبھی نہ دیکھ سکتے تھے تو کبھی نہ دیکھ سکتے تھے</p>	<p>۶۰ تو کبھی نہ دیکھ سکتے تھے تو کبھی نہ دیکھ سکتے تھے</p>
<p>۶۱ یوں گزرتا ہے کہ آئینہ لعل لب جان میں گرے کٹ کر نیرت</p>	<p>۶۲ سوئی ہوئی تھی گس زبان شک اوس پانی کو ننھے سے کٹ یا تو ننھا</p>	<p>۶۳ باز کو شکر ہر باز جو تھے رس نوارہ خون چھٹا تھا ہر زخم نہری</p>
<p>۶۴ راحت ایک بیکر تو جو چھپا اٹھایا غم پر کہ خود در اندر کھایا</p>	<p>۶۵ ایک عالم غنیمت سے غنیمت دیا پانی میں کھل گیا ہو کر سے کو نہ دیا</p>	<p>۶۶ ہو کر جو نام نہن ہو گیا اس طرح نورانی ہو گیا</p>
<p>۶۷ دنیا سے سو غلہ کوئی دم میں غریب یاں ہم جو کچھ بھٹی کیا او کو خبر ہے</p>	<p>۶۸ فرمایا کہ ثابت ہو پایا کی رسی اب ساقی کوثر ہمیں سیراب کرے</p>	<p>۶۹ پیر و سب اسی کے رہی اور تپہ فاک تلاؤ کہ رغبت ہم کہ جس خلق خفا کی</p>
<p>۷۰ پتہ تھے شکم بوجھ پر اب شکم آؤں بوجھ پر</p>	<p>۷۱ بہلے تھے بوجھ پر اور سب آؤں بوجھ پر</p>	<p>۷۲ گر کہ تو امام دو جان فاطمہ باجی وہ جو آؤں بوجھ پر</p>
<p>۷۳ اعدا سے کما دلیں دراز جسم کو جا غش اتا ہی بانی مجھے تھوڑا سا پلا دو</p>	<p>۷۴ زخمے میں لعلیوں کو دلیر گیا افسوس رو باؤں کے قابو میں وہ شیر گیا</p>	<p>۷۵ راغب اسی جانب ہم جو کچھ اوس طرف سے وہ جو کچھ</p>

<p>۴۴۴ راضی می فرماتے ہوئے اپنے ایک دوست کا ایک طرف سے دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر</p>	<p>۴۴۵ بولا کہ خدا کے نبی کا کہنا سننے میں دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر</p>	<p>۴۴۶ خدا کے نبی کا کہنا سننے میں دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر</p>
<p>۴۴۷ واسطہ راہ دہ بھی تھا یا ان کے سفر کا خط پیکر ہون بھیجے تو کیا قصد اور کار</p>	<p>۴۴۸ مسلم سے کہا دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر سننا ہو کہ جو کچھ کہہ دیتے ہو وہ کہیں</p>	<p>۴۴۹ آزار اُسے وہی صورت نہیں تھی دشمن کے بھی مرد سے کو اذیت نہیں</p>
<p>۴۴۸ کوفہ کے مشرق میں قرآن کا ایک سوجان سے تین قرآن کا ایک</p>	<p>۴۴۹ اسلام نے کہا اس پر دیکھ کر دیکھ کر اس میں تین قرآن کا ایک</p>	<p>۴۵۰ تین قرآن کا ایک قرآن کا ایک</p>
<p>۴۵۱ تنہائی کا صدر قہار تہذیب کی تجویز کروں بہر ویت میں کس کی</p>	<p>۴۵۲ پرچم نہیں پرچم نہ اگر تہذیب پر ہے یہ کو جو دگر تہذیب گردن پر ہے</p>	<p>۴۵۳ کیا دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر پرچم تہذیب کو پرچم اکیلا نہ کیا</p>
<p>۴۵۴ عالم نے کہا دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر</p>	<p>۴۵۵ اور دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر</p>	<p>۴۵۶ دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر</p>
<p>۴۵۷ غلام کو عداوت جو تھی سرور کی طرف سے منہ پھر رہا مسلم بے رکی طرف سے</p>	<p>۴۵۸ ایک روز زمانہ سے گزرنا ہے تہذیب کہہ دیتے تہذیب اس میں کہہ دیتے</p>	<p>۴۵۹ لیکن ہزار امگ کا غم کہہ دیتے غم آپ کی ہے اپنا الم کہہ دیتے</p>

[illegible]

<p>۱۰۰ جو کہ تو کھانا اچھا جابجا پیا ہے ہو تو پانی بھی دوں پنچام جو دنیا ہو کسی کو تو جانا سہنی ہو ملاقات کسی کو تو جانا</p>	<p>۱۰۱ بہم جو اپنے اپنے حکم سے خانی خاویں سخت دل و دست ملوں اپنے اپنے دیکھ کر کسی سہنی ہو ملاقات کسی کو تو جانا</p>	<p>۱۰۲ فراتے ہیں ورتوں میں حکم نیک نیک جابجا شکم و جوار خان کا بدن پہ کیا عورت سار سہنی ہو ملاقات کسی کو تو جانا</p>
<p>۱۰۳ آپھو پکی اہل وقت ہو دنیا سو سرفکا مشتاق ہو دان اس زیاد آپ کے سرکا</p>	<p>۱۰۴ حیدر کو رو دلاروح محمد پرستم کر تو جا کے سر مسلم بیکس کو تکر</p>	<p>۱۰۵ دل لگایا اور سینے سے منہ کو ہکرایا مہر آنا ہوا کوٹھے سے نیچے اور آیا</p>
<p>۱۰۶ درد کے یہ نواز کا اچھا نشانہ دل سیر صلیبی تو بن گیا انجیل پانی زعفران میں بیج بیکریا پنچام کو دون کی ہمدردی نہ</p>	<p>۱۰۷ کافراؤ ایسا اگر کوئی صکارا بیخود و غفلت تو قرآن مجید العام جو ہمارے کی بنیاد ہے دنیا کے دین کی بنیاد ہے</p>	<p>۱۰۸ بکاہ پیچھے گیا درد سار جانا اور اسے بھی بکاہ پیچھے جانا سہنی ہو ملاقات کسی کو تو جانا</p>
<p>۱۰۹ مارا کچھ دوری نے امام ازی کی حسرت سے ملاقات حسین ابن علی کی</p>	<p>۱۱۰ تھا بخش ملی او کو ہر اک حق کے کوئی ڈرتا تھا خدا سے نہ بنی سوز علی سے</p>	<p>۱۱۱ ختم رسل انبیا بدندان نظر آئے میرپ خدا جاک کر بیان نظر آئے</p>
<p>۱۱۲ وہاں کے گردن طعن تہ جھکی شیشہ بھانڈا بیکرے کی تہ آواز یہ خداوند کو بن کر آئی مرا جو اول مر کر بھانڈا بیکرے</p>	<p>۱۱۳ کھا بکڑا آدہ غلام و غلام نزدیک گیا مسلم بیکرے کی تہ سہنی ہو ملاقات کسی کو تو جانا</p>	<p>۱۱۴ ہیکے کھا کھا کھا کھا کھا سہنی ہو ملاقات کسی کو تو جانا</p>
<p>۱۱۵ اس ظلم سے باز آجو خدا کا تھوڑا ہے ظالم سر مسلم پر ربا تو ہے</p>	<p>۱۱۶ اوقت غنیمت، جو دتہ کوئی مل ہے دست ملک الموت مری تیغ کا پھیل ہے</p>	<p>۱۱۷ ایا غضب ایزد غفار میں ناری عصا تو ہے ہوا اعضا تو گرا ناری</p>

<p>۹۹ خون سر پہ لے چوڑ دیا دھڑلے کرانہ عیاس دلادری بہن کو</p>	<p>۹۸ مستلم تر شاہ اسحاق کی مستلم تر شاہ اسحاق کی</p>	<p>۹۷ ایک روز دال ایچ شاہ آپ تھانی زمین میں ہر شے کو خواجہ</p>
<p>۹۹ خون سر پہ لے چوڑ دیا دھڑلے کرانہ عیاس دلادری بہن کو</p>	<p>۹۸ مستلم تر شاہ اسحاق کی مستلم تر شاہ اسحاق کی</p>	<p>۹۷ ایک روز دال ایچ شاہ آپ تھانی زمین میں ہر شے کو خواجہ</p>
<p>۹۹ خون سر پہ لے چوڑ دیا دھڑلے کرانہ عیاس دلادری بہن کو</p>	<p>۹۸ مستلم تر شاہ اسحاق کی مستلم تر شاہ اسحاق کی</p>	<p>۹۷ ایک روز دال ایچ شاہ آپ تھانی زمین میں ہر شے کو خواجہ</p>
<p>۹۹ خون سر پہ لے چوڑ دیا دھڑلے کرانہ عیاس دلادری بہن کو</p>	<p>۹۸ مستلم تر شاہ اسحاق کی مستلم تر شاہ اسحاق کی</p>	<p>۹۷ ایک روز دال ایچ شاہ آپ تھانی زمین میں ہر شے کو خواجہ</p>
<p>۹۹ خون سر پہ لے چوڑ دیا دھڑلے کرانہ عیاس دلادری بہن کو</p>	<p>۹۸ مستلم تر شاہ اسحاق کی مستلم تر شاہ اسحاق کی</p>	<p>۹۷ ایک روز دال ایچ شاہ آپ تھانی زمین میں ہر شے کو خواجہ</p>
<p>۹۹ خون سر پہ لے چوڑ دیا دھڑلے کرانہ عیاس دلادری بہن کو</p>	<p>۹۸ مستلم تر شاہ اسحاق کی مستلم تر شاہ اسحاق کی</p>	<p>۹۷ ایک روز دال ایچ شاہ آپ تھانی زمین میں ہر شے کو خواجہ</p>
<p>۹۹ خون سر پہ لے چوڑ دیا دھڑلے کرانہ عیاس دلادری بہن کو</p>	<p>۹۸ مستلم تر شاہ اسحاق کی مستلم تر شاہ اسحاق کی</p>	<p>۹۷ ایک روز دال ایچ شاہ آپ تھانی زمین میں ہر شے کو خواجہ</p>
<p>۹۹ خون سر پہ لے چوڑ دیا دھڑلے کرانہ عیاس دلادری بہن کو</p>	<p>۹۸ مستلم تر شاہ اسحاق کی مستلم تر شاہ اسحاق کی</p>	<p>۹۷ ایک روز دال ایچ شاہ آپ تھانی زمین میں ہر شے کو خواجہ</p>

پہلے
 کہاؤں نے مولا کو دن کیوں نہ
 مری خاک بھی کر لیا ہی ہوئی
 پہلے
 پلا تھا جو آغوشِ زمیں میں
 اسی دن پہنچ آ رہی ہوئی
 پہلے
 بندھے تیرے زنجارِ مین وادریغ
 وہ رات پہنچ کھائی ہوئی
 پہلے
 اترے کافر سلطان ہوا
 پیر نے پیو بڑھائی ہوئی
 پہلے
 کے ترے یون سکنیے کے آہ
 کہ مجھ ہی ساری کھائی ہوئی
 پہلے
 نہ چوٹی مصیبت کے وہ چوٹی
 جب آئی اجل تب بد بانی ہوئی
 پہلے
 اسی درخس گدائی کرو
 جہاں سب کی حاجت والی ہوئی

<p>۴۱ پایان ہنر میں کمال نقش خانہ دانی موت و حیات شہد کوئی دم نہ ہو مشرقیں کے ریا میں</p>	<p>۴۲ نہیں کچھ لطف نہ ہے کب اسے سوا ایک کپڑا کا لباس نہیں شکستہ دست و خان سے شرفی پوزی غلامین</p>	<p>۴۳ کام کی شہی سے نہ ہو نیک حاکم کی شہی سے نہ ہو نیک حاکم کی شہی سے نہ ہو نیک حاکم کی شہی سے نہ ہو نیک</p>
<p>۴۴ ساقی بھادے پیاس شراب نعیم حر ہوں میں حر کی گین مارجم سے</p>	<p>۴۵ تیسے ہٹا کے پاؤں کہ تینیں ہاتھ آستین میں کر کہیں ہوئے قلم</p>	<p>۴۶ کیا ہو گا حکم ابن زیاد ذلیل سے رستے میں روکتا ہے مجھے کس دل سے</p>
<p>۴۷ جبکہ عین راہ میں رکھا گم گزار حال طبع شش خاص عام فرمایا چکر زین خوش خرام نہیں جو اندھا کھلا کھام</p>	<p>۴۸ بجورم سے کیا گیا گندہ سب کو پوچھا اچھی نیندیں سب کو پوچھا اچھی نیندیں سب کو پوچھا اچھی نیندیں</p>	<p>۴۹ مضمون تھا یہ تھارو لفظوں مضمون تھا یہ تھارو لفظوں مضمون تھا یہ تھارو لفظوں مضمون تھا یہ تھارو لفظوں</p>
<p>۵۰ ساک دیا ہر گ کے لیتے ہیں کم کستے بھی میں ساڑ ملک عدم میں</p>	<p>۵۱ شاہی کی اور نہ ملک کی کچھ احتیاج بس بکو خاک قبرنی تخت و تاج</p>	<p>۵۲ جلوہ ہو اس سواد میں بھی حق کے لو کا تکھے جو سرفراز تو احسان حضور کا</p>
<p>۵۳ نہیں کیاں کہ نہ ہو نہیں کیاں کہ نہ ہو نہیں کیاں کہ نہ ہو نہیں کیاں کہ نہ ہو</p>	<p>۵۴ نہیں کیاں کہ نہ ہو نہیں کیاں کہ نہ ہو نہیں کیاں کہ نہ ہو نہیں کیاں کہ نہ ہو</p>	<p>۵۵ نہیں کیاں کہ نہ ہو نہیں کیاں کہ نہ ہو نہیں کیاں کہ نہ ہو نہیں کیاں کہ نہ ہو</p>
<p>۵۶ لاکھا جلال قبر ہے رہی ہوئے ہو یہ پاؤں اب رکنیگے نہ بے سر کڑ ہو</p>	<p>۵۷ پاس میں لعین کے نامت زنجار سرجا گیا بے سبط بیہر نہ جانے گا</p>	<p>۵۸ ہے مستعد زید شکر فساد پر باندھی تکر حسین نے بھی اب جہاد پر</p>

<p>۱۹ موتے کہا کہ نجات کیا نصیب خون فساد و خون عین اکثر بین جگر تھوہان غیب ہر رنگ و ہزاران شمع و دیو</p>	<p>۲۰ یہاں کی کشتی نے بجا کیا جہاں سینہ میں دیکھو دیکھو دیکھو سینہ میں دیکھو دیکھو دیکھو سینہ میں دیکھو دیکھو دیکھو</p>	<p>۲۱ جن میں ہوا سے یہ دم لقریٰ لپٹے سنتے نہیں فرشتے کی جہم بگڑتی سنتے نہیں فرشتے کی جہم بگڑتی سنتے نہیں فرشتے کی جہم بگڑتی</p>
<p>۲۲ کیجیے قبول مصیبت خیر خواہ کو بہتر ہے کہ چھوٹے کو فری راہ کو بہتر ہے کہ چھوٹے کو فری راہ کو بہتر ہے کہ چھوٹے کو فری راہ کو</p>	<p>۲۳ ساہان ہر قتل تشدد باہم پہنچا مانتا بندہ ہر شام سے یا ناک سہا مانتا بندہ ہر شام سے یا ناک سہا مانتا بندہ ہر شام سے یا ناک سہا</p>	<p>۲۴ حسرت کا دل ہو پورا دل حسرت کا دل ہو پورا دل حسرت کا دل ہو پورا دل حسرت کا دل ہو پورا دل</p>
<p>۲۵ کچھ بچ کر رہے ہیں ابھی کچھ بچ کر رہے ہیں ابھی کچھ بچ کر رہے ہیں ابھی کچھ بچ کر رہے ہیں ابھی</p>	<p>۲۶ سرس گردہ کیجیے نہ غم نہ غم سرس گردہ کیجیے نہ غم نہ غم سرس گردہ کیجیے نہ غم نہ غم سرس گردہ کیجیے نہ غم نہ غم</p>	<p>۲۷ معلوم کیا ہے کہ نہیں تو نہیں معلوم کیا ہے کہ نہیں تو نہیں معلوم کیا ہے کہ نہیں تو نہیں معلوم کیا ہے کہ نہیں تو نہیں</p>
<p>۲۸ بہراہ خر بلی اپنے رسالے سمیت تھا ناقونہ پہنچے قافلہ راہ بیت تھا ناقونہ پہنچے قافلہ راہ بیت تھا ناقونہ پہنچے قافلہ راہ بیت تھا</p>	<p>۲۹ مین پرورد خدایے مجید ہوں اک عید ہو جو راہ خدا میں شہید ہوں اک عید ہو جو راہ خدا میں شہید ہوں اک عید ہو جو راہ خدا میں شہید ہوں</p>	<p>۳۰ ناری کو دین جل گئے برق حسام اتنگ جنوں کی جان نکاتے ہی نام اتنگ جنوں کی جان نکاتے ہی نام اتنگ جنوں کی جان نکاتے ہی نام</p>
<p>۳۱ جہاں اتحاد و اتحاد ہے جہاں اتحاد و اتحاد ہے جہاں اتحاد و اتحاد ہے جہاں اتحاد و اتحاد ہے</p>	<p>۳۲ بہر دین ہے مجھے شوق و شوق بہر دین ہے مجھے شوق و شوق بہر دین ہے مجھے شوق و شوق بہر دین ہے مجھے شوق و شوق</p>	<p>۳۳ کچھ بچ کر رہے ہیں ابھی کچھ بچ کر رہے ہیں ابھی کچھ بچ کر رہے ہیں ابھی کچھ بچ کر رہے ہیں ابھی</p>
<p>۳۴ حد یہ تھا کہ سو دین کیوں نہ بچے ہر ہے حسینؑ زلف لعل امین مگر گئے حد یہ تھا کہ سو دین کیوں نہ بچے ہر ہے حسینؑ زلف لعل امین مگر گئے</p>	<p>۳۵ زخون کا کچھ کتب نہ تہا تو ان پر جب ذبح ہو تو نام اسی کا زبان پر زخون کا کچھ کتب نہ تہا تو ان پر جب ذبح ہو تو نام اسی کا زبان پر</p>	<p>۳۶ جز جری اس امر میں بے اختیار ہے بہر نہ اس پر ہو یہ مراد و ستار ہے جز جری اس امر میں بے اختیار ہے بہر نہ اس پر ہو یہ مراد و ستار ہے</p>

<p>۱۲۰ اوسان زونہ کی خوشنکلی کا حکم قصری مقابل اُسے تے مودام آرزو بان نام و حال و شایم کچھ کچھ نہ بھی نہ دے تو کچھ</p>	<p>۱۲۱ اسلم مختلے خوشنکلی کی خوشنکلی بام خاک چھوچے شہزبان پڑ کر ناز و چہرہ راجی شہزبان سینے پنے وان بول کا کھڑا</p>	<p>۱۲۲ راحت نہ پانی قاطع کے نور عین پچھلے پیر کو کوئی کیا پھر حسین نے</p>
<p>۱۲۳ اوترین میں حضور کہ صرا بھی خوب ہے عباس نول و طحکہ پیرا بھی خوب ہے</p>	<p>۱۲۴ رہے پے اپنی خوشنکلی ارض پاک نے گھوڑے کے پاؤں تھام لیے داکنی</p>	<p>۱۲۵ پہلی تو تھی شہزبان کی زور سے ہے پیر کو کوئی کیا پھر حسین نے</p>
<p>۱۲۶ فرمان شاہ کہ حسین اوتھیں خون میں نہ گیا پیرا بھی خوب ہے</p>	<p>۱۲۷ چھوچے شہزبان کی خوشنکلی بولیہ دوسرے کے پیر کو کوئی کیا پھر حسین نے</p>	<p>۱۲۸ آزاد اہل شوخ و تیرے پسلی مقتل تھا جس جگہ دھن تقدیر سے چلی</p>
<p>۱۲۹ پیرے ہوا کو جو کون کر پیر کو کوئی گیسوی بادشاہ ام زرد ہو گئے</p>	<p>۱۳۰ صحن اسکو کچھ گلشن عین شہزبان ڈانڈا اٹھا ہوا ہے عین سے شہزبان</p>	<p>۱۳۱ آزاد اہل شوخ و تیرے پسلی مقتل تھا جس جگہ دھن تقدیر سے چلی</p>
<p>۱۳۲ اگر کوئی دوست اس کو پیر کو کوئی غیاث چاہے تو پیر کو کوئی</p>	<p>۱۳۳ بان سالکان راہ خوار و تیرے نہ پیر کو کوئی کیا پھر حسین نے</p>	<p>۱۳۴ آزاد اہل شوخ و تیرے پسلی مقتل تھا جس جگہ دھن تقدیر سے چلی</p>
<p>۱۳۵ دیکھی خوشنکلی قاطع زہر کے جاڑ کی آئی صد امارتوں سے ہاے کی</p>	<p>۱۳۶ چھوڑا وطن کو اب میں لہتی بسان گوسون لوگ یان کی زیارت آکر</p>	<p>۱۳۷ خبر سے یان ہم کو لیکھا گلو تیرے آباد دشت تہہ ہے گا لہو ترا</p>

<p>۳۴ محل میں رہ کر گئے گئے دل سوزمیں لایا ہو پتہ کسی جزو زین اگر بیان کرتے ہیں کہ یوں بارشاد دنیا بنا ہے فائدہ تو کچھ ایسا عجیب</p>	<p>۳۵ وہ اوج اور وہ کھوٹا کھوٹا خوشید میں تھا اس میں نہ جوت شکر کے زرق برق غنچے کا چہرہ طور کین کین کین کین کین کین</p>	<p>۳۶ اقتضیٰ کو اپنے اقتضیٰ کو اپنے اقتضیٰ کو اپنے اقتضیٰ کو اپنے</p>
<p>لوگو خدا کے واسطے کہہ دو انا دو چار کوس بڑھ کے رہیں اس مقام پر</p>	<p>حیرت زدہ ہو چشم نہ کیوں زمین کی چشمی ہیں آسمان کو طنائیں زمین کی</p>	<p>کچھ منہ ہے غیر شکر خدا کہ نہ سکتے تھے پہا سے صغیر انگوٹھ کی آگے سکتے تھے</p>
<p>۳۷ بوزرب اگر غنچہ خوشحال بڑھتا ہیں زمین سے نہیں خوشحال آغوش پیچھے ہے مقام غم و حال کین کین کین کین کین کین</p>	<p>۳۸ پہلے تو نبی فاطمہؑ میں اور اس کے بعد جرم کچھ نبوت اس زمین اور اس پر نکلا ہے منہ سے کہ اب ہم پر</p>	<p>۳۹ آخرا وہ دن بھی کہ آئی دہم کی وہ رات صبح شکر کوئے کیا تھا نبیؐ آقا خانہ سوار نکلتا تھے آپ جو طاعت محبوب کا تھا</p>
<p>۴۰ مرد و دم کہ پاک مہر زین ہے ہم جسکو ڈھونڈتے تھے وہی مہر زین</p>	<p>۴۱ آباد گلزار گاہ میں دیرانہ ہو گیا خیمہ اسی طہری سے عراخانہ ہو گیا</p>	<p>۴۲ اشکوں کے چادر دنگو بگوتے تھے لہر لہر منہ اپنا ڈھانپنے باب کر دے تھے لہر لہر</p>
<p>۴۳ بان تھانہ ذکر اور عبادت نہج پر کے ہر تھے عصمت چاہا بہت کہ نہ چیر کر نہ پیا راستی گرداں سے ہے بے نیچے چلا</p>	<p>۴۴ تھا وہ سب کو یاد دلائی بن تھیری سے آنگلی نوجا گزار کے چشم پر روز و شب پانی جی ہو گیا چشم سے</p>	<p>۴۵ زیب او شاکر ہاتھ میں تھی سیرت میں ان کے چشم سے آئی ہوئے نام و خاک سیرت میں ان کے چشم سے</p>
<p>۴۶ انصار بھی عزیز بھی رہم ہوا کیے آخر کو جلتی رہی پرخیمے چاکے</p>	<p>۴۷ باغی ہوئے تھے درپے آوار فاطمہؑ دودن میں خشک ہو گیا گلزار فاطمہؑ</p>	<p>۴۸ سارا جہان سیاہ ہے چشم پر آب میں سرسنگہ میں دیکھا ہوا ان کو خواب میں</p>

<p>۴۴۴ چاہے کیلئے کہ جو چہ چاہے بول کر اے ملک آدمی بی بی بی بی بی بی جو ہے باپ بی بی بی بی بی بی جو ہے سر سر سر سر سر سر</p>	<p>۴۴۴ چاہے کیلئے کہ جو چہ چاہے بول کر اے ملک آدمی بی بی بی بی بی بی جو ہے باپ بی بی بی بی بی بی جو ہے سر سر سر سر سر سر</p>	<p>۴۴۴ چاہے کیلئے کہ جو چہ چاہے بول کر اے ملک آدمی بی بی بی بی بی بی جو ہے باپ بی بی بی بی بی بی جو ہے سر سر سر سر سر سر</p>
<p>۴۴۴ فرماتے تھے نہ پیاس میں تم آشکار ہو ان ہو کے سو کے ہو ٹھونہ بانا شمار ہو</p>	<p>۴۴۴ غبت میں جب سفر را دنیا سے ہو روز نا تو اُس کا ہے کٹھے کون رو گیا</p>	<p>۴۴۴ فرمایا کیون فلک یہ اتر کے غم میں زندہ ابھی ہوں اور مرا تم مرم میں</p>
<p>۴۴۴ بولی زبان سو کی دھار کر دے باپ جا رہا ہے پوٹھو نہ چم دے انا تو کہتے تھے کہ کیانی لگا نو بار بار نے غلین ہوا پانچ لگا</p>	<p>۴۴۴ بین تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تیس تیس تیس تیس تیس تیس تیس تیس بی بی کا دم نور دینا بی بی کا دم بی بی کا دم نور دینا بی بی کا دم</p>	<p>۴۴۴ چلتی ہو چلتی ہو چلتی ہو چلتی ہو زینت مجھ کو زینت مجھ کو زینت مجھ کو عورت لگی ضرور ہے زینت مجھ کو حاصل ہے کیا ہے کہ دنیا کو بات</p>
<p>۴۴۴ رکھو خیال خاطر کے نور میں کا تم پانی دینا فاتحہ دے کر حسین کا</p>	<p>۴۴۴ بن باپ کی ہونیں سر کام آئیں گے امان کی پانٹی مجھے وفائے حسین</p>	<p>۴۴۴ مانگو پدر کو بھائی تو ہاتھوں سے کھین تم تو کئی بزرگوں کو اس گھر میں روکھین</p>
<p>۴۴۴ چاہے کیلئے کہ جو چہ چاہے بول کر اے ملک آدمی بی بی بی بی بی بی جو ہے باپ بی بی بی بی بی بی جو ہے سر سر سر سر سر سر</p>	<p>۴۴۴ چاہے کیلئے کہ جو چہ چاہے بول کر اے ملک آدمی بی بی بی بی بی بی جو ہے باپ بی بی بی بی بی بی جو ہے سر سر سر سر سر سر</p>	<p>۴۴۴ چاہے کیلئے کہ جو چہ چاہے بول کر اے ملک آدمی بی بی بی بی بی بی جو ہے باپ بی بی بی بی بی بی جو ہے سر سر سر سر سر سر</p>
<p>۴۴۴ نکلے تو چن پر خورشید گل گیا ذروں کا سر فلک ستاروں گل گیا</p>	<p>۴۴۴ لاشے اٹھا اٹھا کو عزیزوں کے لاشے خیمے میں ہم ابھی تو کئی بار آئیں گے</p>	<p>۴۴۴ ذی تیر ہو قبول کی نازوں کی پانی تم ایسے بلیوں کی تھیں رونے والی</p>

<p>۱۴۴ نشاہ کو درقاچکے نام چو کر سمنڈ خاص نبی پچا نام راہی جو بون جوان تشنہ کام ترے بڑے علم سے عباس بنام</p>	<p>۱۴۵ بولالمان کنوین کنوین برساوشہ پیر ستم دیر کیا جواب کسی بلیس ہو غور ہو غور جلد پھر پیٹ کر اڑا کر ہو غور</p>	<p>۱۴۶ اس بی جلیک ساری غریبی اس جو غنمان جو بی سب برائی فاق دریا لے چلے اس کی سیرا فائدہ جھین پتھ آرائی</p>
<p>تو لے کھے تیغ قاسم بے پر سند پر نیزہ ہلاتے جاتے قمر اکبر سمنڈ پر</p>	<p>ظلم ایسیر درخ رسالت پناہ پر کرتا ہے خون سبط نبی کس گناہ</p>	<p>خلد سکی دوستی میں ہو دروغ ہر لاک میں کیا اور یوں ہو کر پڑوں دانستہ آگ میں</p>
<p>۱۴۷ بکجی جو بادشاہ خلک شہ بند میں سپاہیوں صفین محل کو نام نکے بڑے سوار قطار میں ہیں ہم کے بھونکے لاوارثی نام</p>	<p>۱۴۸ کاخ جبر جبر جبر کاخ تیر دن کیا جبر جبر کاخ جسکو کہیں تیری نور جگمگ رہے تیرے پیر کاخ</p>	<p>۱۴۹ حق در کلام کو بون بون کاخ ظالم پر سب چھاپا کھڑا کاخ یہ بھین کو دیکھ کے بولا فائدہ کاخ کیا اسے تیرے بون بون کاخ</p>
<p>یہ گرداڑی کہ چھپ گیا گردون نگاہ کو سون صدے گوس گئی رزم گاہ</p>	<p>آگے مرے یہ ظلم ہو اس تشنہ کام پر دیکھو یہ تیر ٹپتے ہوڑ میں نام پر</p>	<p>میرالماٹا کچھ نہ ادب میر دیگی جواب تیغ زبان اس کام کا</p>
<p>۱۵۰ راستہ نہ کہ بہرین رستہ تین تین چن چن چن چن ناوک رکھو کہ تو نہیں رستہ رستہ سب کا جگر چھپے گاہ بچو وہ رستہ</p>	<p>۱۵۱ بولایا ابن سہیل سہیل ما تو بھی پہلے دیر دیر رستہ تیرے کمانوں میں اولیہ رستہ مشتج ہے اپنی تیر بکر رستہ</p>	<p>۱۵۲ کرتا ہے وہ بات جو وضع کھلا نقشہ میں کاغذ پر کاغذ دشمن کو چاڑی مالک کاغذ بھونکے وہ در کاغذ کاغذ</p>
<p>دانستہ ایسے گور جفا کار ہو گئے سید کا خون بہانے کو طیار ہو گئے</p>	<p>احسان میں مجھ پر بادشہ مشفق کے میں اپنی جان دوں گا قدم پر حسین کے</p>	<p>اسلحہ اور کوئی نہ بگڑا سپاہ میں بیشک یہ مل گیا ہے شہ دین کے راہ میں</p>

<p>حکام کو زنی تو نہیں چاہی کے راہ کو کوئی ایک سو شام اس زمین پر نہ پائے پائے</p>	<p>حکام محبوبہ تراد خاں فاسیہ نام کیا اوسکی پری جو عدد اک نام پہن کی برہن کی طاعت اک نام کس مر حسین علیہ السلام</p>	<p>حکام ہوتا تھا بنوادیہ بچہ بر دست مہربان تو سپاہ عدو کیا دربار کو آن گئے تری ابرو کیا پوشہ نہ تیرا بجا ملک پایہ کیا</p>
<p>توریز دودلا سے شہر مشرقین کی سرکٹ لو جو فوجیں جانے حشر کی</p>	<p>خواہان ہوں مغرت کا خدا سے مجید تجسس نہ اب فرض ہے نہ مطلقہ نیک</p>	<p>میں رتبہ دان ہوں فاطمہ کر زو عین کا بسر نام لے لے اونی حسین کا</p>
<p>حکام خجیب کیا ہوسے شنگین حجری خجیب جو ہوں سکورین ادکا خار سے جو ہوں سکورین تو بھی لکھ اور تر حکم بھی لکھین پس کچا پوچھ علی کا یونین</p>	<p>حکام دو قہر میں ان تمام کو کیا دو قہر میں ان تمام کو کیا ہو جاؤ غبار سے تمام عقے کی دو تین مجھ کو پوچھ کیا</p>	<p>حکام دو قہر میں ان تمام کو کیا دو قہر میں ان تمام کو کیا ہو جاؤ غبار سے تمام عقے کی دو تین مجھ کو پوچھ کیا</p>
<p>مجلو جواب دہ یہ حقیقت کمان تری یولا تو چھید لو نگستان سے زبان تری</p>	<p>مشہور ہونگا خلق میں خادم امام کا حورین مجھے کہنے ملازم امام کو</p>	<p>رخ ڈر سے چار آئینہ والوں کا ڈگیا گھوڑا خرہری کا بری شیکے اور ڈگیا</p>
<p>حکام بجلی در اکلام ہے حق پر اکلام بیجا در اکلام ہے میر اکلام تجالات دفع کیا ہیں کلام ہوں خرف نیر سے کلام</p>	<p>حکام کیون جاؤں میں کو تو تو جان ہو جاؤں میں کو تو تو جان ہو جاؤں میں کو تو تو جان ہو جاؤں میں کو تو تو جان</p>	<p>حکام پیل بھی بیجان در کو تو تو جان پیل بھی بیجان در کو تو تو جان پیل بھی بیجان در کو تو تو جان پیل بھی بیجان در کو تو تو جان</p>
<p>دل سے شمار نام ادم اتام ہوں مولو جو حق کا جواب اوس کا غلام ہوں</p>	<p>بھولا ہوا ہر حشر میں تو پراج میں لعلت ہی اُسے جو ہے اب تیری فوج میں</p>	<p>ہنستا ہوا وہ مندر ذیشان کل گیا خاروں کے ج سے گل خندان کل گیا</p>

<p>۱۰۱ کچھ بھی نہیں تیرے تیرے بار بار خود بھی حکما کار و کلام مگر وہ دین کو کیا روایت موتا کر اب غلام کو کیا حکم</p>	<p>۱۰۲ مگر تیرے تیرے تیرے تیرے مگر تیرے تیرے تیرے تیرے مگر تیرے تیرے تیرے تیرے مگر تیرے تیرے تیرے تیرے</p>	<p>۱۰۳ مگر تیرے تیرے تیرے تیرے مگر تیرے تیرے تیرے تیرے مگر تیرے تیرے تیرے تیرے مگر تیرے تیرے تیرے تیرے</p>
<p>۱۰۴ برہم ہو میں مہین سپہ پروردگی دیتے ہیں اب یہ لوگ دہائی حضور</p>	<p>۱۰۵ مارا گلے پیر کہ دم حر کا ترک گیا نمٹے ہو اگلنے کو ہر نے چھک گیا</p>	<p>۱۰۶ صدر ہے جان نئی کا دل دردناک ہچکلی لگی ہے باؤں رگڑا ہر خاک</p>
<p>۱۰۷ سب سے زیادہ ہے اور سب سے زیادہ سب سے زیادہ ہے اور سب سے زیادہ</p>	<p>۱۰۸ آواز دی کہ غلط ہے یہ جان مگر تیرے تیرے تیرے تیرے</p>	<p>۱۰۹ مگر تیرے تیرے تیرے تیرے مگر تیرے تیرے تیرے تیرے</p>
<p>۱۱۰ ساٹی کر بیاسین مے کوثر کا جام بھائی ہمارے سر کی قسم ہاتھ تھام</p>	<p>۱۱۱ حسرت یہ ہر فردن شد والا کے سنا دم نکلے اس غلام کا آقا کے سامنے</p>	<p>۱۱۲ کھول آنکھ گر ہے ہر خوشی زبان پر اس وقت کیا بنی ہوئی ہے تری چادر</p>
<p>۱۱۳ تو تھا یہ صدر شدہ دین کی کار جو چہرے کو ٹوٹ پڑی فوج ہمار</p>	<p>۱۱۴ چلا یا شمع زون کو یہ ایک بار بان جلد کاٹ لاؤ شمع ہمار</p>	<p>۱۱۵ مگر تیرے تیرے تیرے تیرے مگر تیرے تیرے تیرے تیرے</p>
<p>۱۱۶ شان و نوبہ وار ظلم کی تیغوں کے چل گئے سینے کو پار بر جیوں کے چل گئے</p>	<p>۱۱۷ نورہ کیا کہ تم ہے مجھے اس جوان کا کالے گلانہ کوئی مرے سیماں کا</p>	<p>۱۱۸ انکھائی ہر اوج جو راضی رضا ہے ہین سر عرش پر قدم تہ خاک شفا ہے ہین</p>

<p>۱۱۱ در کجا حال کی نه چو بخت نه غم نه بخت بختی کوئی بود گمانی از بختی که گریه کو بختی که بختی بختی که گریه کو بختی که بختی</p>	<p>۱۱۲ ان بختی که بختی که بختی ان بختی که بختی که بختی ان بختی که بختی که بختی ان بختی که بختی که بختی</p>	<p>۱۱۳ در کجا حال کی نه چو بخت نه غم نه بخت بختی کوئی بود گمانی از بختی که گریه کو بختی که بختی بختی که گریه کو بختی که بختی</p>
<p>۱۱۴ ز دینگی زیر تیغ لومین برے ہو جلاد ہو گا ز الویہ پر زانودہر ہوئی</p>	<p>۱۱۵ مشکل میں نزع کے ہر ذیشان کم یارب سر حیل کے دمان پر دم کر</p>	<p>۱۱۶ لا شکر پہ صبح شام منہ اشکو نسو دیوئی بنیامین تلو او اپنا سر کہ کے روئی</p>
<p>۱۱۷ ز دینگی زیر تیغ لومین برے ہو جلاد ہو گا ز الویہ پر زانودہر ہوئی</p>	<p>۱۱۸ مشکل میں نزع کے ہر ذیشان کم یارب سر حیل کے دمان پر دم کر</p>	<p>۱۱۹ لا شکر پہ صبح شام منہ اشکو نسو دیوئی بنیامین تلو او اپنا سر کہ کے روئی</p>
<p>۱۲۰ ز دینگی زیر تیغ لومین برے ہو جلاد ہو گا ز الویہ پر زانودہر ہوئی</p>	<p>۱۲۱ مشکل میں نزع کے ہر ذیشان کم یارب سر حیل کے دمان پر دم کر</p>	<p>۱۲۲ لا شکر پہ صبح شام منہ اشکو نسو دیوئی بنیامین تلو او اپنا سر کہ کے روئی</p>
<p>۱۲۳ ز دینگی زیر تیغ لومین برے ہو جلاد ہو گا ز الویہ پر زانودہر ہوئی</p>	<p>۱۲۴ مشکل میں نزع کے ہر ذیشان کم یارب سر حیل کے دمان پر دم کر</p>	<p>۱۲۵ لا شکر پہ صبح شام منہ اشکو نسو دیوئی بنیامین تلو او اپنا سر کہ کے روئی</p>
<p>۱۲۶ ز دینگی زیر تیغ لومین برے ہو جلاد ہو گا ز الویہ پر زانودہر ہوئی</p>	<p>۱۲۷ مشکل میں نزع کے ہر ذیشان کم یارب سر حیل کے دمان پر دم کر</p>	<p>۱۲۸ لا شکر پہ صبح شام منہ اشکو نسو دیوئی بنیامین تلو او اپنا سر کہ کے روئی</p>

<p>۱۲۱ اور وہ غنیمت ہے کہ جو کچھ نہاں ہے وہاں ہی چھپا ہوا ہے اور اس سے متوجہ نہ ہو کر دیکھ کر غصہ نہ کرے</p>	<p>۱۲۲ تو وہ سنا جو کہ تو نے جان لی کہ وہ کون سا دو تین باغی کہ جو کہ وہاں ہی ہوتی جا رہی ہے</p>	<p>۱۲۳ کیسے کہ وہ جو کہ اہل خیال ہیں وہاں دیکھا کہ غنیمت جو باغ و خان دیکھا کہ غنیمت جو باغ و خان</p>
<p>۱۲۴ بہر حسین تو نے جو صد اٹھائے ہیں خود دیکھ کر سے لینے کو آئی ہیں</p>	<p>۱۲۵ آنکھوں کی راہ روح پر سے کل گئی کل کی شہیم تھی کہ جن سے کل گئی</p>	<p>۱۲۶ سردیہ غنیمت میرے ہمارے پانی ہیں جس کا فاطمہ اسے سینے کو آئی ہیں</p>
<p>۱۲۷ بجورج باغ و خان کے بلو لانا تاہا اپنے سے طبعی ہے اداکار جو کہ وہاں ہے سہرا کر کے ہیں</p>	<p>۱۲۸ نہ ہمارے مگر یہ جو کہ سہرا کر کے ہیں عیاں کی لاش جو کہ نہ ہمارے مگر یہ جو کہ</p>	<p>۱۲۹ نہ ہمارے مگر یہ جو کہ سہرا کر کے ہیں عیاں کی لاش جو کہ نہ ہمارے مگر یہ جو کہ</p>
<p>۱۳۰ اہل خان ہیں دوست شہر مشرقین کے جہان کو روک سکتا ہے کوئی مسیور</p>	<p>۱۳۱ مات کی صفت کیسی بہادر کے واسطے پیشگی اہلیت بنی ح کے واسطے</p>	<p>۱۳۲ برپا تھا شہر خزانے تن چاک چاک پر بچے ذرا ذرا سے ترستے تھو خاک پر</p>
<p>۱۳۳ نہ ہمارے مگر یہ جو کہ سہرا کر کے ہیں عیاں کی لاش جو کہ نہ ہمارے مگر یہ جو کہ</p>	<p>۱۳۴ نہ ہمارے مگر یہ جو کہ سہرا کر کے ہیں عیاں کی لاش جو کہ نہ ہمارے مگر یہ جو کہ</p>	<p>۱۳۵ نہ ہمارے مگر یہ جو کہ سہرا کر کے ہیں عیاں کی لاش جو کہ نہ ہمارے مگر یہ جو کہ</p>
<p>۱۳۶ خوشبو گلخانہ وہ کہ معطر دماغ ہو بخشنیں وہ گل کہ غنچہ دل باغ باغ ہو</p>	<p>۱۳۷ یاد رہے اب لیگاتہ ترسا حسین دو آ کے بہمان کا پر سا حسین کو</p>	<p>۱۳۸ فریاد تھی کہ شاہ کا شہید اندر گیا شہید کہتے تھے کہ مرا بھائی مر گیا</p>

کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
بوجہ کبر و ادا کے رسول
جائی جس کو بے غیبت اللہ
وہاں بھی وہ جنتیں پائے جان

یار و شریک غم ٹھین ہوا ضرور ہے
آقا کے یہاں کو رو نما ضرور ہے

موتوں جب سے پاگل بن کر
حق کو دیا یہ ایک کراہی نہیں
بشریات خود ہی چاہتے تھے
اصل ہو مجھ کو بے اختیار

ہوں فن بعد مرگ اسی ارض پاک میں
بھانڈا خاک صحن مقدس کی خاک میں

سلام
موتی تھے ہیں آنسو در غلطان ہو کر
آبرو دانی ہے کیا چشم نے گریان ہو کر
غیب کی جگہ کرین شہ ناناخوان ہو کر
موتی اپنا چشم کھین سلیمان ہو کر

ابن نبیان جو دیکھا کرم دست میں
پائے آفتاب پر نگاہوں سے دامن ہو کر
چلے لعل شاہ کا جب حیاں آیا
اشک خون کرنے لگے لعل بے نشان ہو کر
کس سے دریافت کریں حال عدم کا لگا
سے دریافت کریں بین چہاں ہو کر

کوئی پوچھا تو خاک میں نہ پانچا
کہیں تھا نہیں تصویر سکندر کا پانچا
سب تہذیب دیکھا تو کیا یہ حیران ہو کر
سب تہذیب کو شادی و غم

چمک رہی تھی تو آج سے بدین خندان ہو کر
کونسا گل ہے جو دیا نہیں خندان ہو کر
کتنی تھی دیکھنے پر اگر قریح کو قضا
یہ حق جمع نہ پھر تو تھے پریشان ہو کر

قدردان داد بھی دینے نہیں خندان ہو کر
کیا ملے پاس ہیں نایاب خندان ہو کر

وہی بیاض نے صلی اللہ علیہ وسلم
لوگدا جاتا ہے محبت سے سلیمان ہو کر
شاہ فرات سے تھے کیا قریح از غفرت
اس سے باورین بات تری زمان ہو کر
ظاہر ال مقدر ہوئے انداز
پا کیا میر سلیمان سے سلیمان ہو کر
دوب پہن شہ کا جو درخشاں چکا
رہ گیا میر چرخان تو دامن ہو کر
دست زخار کیا بختا کا شہ
دست شہر ملک بے نشان ہو کر
جانب شہر ملک بے نشان ہو کر
کہا پوچھنے سے ہے چشم غیب دیکھا
کہا پوچھنے سے ہے چشم غیب دیکھا
دلیں اور وہ گویا بیکان ہو کر
معدی جی تو لپا چور بھی کی کو بھی
چو گلی ٹوٹ میں شہر کا چو گلی ہو کر

۳۱
 قاتل خود و دوہو بھی دے ہند کی سچی دہائی
 ۳۲
 قید سے آئی جوان بے سرو سالانہ ہو کر
 ۳۳
 رافت اکبر کو جو دیکھا تنہو موعون
 ۳۴
 موسے کو کوئی بیٹا نہ ہے یہاں تک
 ۳۵
 کب تک پتہ نہ ہو چھٹی چاکر
 ۳۶
 لوگ روسے لگے داشت بزدان ہو کر
 ۳۷
 کھانا پوس گھر تین اندھیر کہ غزالان جم
 ۳۸
 کھانا پلانے لگے در اسن زندان ہو کر
 ۳۹
 کھانا پلانے لگے در اسن زندان ہو کر
 ۴۰
 کھانا پلانے لگے در اسن زندان ہو کر
 ۴۱
 کھانا پلانے لگے در اسن زندان ہو کر
 ۴۲
 کھانا پلانے لگے در اسن زندان ہو کر
 ۴۳
 کھانا پلانے لگے در اسن زندان ہو کر
 ۴۴
 کھانا پلانے لگے در اسن زندان ہو کر
 ۴۵
 کھانا پلانے لگے در اسن زندان ہو کر
 ۴۶
 کھانا پلانے لگے در اسن زندان ہو کر
 ۴۷
 کھانا پلانے لگے در اسن زندان ہو کر
 ۴۸
 کھانا پلانے لگے در اسن زندان ہو کر
 ۴۹
 کھانا پلانے لگے در اسن زندان ہو کر
 ۵۰
 کھانا پلانے لگے در اسن زندان ہو کر

<p>آرامتہ ہوا جو علم و فضل کا پہنچا ہے آسمان چینی کی پکار اسکے نور غنی تر ہے نورِ نور کا ان نور کا ابن کر کے نورِ نور کا</p>	<p>حقائق کا فن عجیب و غریب سایہ کیا ہے جس کی رسالت ہے جو پاک ہوں دوشِ جعفر کی رو سے شیں نہ پھر آج ہوں سوار</p>	<p>جہانِ نگر کے بے ہنگم چلے کر پہنچا تھا اوٹھا کر بلبلین چلتی پھرتی دکھائی شہزادہ اشیہ ذرا جلال شہزادہ</p>
<p>ماہرہ دیکھ کے علمِ بڑا اب کو یاد آ گیا علم کا جلال آفتاب کو</p>	<p>قبضے میں اس کی تم و ظفر میرا تھہر مدت سے ذوالفقار کا اور میرا سا</p>	<p>آفت میں شامِ شبنم دہان کی مدد صدقہ علم کا اپنے پسر کی مدد کرو</p>
<p>لاٹھ اور علم کا اور ہر زمان وقتِ طلوعِ تیریں تھا جب زمان نرنگ تھا جو جہانِ بابر نرنگ نصیب آج یہ سرکار نشان</p>	<p>داسن میں علم کو خدائی کی نہ اس کی جس نے لگوں کا نہ اس کی جس نے لگوں کا نہ اس کی جس نے لگوں کا</p>	<p>ایشاد اور علم کا اور ہر زمان وقتِ طلوعِ تیریں تھا جب زمان نرنگ تھا جو جہانِ بابر نرنگ نصیب آج یہ سرکار نشان</p>
<p>دامن سے جھٹکوں کی ہوائی جالی تھیر پر بربانِ بلائیں لیتی تھیں اور سرکاری تھیر</p>	<p>اعداسے دینے لینگے کج اس کی شاہ کو لو بیو و دراع کرو اس نشان کو</p>	<p>اچھ کر لحد سے کیے مشک کشتی کو پھر جاؤں خیر کو میں ملن لیکے بھائی کو</p>
<p>کتنا تھا مہر کے ادا نہ ہو خیمہ جا بڑی شہر کی نشان چوسے پانچ کھڑے کھڑے کھڑے جہانِ نگر میں کھڑے کھڑے</p>	<p>جہانِ نگر کے بے ہنگم چلے کر پہنچا تھا اوٹھا کر بلبلین چلتی پھرتی دکھائی شہزادہ اشیہ ذرا جلال شہزادہ</p>	<p>جہانِ نگر کے بے ہنگم چلے کر پہنچا تھا اوٹھا کر بلبلین چلتی پھرتی دکھائی شہزادہ اشیہ ذرا جلال شہزادہ</p>
<p>ذائقہ رہوں نشانِ رسالت کیا ہو چمکو کا حشر میں بھی میں وہ آفتاب ہو</p>	<p>اعدادِ المم دشتِ شہزاد میں دیکھنا جلوہا مہاس علم کا قیامت میں دیکھنا</p>	<p>تجھوتیں ہاتھ میں تو تفریحِ شام پر ایسا ایک جان دیتا ہو مولا کے نام پر</p>

لاٹھ اور علم کا اور ہر زمان
وقتِ طلوعِ تیریں تھا جب زمان
نرنگ تھا جو جہانِ بابر نرنگ
نصیب آج یہ سرکار نشان

<p>۱۱۱ کتنے پہلے تیرے دل کو پہنچا کب دیکھے جادو کا ہوا اتفاق سینوں پہ چھوٹا بچہ تو سخت اشتیاق نورِ یاقوت جو کجاہ میں کھڑا تھا تو</p>	<p>۱۱۲ صفت کو دان میں چھوٹا جلدی دہان ہونے پر آتش نام باندھ کر چھوٹے سے علم باندھ کر چھوٹے سے علم</p>	<p>۱۱۳ تیرے تیرے ساؤتھیر دل پہنچا تیرے تیرے ساؤتھیر دل پہنچا وہ دیکھ کر دہان ہونے پر آتش نام تیرے تیرے ساؤتھیر دل پہنچا</p>
<p>۱۱۴ یقینی کو صرتوں کو ہلا دینے کی خباثت تینوں کو ہم گلوں کو ملا دینے کی خباثت</p>	<p>۱۱۵ ہاں غازیو نشان سپہ رسالت آگیا سایہ ہو کس پر دیکھے اس آفتاب کا</p>	<p>۱۱۶ زیر علم مرین یہ دعا بار بار تھسی پھر سے کس سب دلوں کی ہوس آفتاب کا</p>
<p>۱۱۷ ان کا تھوڑا سا نام کیوں پہنچا جرات کا اپنی خود میں سر پہنچا بارب چل کر اب ہوں بے گشت کب بزدل بن کر چلا کر پہنچا</p>	<p>۱۱۸ بہشت بے دل کو کس کی خبر کس سے بدل بدل کس کی خبر کافر عطر کے قابو میں کس کی خبر دوڑی میں چھوٹے سے کس کی خبر</p>	<p>۱۱۹ کشتہ دار ابن ہذا کی خبر خون و غبار شہید بن کھا عالم غلی کر یوں راہ و جادہ خوب شہر کو ان شائق ادلاؤ بڑا</p>
<p>۱۲۰ شہر کا رخ غرب کی اب تابہ شرق ہوں دن پر کہ گھوڑوں کے سم خونیں ہوں</p>	<p>۱۲۱ نہ محنت میں نظیر تھا اونکا نہ فوق میں بتیاب تھو علم کے زیارت کو تھو میں</p>	<p>۱۲۲ جب گناہ رنگین کا سر کھن رہے ان کی طرف خدا وہ خدا کی طرف رہے</p>
<p>۱۲۳ کتنے شباب اگر تھو دیکھا نہیں کبھی تھو دیکھا کونے کو تھو دیکھا کونے کو تھو دیکھا</p>	<p>۱۲۴ علاؤ سعد و عامر و عزان و یقین فرقانہ و حبيب و یقین برادرین ہاں سعید و فاشا کھلاؤ کھلاؤ کھلاؤ کھلاؤ</p>	<p>۱۲۵ کونے سے جرات و کشتہ دار کونے سے جرات و کشتہ دار کونے سے جرات و کشتہ دار کونے سے جرات و کشتہ دار</p>
<p>۱۲۶ شما بہت قدم ہو فرق نہیں ہر نوشتہ یہ بچو گے تم زوال ہی پہلے ہر نوشتہ</p>	<p>۱۲۷ چون یہ عیان تھا کہ آفت میں قمر ہیں جو ہر کھڑی ہو کر تھے کہ کیا ہے دہر ہیں</p>	<p>۱۲۸ یاد تھو درد و غم میں ہر کھڑے لڑائی میں ساری جوانی کٹ گئی تیغ آزمائی میں</p>

مرثیہ گوشت

<p>۱۹ نیک تو منجے پر خورشید سینے میں چلے جاؤں گی ریش غیری کی کرن میں زار کے ساتھ زخموں کی</p>	<p>۲۲ ایک شام کو غزل کا تھا ہوا لڑان تھا جسے بے تابوں میں کتنے تھے دسبدمی کی فوج کو سیدان کر لایں اسی فوج کو</p>	<p>۲۵ سکھم عقل کی کہیں سین میں چلے جاؤں گی ریش غیری کی کرن میں زار کے ساتھ زخموں کی</p>
<p>حاصل دم زوال حرارت شباب کی سب شان سرتابہ قدم آفتاب کی</p>	<p>لاکھوں میں پر جری نظر آتا نہیں کوئی اپنی تو آنکھ میں بھی سماتا نہیں کوئی</p>	<p>گرتے ہیں دل پر جب سپہ باجرا کے میدان میں نیلتے ہیں تلوار ارا کے</p>
<p>۲۰ گو گیا تھا بار خضبتی کی بر وقت زدم تیغ بلای کی عشتم حادث دبا میں پیر کو اسیے تھا قمر کے بارہ عام</p>	<p>۲۳ کچھ شوق کی ہوا کچھ شوق کی ہوا وہ دلوں کو لے کر جوانی میں لے کر</p>	<p>۲۴ عقل کی کہیں سین میں چلے جاؤں گی ریش غیری کی کرن میں زار کے ساتھ زخموں کی</p>
<p>خفتے بغیر ہو یہ ہوس تھی دلیر کو دنیا کے دیکھنے سے کراہت تھی</p>	<p>جھید و کیتباد و سکندر سے تاج لیں سلطان شرقی سے ہمیشہ خراج لیں</p>	<p>زیب کے ہاتھ کر تھے بل نہیں دیر ہو دو ہاندہ زمین حار شین تھے لیے ہو</p>
<p>۲۱ بہتا تھا تو اس پہ مٹنے کا رہنے کی جا نہیں چنناں زور جھکا دیکھ کر یہ سوز جواہر گاہ خلد برین تھی</p>	<p>۲۶ حقیقت کی شہر شہر کی شکر شکر دیر اور الغم و غم کتنے تھے یوں عاشق ابن تیرا چہین آدمی</p>	<p>۲۷ تین تیرا وہ دل میں سہرا ہا بہین زور و زور لکھی تھی وہ داب میں ریش غیری کی کرن میں</p>
<p>سہر کو قدم کر ہوئے تھے راہ صبر میں سیر ہی کر یہ ہوگی جو لنگے قبر میں</p>	<p>تین کھینچیں تو فوج سگر پہ جا پڑیں پاگین اوٹھا کر شام کے شکم پہ جا پڑیں</p>	<p>خو کلام اپنے شفیقوں کو غول میں گو یا بی مگر تھے رفیقوں کے غول میں</p>

لڑتے تھے شہید حاکم پر شہید

لڑتے تھے شہید حاکم پر شہید

<p>۵۱ روشنی کا نور ذریعہ انیساب حیدر کے آفتاب بن کر چرخ حاکم نشان شاہ امیر کریم</p>	<p>۵۲ کریم نے عرض کیا کہ جو خدا کا آقا ہے وہ بنو عباس کا فرزند بن علی کے کریم کا فرزند بن علی بن ابی طالب</p>	<p>۵۳ مفسر نے فرمایا کہ جو خدا کا مفسر ہے وہ بنو عباس کا فرزند بن علی کے کریم کا فرزند بن علی بن ابی طالب</p>
<p>لیا دوسرے فرزند اگر اس شرف سے ہو ہمت جو تھے تو دوسرے طرف سے ہو</p>	<p>سرکٹ خود بخود کہ بدن خولین غرق سرکٹ ڈالیا اگر اکین فرق ہو</p>	<p>کریم کو کہ دن سے ہی استھان کا صرف نہ کیجیو بھائیو آج اپنی جان کا</p>
<p>۵۴ کے لگو بھائی کے خون کا تاب بخن کے سے حضور امیر راہن پیچل کر و مشورہ ہم مذہبی صلاح ہو کرین عرض کریم</p>	<p>۵۵ کے لگو بھائی کے خون کا تاب بخن کے سے حضور امیر راہن پیچل کر و مشورہ ہم مذہبی صلاح ہو کرین عرض کریم</p>	<p>۵۶ واجب ہے کہ بنو عباس کا مفسر ہے وہ بنو عباس کا فرزند بن علی کے کریم کا فرزند بن علی بن ابی طالب</p>
<p>نکلین محل سے لیکے علم بو تراب کا ڈر ہے اگر تو بنت علی کے</p>	<p>کس طرح خولین خاکہ بھل تڑپتے ہیں کشتوئی میرد کھنے کو دل تڑپتے ہیں</p>	<p>تھوڑی دھڑکی فوج ہو کشت سوار تھوڑی فوج ہو یق سے دھاکر</p>
<p>۵۷ جب ہو چکا ہے شہر و دہان کا خیمے میں مان کر اس کو بوسے یا تھوڑے باجیم تک خواران بن نام کے</p>	<p>۵۸ کے لگو بھائی کے خون کا تاب بخن کے سے حضور امیر راہن پیچل کر و مشورہ ہم مذہبی صلاح ہو کرین عرض کریم</p>	<p>۵۹ کے لگو بھائی کے خون کا تاب بخن کے سے حضور امیر راہن پیچل کر و مشورہ ہم مذہبی صلاح ہو کرین عرض کریم</p>
<p>بخشیں نشان تو کیا کر مشرودہ امان اگر حضور کی کوشش ضروری</p>	<p>نام و نشان جعفر طیار کون ہے اس عہدہ جلیل کا حجت دار کون ہے</p>	<p>دھلاؤ برق بیخ شجاعان شام کو روشن کرو جہانین بابا کے نام کو</p>

اس باب میں
مذہب و مانی
کے لگو بھائی کے خون کا
تاب بخن کے سے حضور امیر
راہن پیچل کر و مشورہ ہم
مذہبی صلاح ہو کرین عرض کریم

<p>۴۴۴ حاضرین سب عزیز ہیں ایسا بھی کسی نے نہیں دیکھا ظاہرین گھر میں چارے پھینکے ظاہرین میں پڑا خدا کے پوتے</p>	<p>۴۴۵ بہرہ بارش میں کیوں آگیا بہرہ بارش میں جو بیابان عالم کا نام بہرہ بارش میں کہنے کوئے کوئے کا نام بہرہ بارش میں لکھنے کوئے کا نام</p>	<p>۴۴۶ بہرہ بارش میں کیوں آگیا بہرہ بارش میں جو بیابان عالم کا نام بہرہ بارش میں کہنے کوئے کوئے کا نام بہرہ بارش میں لکھنے کوئے کا نام</p>
<p>۴۴۷ آقا سے گریہ منصب والا نہ پائینگے ہم دانے سرکشوں سے علم چھین لینگے</p>	<p>۴۴۸ لازم نہیں وہ بات جو غصے میں آگے روئے ہو کوئی ان نکھوں کے قربان</p>	<p>۴۴۹ میں جانتی تھی نہ مری یاد ہو گئی ماں صدقہ اس ارادہ سے میں نہ ہو گئی</p>
<p>۴۴۹ خوین ہماری تیرے تیرے عہدہ جو ہے تو دلا ہوا نثار انج کہا ہے کہ میں تیرے نثار میں نام علم و نثار</p>	<p>۴۵۰ عہدہ زبیر اور بھی تم دونوں رہے ہو بوجہ نصیب ہو جا کا حال</p>	<p>۴۵۱ یاد رکھا کہ ادرک تیرے کی عرض شاہین کی تیرے</p>
<p>۴۵۲ بیجا کسی کے کہتے کو کب مانتی ہو باتیں یہ پہننے کی ہیں سب جانتی ہو</p>	<p>۴۵۳ تم کام وہ کرد کہ معرفت جہان سے کیسا نشان سے بھی تو نام و نشان سے</p>	<p>۴۵۴ یاں بھی کسی جری کو نہیں تاب دیر کی تلوار اگلی پڑتی ہے اک اک دیر کی</p>
<p>۴۵۴ مکمل ہوئی بھائی کی غم گنج نام خدا ہے کہ عہدہ علم</p>	<p>۴۵۵ مکمل ہوئی بھائی کی غم گنج نام خدا ہے کہ عہدہ علم</p>	<p>۴۵۶ مکمل ہوئی بھائی کی غم گنج نام خدا ہے کہ عہدہ علم</p>
<p>۴۵۷ اللہ تبارک و تعالیٰ کے تھے طو ہو گئے تم تو علم نکلتے ہی کچھ اور ہو گئے</p>	<p>۴۵۸ پھر ذکر کیا ضرور شہر شہر میں سے کسی ہواں صامین نہ کوئی حسین سے</p>	<p>۴۵۹ شہر نہ کہا بلاؤ میرے بھائی جان کو غل پڑ گیا کہ لاؤ غلے کو نشان کو</p>

مرثیہ نویسی

<p>۴۴ غائب کما کہ برادر غیب تو سید بنی کے ہوم واد غیب تو ایادگار حیدر فقیر غیب تو ماضیہ علم سے حقیقت غیب تو</p>	<p>۴۵ ساروت نواز اولو الغم غیب تو ذی قدر ویکوہ خنخ غیب تو نکار کی زب صاحب غیب تو حیدر باقار نمودار غیب تو</p>	<p>۴۶ حاضر ہوا ضو منین غیب تو دوبو اسلحہ کو دریا منین غیب تو ابذر کو شال میر غیب تو چو منین غیب تو جو غیب تو</p>
<p>کوئین میں بلند ہوا اقبال آپ کا کا نڈھی یہ جھکے لو کہ یہ ورثہ آپ کا</p>	<p>دنیا کا سب جاہ و ستم انکے واسطے جعفر کے بعد ہے تو علم انکے واسطے</p>	<p>نظرون کشانِ رفعت خورشید گر گئی تصور بشرق مری آکھو نہیں پھر گئی</p>
<p>۴۷ غائب سب سے شہید غیب تو پایا علم تو سچا ہو تو غیب تو جھکے قدم سے کما کما غیب تو کیا سنے غیب تو اس دم غیب تو</p>	<p>۴۸ لنار ایسا بجائی کے بانی غیب تو پودانہ چرخ نبوت جری غیب تو بیکل ایسے گل کی غیب تو میں غیب تو صدف غیب تو</p>	<p>۴۹ غائب کما کہ غیب تو ایسا ہی دو سر غیب تو حقیقت کا دیدار غیب تو سکے ہو کر غیب تو</p>
<p>اسد سے فیض خسر و گردن جناب کا ذرے کو آج ادج ملا آفتاب کا</p>	<p>غماز میں شمع میں یاد رہا ہین تب تو یہ لکھوئے اکبر سے پیار ہیز</p>	<p>ایسا کوئی نہیں ہے خدا کوئی کے گر سے تو بس یہ ایک جو ان اٹلی کے</p>
<p>۵۰ عکاس عکاس ہو یہاں غیب تو بے کمان ہاں غیب تو آقا سدا کما کما غیب تو خادم کما کما غیب تو</p>	<p>۵۱ لکھنے لگو یہ کہ شہنشاہ غیب تو پان کیر دیش غیب تو افسوس کا حق غیب تو لاٹا ہون اب بپری غیب تو</p>	<p>۵۲ لکھنے لگو یہ کہ شہنشاہ غیب تو پان کیر دیش غیب تو افسوس کا حق غیب تو لاٹا ہون اب بپری غیب تو</p>
<p>بہر مل گیا جو عرش سے اس شہنشاہ کا صدقہ ہر سب یہ آپ کی غلین پاک کا</p>	<p>دووی گی خلق اس مہ نور کے واسطے رکھ لیں علم بھی دوشپہ دم بھر کے واسطے</p>	<p>شہرت جہان میں کیوں نہ ہو اس مہ نور کے بتیس سال کی ہر غلامی حضور کی</p>

بانی غیب تو
میں غیب تو
علم کا
بانی غیب تو

<p>۵۵ اے سرور مجرا خدایا تو مخلصین قیامت ہوئی خدا نے تیرے لیے دریا ہوا تسلی کو ارب ہوا شاہ جاہجا</p>	<p>۵۶ وہ منگ کی لٹک جوتش لڑا وہ دل وہ حوصلے وہ خودہ صفدی رندین جلال اپنا دکھایا پہلے تھی خوشی غامدی</p>	<p>۵۷ وہ فون و نشان ہا بونکی افغان بہشت کی جیسے جانی غمی خوشی افغان سب ہائی جانوں کا باجوہ شہ جاہ مفسر بد مذہب دالہ ہجیم</p>
<p>پہلے کی روشنی رخ اقدس نور کی آمد ہے اب حضور کرامت ظہور کی</p>	<p>دکھلا میں اپنی بیخ کی گراب و تاب کی مرغا منہ پرے سے میر آفتاب کو</p>	<p>اُن تازیونہ فوج حسینے روانہ تھی مومن نسیم صبح خنیں تازانہ تھی</p>
<p>۵۸ ہنگامہ پردہ عصمت اٹھا نور مژدی ہوا دیواری کو جلوه گر نکلے اعلیٰ ہے ہر خوشی اس کو دیکھتے منور ایمان کو روز</p>	<p>۵۹ صفت ابدر دھڑت جو کھڑی ہوئی جس کو سہو باب ہے بوجہ انجھا زین پر سوار دشمن محمد ہو گیا زیر پا چار پائی کی صورت وہ ہو گیا</p>	<p>۶۰ خفا میں تھے اے صبیحہ کا تھامے ہو علم کو رسالت پناہ کو مالک شکوہ دھولت آفتاب کا اندر از سب نور شہید</p>
<p>شہزادی اُس پاس جو محو اُس جناہ کے ثابت یہ تھا کہ چاند بن گرد آفتاب کے</p>	<p>قربان اُس تکار و مشکین پر نہ کر سرعت نے پر لگا دیے گویا سمندر کے</p>	<p>جب گو بخنے لگا تو جگر پست کی خون کے جس صفت یہ کی نگاہ علم سرنگون ہوئے</p>
<p>۶۱ زینا میں کس کی ہے پیر کی پیر قربان شاہ ہوئی کی اسد خور دنیائی زینت زینت بادشاہ وہاں محو کسے قید ہو</p>	<p>۶۲ کھولا نشان چند کر کے علم داسن اور انوہیل کی ہجیم یہ کہ کو علی سہا جی ہجیم یہ کہ صید نقیب دیکھے دیکھے</p>	<p>۶۳ بالا و زن خود شاہ و افغان کلنے وہ جسکے اچھا ہے بال ہا شمار نیز وہ جسکی دیکھ ہو جا آئینہ کی دیا جائے خون کو وہ شہید</p>
<p>خاک اُنکی سجدہ کہ ہو نہ کیوں خاص عالم کرتے تھو شل سجدہ اطاعت امام کی</p>	<p>باگین ہے ہوسے نہ آڑی گمراہ کی تھر دسواری آتی ہے عالم شاہ کی</p>	<p>قبضے کر سکے وصل کف فیض بخش کی گھوڑا وہ رو نہ ڈالو جو رہے تھر کو</p>

اے سرور مجرا خدایا
تو مخلصین قیامت ہوئی
خدا نے تیرے لیے دریا ہوا
تسلی کو ارب ہوا شاہ جاہجا

<p>خدا کے نام سے ہے یہ سب بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ ہے کہ کوئی نہ ہو بولے یا کہ بولے نہ ہو خدا کے نام سے ہے یہ سب</p>	<p>خدا کے نام سے ہے یہ سب بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ ہے کہ کوئی نہ ہو بولے یا کہ بولے نہ ہو خدا کے نام سے ہے یہ سب</p>	<p>خدا کے نام سے ہے یہ سب بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ ہے کہ کوئی نہ ہو بولے یا کہ بولے نہ ہو خدا کے نام سے ہے یہ سب</p>
<p>گھرٹ رہا ہے بھڑ رسالت پناہ اب کوئی دم میں خاندہ ہے فوج شاہ</p>	<p>آئی تھو دانتے قاطعہ آنسو ہاڑ کو مولادہ سے جاتی تھے لاشہ اٹھاؤ کو</p>	<p>شع کو اور ہر کے جو رنگین نازن کے غصے کریں ہو گئے ہر دھواؤن کے</p>
<p>خدا کے نام سے ہے یہ سب بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ ہے کہ کوئی نہ ہو بولے یا کہ بولے نہ ہو خدا کے نام سے ہے یہ سب</p>	<p>خدا کے نام سے ہے یہ سب بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ ہے کہ کوئی نہ ہو بولے یا کہ بولے نہ ہو خدا کے نام سے ہے یہ سب</p>	<p>خدا کے نام سے ہے یہ سب بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ ہے کہ کوئی نہ ہو بولے یا کہ بولے نہ ہو خدا کے نام سے ہے یہ سب</p>
<p>مارے گئے عزیز بھرے گھر اچھڑ گئے پیس ہم نہ اب رکھنے کے ساتھی بچھڑ گئے</p>	<p>نرغہ ہوا اڑانی میں اپرچھ لاکھ کا اک ایکے اٹ دیا لشکر بھڑ لاکھ کا</p>	<p>بانہ رستے تھے مہج سے جو کڑاں عام پر قرخدا کی طرح کرسے فوج شام پر</p>
<p>خدا کے نام سے ہے یہ سب بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ ہے کہ کوئی نہ ہو بولے یا کہ بولے نہ ہو خدا کے نام سے ہے یہ سب</p>	<p>خدا کے نام سے ہے یہ سب بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ ہے کہ کوئی نہ ہو بولے یا کہ بولے نہ ہو خدا کے نام سے ہے یہ سب</p>	<p>خدا کے نام سے ہے یہ سب بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ ہے کہ کوئی نہ ہو بولے یا کہ بولے نہ ہو خدا کے نام سے ہے یہ سب</p>
<p>آن اشتیاق مرے ہاڑہ کے پانوں کو یہ لگا کون سیر عدم جانے داناں کو</p>	<p>سر کے نہ پاؤں کھیت کو گونہن بھر گئے شیریں کیلے فوج کی لڑ بھر گئے</p>	<p>گھوڑ وینہ گھوڑ لاشیں پیدا میں لاشیں تھیں ملاہوں کر ملا کی زمین پاش پاش تھیں</p>

<p>۹۷۷</p> <p>بوی کج جالی سود نیست تو اس اس شمن کج خفت کی کجی کا غلام کو تو سکھتا داد نہ کرین پائے کا</p>	<p>۹۷۸</p> <p>نیک کی نہ کو دیکھے نیک بن جو نیک بن از چار نہون دل وجان جو چنان پیری سوین نہ</p>	<p>۹۷۹</p> <p>بہنے از کو دل من ضو نام کی صفت پر تو غلام نیک کی بد شو کر دیا کلام اب کھڑے آکر اس غلام</p>
<p>زندہ ہیں یہ مرتبے جو راہ صواب ہیں اب اس عذر کچ نہ کرن بکے با</p>	<p>دونوں نے جو کہا ہی مانا حسین نے بیٹوں کو ان کو کم نہیں جانا حسین نے</p>	<p>کرتی ہون عرض میں کہ ہر تلخ جان قربان جاؤں تو بھی اذن وفا نہیں</p>
<p>۹۸۰</p> <p>کج کی کجی کجی کج کی کجی کجی کج کی کجی کجی کج کی کجی کجی</p>	<p>۹۸۱</p> <p>نیک کی بارز نیک کی نیک کی بارز نیک کی نیک کی بارز نیک کی نیک کی بارز نیک کی</p>	<p>۹۸۲</p> <p>نیک کی بارز نیک کی نیک کی بارز نیک کی نیک کی بارز نیک کی نیک کی بارز نیک کی</p>
<p>ایک حضور کو جب مطاعت پہرہ گئے یہ وقت جب بظاہر</p>	<p>آفت ہوا کا ہر جو آنکھوں کی نور ہون کس منہ سے میں کہوں کہ یہ تیرے جو ہون</p>	<p>بیکس ہون گھر نہ زرد مال رکھتی ہون صدر کی واسطے ہی رد لال رکھتی ہون</p>
<p>۹۸۳</p> <p>کج کی کجی کجی کج کی کجی کجی کج کی کجی کجی کج کی کجی کجی</p>	<p>۹۸۴</p> <p>نیک کی بارز نیک کی نیک کی بارز نیک کی نیک کی بارز نیک کی نیک کی بارز نیک کی</p>	<p>۹۸۵</p> <p>نیک کی بارز نیک کی نیک کی بارز نیک کی نیک کی بارز نیک کی نیک کی بارز نیک کی</p>
<p>بیکس ہون گھر نہ زرد مال رکھتی ہون صدر کی واسطے ہی رد لال رکھتی ہون</p>	<p>بیکس ہون گھر نہ زرد مال رکھتی ہون صدر کی واسطے ہی رد لال رکھتی ہون</p>	<p>بیکس ہون گھر نہ زرد مال رکھتی ہون صدر کی واسطے ہی رد لال رکھتی ہون</p>

<p>۱۲۷ حکم زار غام کو بھی تم پر منو مجھے اب بدمعاش ایک لڑکے کا قاتل تو مجھے لٹا ہے جس کے سر پر کچھ</p>	<p>۱۲۸ عزت کی وہ چلتی تھی اس کو میں کہے غلام کو نہ کہو کہ وہ سب ہی تم سے نہ کہو کہ وہ سب ہی تم سے</p>	<p>۱۲۹ تاج تھار لڑتے تھے جو منصب کی پٹی سے کجی نہ محبوب ہی کے حکم سے تعلق ہے نہ اچھا نہ خبیث کا</p>
<p>۱۳۰ مسرت ہو جاؤں کہ رنویں چاہ کی ٹھوڑا کر سر کو زانو سے غم پر اک کی</p>	<p>۱۳۱ شاہ اش خوب صبر کیا اضطراب میں موزاد سے، دخل بزرگوں کے باب میں</p>	<p>۱۳۲ نہ تھی وہ جس ہم میں علی نے قدم تعلق نے بخشی تنہا ہی نے علم دیا</p>
<p>۱۳۳ بوسہ دے کے جاؤں چھوڑ دو اور نہ ملے باؤ بھی جو زور پیر بوسہ ملے گا اور نہیں جاؤں بوسہ ملے گا اور نہیں جاؤں</p>	<p>۱۳۴ یہ کہیں نہ تھی کچھ رخصت جو بڑی محل میں زبان چھپے کہ یہ غلطی ہے تو یہ ہے غلطی</p>	<p>۱۳۵ وہ لڑکے انھیں اندر کر کہنے کی تو خواہر سلطان ہتھیار باندھو چھپا دیے ہاتھ چھپے ہاتھ کو ابھی</p>
<p>۱۳۶ دولت لگاؤ دست شیر الہ کی محکوم راہیائے مصیبت سے راہ کی</p>	<p>۱۳۷ تیور جو غم سے بڑی ہو گئے سو گئے وہ ڈبڑائی آنکھوں کے آنسو گدھر گئے</p>	<p>۱۳۸ وہ باب کی جگہ میں رضایکے جانیو دان تہنیت عالم انھیں دیکے جانیو</p>
<p>۱۳۹ کہیں نہ ملے کہیں نہ ملے کہیں نہ ملے کہیں نہ ملے کہیں نہ ملے کہیں نہ ملے کہیں نہ ملے کہیں نہ ملے</p>	<p>۱۴۰ بجا بات پر مجھ جاؤں بجا بات پر مجھ جاؤں بجا بات پر مجھ جاؤں بجا بات پر مجھ جاؤں</p>	<p>۱۴۱ وہاں نہ تھی نہ تھی وہاں نہ تھی نہ تھی وہاں نہ تھی نہ تھی وہاں نہ تھی نہ تھی</p>
<p>۱۴۲ پیار و یہ پیش قدمیاں تھیں سر نوشت میں جواب تم اُن سے پہلے سدا ہر وقت میں</p>	<p>۱۴۳ مطلب کو سوچ لیتے ہیں مادر ہوا محروم اور سب ہیں تھیں ورثہ وار</p>	<p>۱۴۴ آپ اپنی خانہ زاد کو ممتاز کر کے ہر جو چاہتا ہے اُس سے بھی ناز کرتے ہیں</p>

<p>۹۹۳ بیک کینہ کی باج پانچم ہم سب کینہ بنیں اسین سچ پیڑی بی دعا نماز و دعا انے ہر کینہ ہون نہ راضی ہوں</p>	<p>۹۹۴ بیون کینہ کو دیکھ کے بولیں کہم کہ جو اس کہم خدا ہو ہر بار کہین کے کھڑے ہو چکا کا پتھر اب اشکار کیا ہے سہارا مان</p>	<p>۹۹۵ بھلا کر دونوں کو چھوچھو بیکس سا زور دی چانی کے کھڑا ہانی تھارت بن آٹھو خون بابا سب کو چھوچھو چھوچھو</p>
<p>۹۹۶ یاد آئے بھول کر انھیں مانگی نہ پاکی نکلیں تنوں کے دم تو اطاعت میں آکی</p>	<p>۹۹۷ کلیان کوئی رحمت مولا سے کھل گئیں جود و لیتیں کبھی نہ ملین تھیں دل گئیں</p>	<p>۹۹۸ صد گئی سفر ہوئے بلن زبان کرو نانی سے جا کے مانی مصیبت بیا کرو</p>
<p>۹۹۹ نہ کہہا میں گھر قلندر شریف جہاد شیر شاہ شریف نہ ایک یہ ادھر نہ اور دھر شریف ہر جگہ کہ دو دن کی جا میں شریف</p>	<p>۱۰۰۰ دونوں ہاتھ جوڑ کے ادر کیے اب دودھ پختے میں کیا کیے فرمایا جان کہ مری عکس ہو گیا میں آپ پختہ ہو گئی دودھ دیا</p>	<p>۱۰۰۱ گنا گھر آج گنا کینہ ہو نام گنا گھر آج گنا کینہ ہو نام گنا گھر آج گنا کینہ ہو نام گنا گھر آج گنا کینہ ہو نام</p>
<p>۱۰۰۲ مائے زین یہ ہمارے خون ہو کر پیر ہوں میرا قصور کیا ہے کہ مرن صغیر ہوں</p>	<p>۱۰۰۳ پہلے اکت تو اوپر سے فوج شام کے ملتا سہا خد متون کا صلا بعد کام کے</p>	<p>۱۰۰۴ ہوں فرض آپ تو شب تار یکساں اور دن کو در بدر میں کھر ہوں ہر بار</p>
<p>۱۰۰۵ اسکے سوا ایک دوزخ میں انصاف کہ پتھر کہ نود و سکون میری تو دونوں کھینچیں یہ عالم افزون دوزخ میں چھوٹ بنیں</p>	<p>۱۰۰۶ ان چھوڑ چھوڑ دینی تیرا بیوہ کی سہیلیں کب تیرا وقت ہر روز ان کی دل آویزان میں چھوڑ دینی تیرا</p>	<p>۱۰۰۷ زما کو لگا لے چانی کے جیگیب کے چلے جیگیب دوزخ میں در آٹھ کوئی تھا چاہیں در آٹھ کوئی تھا</p>
<p>۱۰۰۸ اک سرخرو خوشی سی ہواک غم سوزو جس گل کو پونچے رنج مر و دل کو درو</p>	<p>۱۰۰۹ زخم شانہ خنجر و شمشیر کھا تو لو بخشود گئی دودھ پہلے لہو میں نہا تو لو</p>	<p>۱۰۱۰ یہ کھکے پاسے سرور عالم پر گر رہیں اٹھیں تو کھا کے خوش رہیں</p>

<p>۱۰۱ ہاں کاجیل اور وہ مرگیا شہر میں تھی بانو سلطان بن چاہ کسی کی روتی کرتی گردن جھکا کر کس نور نگار دہشت خیز ہوتی تباہ</p>	<p>۱۰۲ پہلے میں کہو کج خلقی باجم اچا کہیں وہ نئی گریبان وہ پا کہیں وہ کھینچا حل چلی طرار سے تھے پھرتیاں</p>	<p>۱۰۳ موجود کر کے ہیں ملک برد و کول چاروں پہ پہنچے ہیں منان کر کباب شاخین نہ جانو پھینچو تین تین وقت دیا کچا ہیں کسے پہنچے</p>
<p>دو گھر کے چاند تو میں بھرے کہ جاہاز بچے خدا کی راہ میں مرنے کو جاتے ہر</p>	<p>ہر پاتھار کے کاتے پر اسے کو دیکھ کر یریاں تھیں وہ کہ اڑتی ہیں سارے کو دیکھ کر</p>	<p>اڑے گلے سے جب تو جگر بندہ کو آگیا پانی بھی وہ نہ مانگیا جو انکو کھائے گا</p>
<p>۱۰۴ میں نے اسے جو تیرے گھر میں میں نے اسے جو تیرے گھر میں میں نے اسے جو تیرے گھر میں</p>	<p>۱۰۵ میں نے اسے جو تیرے گھر میں میں نے اسے جو تیرے گھر میں میں نے اسے جو تیرے گھر میں</p>	<p>۱۰۶ میں نے اسے جو تیرے گھر میں میں نے اسے جو تیرے گھر میں میں نے اسے جو تیرے گھر میں</p>
<p>۱۰۷ ماں کو تھیں چھوٹے تھے تھے تھے شوق عروس نتج میں دولہ بنے ہوئے</p>	<p>۱۰۸ تہہ باز اوج پر تو پکار کر زمین پر کھٹے گردشیں آسمان کے ستارے زمین پر کھٹے</p>	<p>۱۰۹ یاں کیا ہے دخل دیدہ ہا کی نکاد کو گھیرا ہے برہمنوں غمناک سپاہ کو</p>
<p>۱۱۰ میں نے اسے جو تیرے گھر میں میں نے اسے جو تیرے گھر میں میں نے اسے جو تیرے گھر میں</p>	<p>۱۱۱ میں نے اسے جو تیرے گھر میں میں نے اسے جو تیرے گھر میں میں نے اسے جو تیرے گھر میں</p>	<p>۱۱۲ میں نے اسے جو تیرے گھر میں میں نے اسے جو تیرے گھر میں میں نے اسے جو تیرے گھر میں</p>
<p>۱۱۳ جب اونکے فعل دقت تھی وہ چکے اوج ہوا پہ آٹھ مہر نو چکے گئے</p>	<p>۱۱۴ اگر دل نہ فرق آئے مسلسل دروہین خوشبو یہ بھر میں ہے نہ عہد نہ عہد میں</p>	<p>۱۱۵ قربان گشت چمن بو تراب کے یار پھول سو گھر رہے ہیں گلاب کے</p>

<p>۱۰۹ مکھن ہن ہن ہن کرین پہا پوچھ کرے کہ دنیا تار آرا تھیں تین لہر زان تنہا سپر زور وادان</p>	<p>۱۱۲ رنگ ہن آفتاب جو زور لایا کس مثال دیکھا نہیں نیو کے اختراع کا وہ کادہ خالی لہو کا کیا کہ حیدر کارا</p>	<p>۱۱۱ آستری ہن ہن ہن ہن زور ہی چائی نہیں ہن نے کی غضب کی نظر خاص عام چکون چپاڑا تھوڑا ستے</p>
<p>زینت سے اگلی چشم کبھی آشنا نہیں رعب اس قدر ہراسے کہ سرمہ کی جانساز</p>	<p>ہن بندناستھے کوئی تعریف کیا کر پٹکے لہو گر سے جوانی شکر</p>	<p>نوجہن ہن ہن ہن ہن ہن لڑے فلک زمین کو طبع بل کر گاہ</p>
<p>۱۱۰ دو لون کی آنکھوں میں ہن ہن ہن مزمع نواز و زور و شہادت کبھی غضب بھی تھا با بصنداد بہم ہن ہن ہن ہن ہن</p>	<p>۱۱۳ نہرے لہو ہن کی زار میں کیا گاہ رگت کو چکی دیکھے ہن ہن گل کی گل میں بو نہیں تھیں درد و زور و زور و زور</p>	<p>۱۱۴ تھرے لہو ہن ہن ہن ہن پیدا کیے زبان سے عجب گوہر نفلوں کے اب داب کے جلد زور کھوڑا جب دکان جواہر ہن</p>
<p>نظر نہ وہ برجسیان ہن کہ ہر دلی گاہ جتنا کجاڑ ہو وی انکا بناؤ ہے</p>	<p>نقد سے کلمے ہن ساک دُر بے زور قطرے جے ہوئے ہن یزید کے شہر</p>	<p>اشرہ ری شران نظم شر یا وقار لڑیاں چک لئیں گہ آوار کی</p>
<p>۱۱۱ ان کیسے یوں شاد و زور و زور مظنہ یہ وہ نہیں کہ نہیں جو زور اوجھل جی تو دہم ہن ہن ہن نہرے لہو ہن ہن ہن ہن</p>	<p>۱۱۲ نہرے لہو ہن ہن ہن ہن دما تھاب سا تھوڑا سا کانہ سے پر بھونک دھم دھم کابا تھوڑا سا تھوڑا سا</p>	<p>۱۱۳ محمد ابراہیم شاد و زور و زور لیکن اختصار کے لیے تاریخ میں انتہیت شہر ہن جیہن ہن ہن ہن ہن</p>
<p>زینت انھیں کے حسن کو ہے رنج خالی تسو تو بلا میں لیجے ایک ایک بال کی</p>	<p>بھل بل سے انکی آہوی تار چھپ گئے جب گردن میں اٹھائیں تو آہ چھپ گئے</p>	<p>تیزی تھی کیا زبان فصاحت پناہ میں دو بلبلین چکے لگین رزم گاہ میں</p>

تکسیر سے نکال کر دیا تھا ہن

<p>۱۲۱ جہاں دست قلم در کلام ہر بات میں فصاحت و بلاغت اجاد کو زبان مبارک پیغام تفسیر و تہجیب جو خاص حکم</p>	<p>۱۲۲ حکومت و سیاست کا سہارا کبھی زبان پر عربی کلام وہ عشق و محبت و عاشقانی غل تجاہد میں پیغمبر کا نام</p>	<p>۱۲۳ جہاں دست قلم در کلام جہاں دست قلم در کلام جہاں دست قلم در کلام جہاں دست قلم در کلام</p>
<p>معنی و لفظیوں کی ہم آہنگی جس طرح رنگ پھول میں خوشبو ملائی</p>	<p>قرآن میں سچ آل رسول اہم ہے انکی فصاحت و بلاغت کا کلام ہے</p>	<p>ایا کیا کہیں کچھ درختوں پر مکتوب نہیں تھا کہ مکتوب پر</p>
<p>۱۲۴ جہاں دست قلم در کلام جہاں دست قلم در کلام جہاں دست قلم در کلام جہاں دست قلم در کلام</p>	<p>۱۲۵ قرآن کی باتوں کے معنی خانہ زول کی باتوں کے معنی</p>	<p>۱۲۶ جہاں دست قلم در کلام جہاں دست قلم در کلام جہاں دست قلم در کلام جہاں دست قلم در کلام</p>
<p>لفظیں بھی سب تھیں نور کی مضمون بھی پھر وہ چمک رہا تھا جہر کے مین حور کا</p>	<p>رد تھیں عبارتیں جو تفصیل و تہجیب تھیں معنی تھے سب پہنچ تو لفظیں ریح تھیں</p>	<p>۱۲۷ جہاں دست قلم در کلام جہاں دست قلم در کلام جہاں دست قلم در کلام جہاں دست قلم در کلام</p>
<p>۱۲۸ جہاں دست قلم در کلام جہاں دست قلم در کلام جہاں دست قلم در کلام جہاں دست قلم در کلام</p>	<p>۱۲۹ جہاں دست قلم در کلام جہاں دست قلم در کلام جہاں دست قلم در کلام جہاں دست قلم در کلام</p>	<p>۱۳۰ جہاں دست قلم در کلام جہاں دست قلم در کلام جہاں دست قلم در کلام جہاں دست قلم در کلام</p>
<p>دو نعمتیں تھیں ایک جگہ ماجرایہ تھا دشمن بھی چاہتے تھے لیونکومز ایہ تھا</p>	<p>اک ریح ہر کلام خدا انکی شان تھیں اب تک سنی نہیں یہ طلاقت زبان تھیں</p>	<p>۱۳۱ جہاں دست قلم در کلام جہاں دست قلم در کلام جہاں دست قلم در کلام جہاں دست قلم در کلام</p>

<p>۱۲۱ جملہ درست قلم و دلا کلام ہر بات میں فصاحت و بلاغت اجاد کو زبان مبارک پیام مختص و مجاہدین جو خاص و عام</p>	<p>۱۲۲ حکموہ منہ پائیں کا تو کس طرح کبھی زبان پر نہ آتا کس طرح وہ سنہن وہ سنہن نہ آتا کس طرح غل غما کہیں نہ آتا کس طرح</p>	<p>۱۲۳ معنی و لفظ یوں محو کہ آب و تاب جس طرح رنگ پھول میں خوشبو گلزار یا کیا دشمنین کھڑے نہ ہوں بھری ہے مکتونین تو آتے کے مضمون بھرے ہوئے</p>
<p>۱۲۴ چھاپہ جو کہ ضربت بند و مضبوط دونوں زبانیں کھینچیں صاف و باریک بکھلا کر کتب تنج زبان علی کو نگار کو جانتے نظر آنے کو سوار</p>	<p>۱۲۵ قرآن کی آیات کی جو معنی کی پیچیدگی خان نزل کی جو معنی کی پیچیدگی پڑھنے لکھی کہ درد دہن میں ہر زبان پڑھنے لکھی کہ درد دہن میں ہر زبان</p>	<p>۱۲۶ لفظین بھی سب فقہین نور کی مضمون لکھا چہرہ چمک رہا تھا جہر کے مین حور کا رد تھیں عبارتیں جو ثقیل و قہر تھیں معنی تھے سب بلخ تو لفظین فصیح تھیں</p>
<p>۱۲۷ ہر لفظ میں ہے معنی روشن و باریک جس طرح خاک میں چھپا ہوا ہے شوہر کا کلمہ نہ سما جو وہاں تک نہیں پہنچتا جگہ کو توڑا تک</p>	<p>۱۲۸ ہر بات میں معنی لفظی و معنی پوشے کے ہے عرب کا قصیدہ پڑھو نہج البلاغت میں ہر زبان و قلم غل غما کہیں نہ آتا کس طرح</p>	<p>۱۲۹ دو نعمتیں فقہین ایک جگہ ماجر ایہ تھا دشمن بھی پاتے تھے لبو کو مزایہ تھا اک ریل ہی کلام خدا انکی شان میں اتک سنی نہیں یہ ملاقات زبان میں</p>
<p>۱۳۰ ہمرا کوئی دلیہ نہیں سپر نہیں خبر کو پہنچے توڑا ہے تم کو خبر نہیں</p>		

<p>۱۵۱ جنگی تھی فوج شکست خاں کشتی موت تھی کی گمان پنا آتش بکری تھی تو کہو بونان پنا جان بازو کو کہو بونان پنا</p>	<p>۱۵۲ آواز زنی شیر نے خاک کے خاں بہم چلے لڑنے کیلئے اس فوج کا نیچے کر کے بنت علی تو کہو بونان نیچے کر کے بنت علی تو کہو بونان</p>	<p>۱۵۳ جنگ جیسا تھا کہ عین جنگ تہمیل تھا تو اسے اس فوج کا علم دور سے کر کے کہو بونان پنا طلب ہے کہ کہو بونان پنا</p>
<p>۱۵۴ تینوں جوہر آن دکھائے کا وقت ہے شیر دہی تو جان لڑا نے کا وقت ہے</p>	<p>۱۵۵ کیا زور اٹکے چوڑے ہاتھوں کے پاؤں لڑکے نشان فوج تہمیل لڑا ہر</p>	<p>۱۵۶ دنیامین نامور ہوں یہ طلب فوج تھا بہن جو عرض کی تھی وہ دعویٰ تھا</p>
<p>۱۵۷ غاری تھا کہ غلطی کر کے موت اسے جو دم لیا تو وہ چلیا سپاہ آباد کا قہر کر رہا سپاہ سیر تھا دار چلیا جس بجلاہ</p>	<p>۱۵۸ بے غلطی ہے غلطی کا رنج جرات کو دل میں چاہت کا رنج سب سے بہتر ہے تہمیل کا رنج اسد کو کہو بونان پنا</p>	<p>۱۵۹ ان کے چوڑے ہاتھوں کے پاؤں کدو بلاتے ہیں تہمیل کا رنج کتے ہیں جوڑا تہمیل کا رنج سیکھیں نشان فوج تہمیل کا رنج</p>
<p>۱۶۰ سیدھا تفریق جا کر وہ بیان شکر گرا سرخاک پر گرا تہمیل تفریق گرا</p>	<p>۱۶۱ گھوڑا اڑا کے منہ پہ ہزاروں گرا چوڑا تو کچھ پڑے سے لڑائی میں گرا</p>	<p>۱۶۲ دھڑا دھڑا کر کے تہمیل کا رنج ڈر ہے تہمیل کس کی نظر کے</p>
<p>۱۶۳ ایک اور کار وہ تو پس فوج تھی تہمیل تہمیل تہمیل تہمیل تہمیل تہمیل تہمیل تہمیل تہمیل تہمیل تہمیل تہمیل</p>	<p>۱۶۴ اسان علم اٹھانے کا چوڑے تہمیل کمر تن کا غلام تہمیل سکا تہمیل تہمیل تہمیل جان بازو بونان پنا</p>	<p>۱۶۵ پھر کر تہمیل تہمیل تہمیل بازو سے شاہ فوج تہمیل کیون بے نشان کر تہمیل بازو سے شاہ فوج تہمیل</p>
<p>۱۶۶ قالی نہ اس طرف سر وہ جعفر تہمیل غازی پھر تو لیکے وہاں کا علم پھر</p>	<p>۱۶۷ کیا پچ ہے اپنی بات کی تہمیل سی باکو کس طنز سے روکے ہوئے تہمیل</p>	<p>۱۶۸ سب ہو کر دکھا دیا تہمیل کشالی کا تہمیل تہمیل تہمیل تہمیل</p>

<p>۱۵۱ نو دین کی ترقی عزت مند کیا تھے آئے فوج مخالفین نام ایسا پڑا کہ دشمنے زمین فوجوں کی آمد نہ رہی مگر عبود</p>	<p>۱۵۲ دیکھ جاو کہ جو نو دل تھے دھواں بھج ایک کو تھاکا ایک نو دل دودھ کی جھٹ پائیں کیا بیخود ان کی ضرورت جو ان ہی راہ داروں</p>	<p>۱۵۳ جس دل کے تیر و شان کاٹنے کو نکل خیار زمرگان کاٹنے کے نہ کہتوں تو زبان کاٹنے کے چاہا کہ ہر سب سے بھانٹنے کو</p>
<p>کیون ابن سعد مال کھلا بندہ دست کا چھوڑا یا علم یہ نشان ہے شکست کا</p>	<p>اولئین صفین جہاد میں فوج شریکی طاقت دکھائی دختر زہرا کے شریکی</p>	<p>گھیرا کی پھڑپھڑ میں نہ ڈرے از وہام میں لڑکوں نے لڑکے نام کیا روم شام میں</p>
<p>۱۵۴ غالب خدا کا خاص ہے حکم پر اب باغداد ابودن کی شہنشاہ پر ادبار ایسا پڑا دم و شام پر دیکھ کر ہی کاغذ و دروغ و فتنہ پر</p>	<p>۱۵۵ غریب کی شہر جو تھے تھک چکے گھوڑے ڈھاکے پھرتے تھک چکے چلے جاکے تھک چکے چلایا تھک چکے چلے جاکے تھک چکے چلایا تھک چکے</p>	<p>۱۵۶ جس دور میں وہاں دیکھا رہا تھا دال اور پھرتے تھک چکے رہا تھا ہاتھ پیچھا کرتے تھک چکے رہا تھا سب سے بے بس تھک چکے رہا تھا</p>
<p>اب کیا ہوا ان بان تو سب فوج کھو چکی جب دلیا علم تو ظفر انکی ہو چکی</p>	<p>بس غول پر پھپھکے شیر و تکی نشان تلو تو جوان لیٹ گئی اک اک نشانے</p>	<p>تقدیر پھر دیکھ کر اظلم میں لے گئی موت اُکھو ہاتھوں ہاتھ ہنرمیں لے گئی</p>
<p>۱۵۷ گردن جھکا کر نہ کیا تھک چکا زردا و سر کھانہ جو تھک چکا دلال تھک چکا تھک چکا تھک چکا حیدر تھک چکا تھک چکا تھک چکا</p>	<p>۱۵۸ اک داریس وقت پکھا دیا دھوا پیچھے تمام اس اندیا یاد دھوا جو تھک چکا تھک چکا تھک چکا تھک چکا تھک چکا تھک چکا تھک چکا</p>	<p>۱۵۹ جو تھک چکا تھک چکا تھک چکا دم تھک چکا تھک چکا تھک چکا کٹ کر حلقہ از دہ جال تھک چکا کٹ کر حلقہ از دہ جال تھک چکا</p>
<p>ماہوں کے ساتھ: ریسے قاتوئیں سر کھے بچے نہ تھے یہ دھڑلے میں شہر تھے</p>	<p>اک چوٹ کھا کے ہٹ گیا جو کینہ جو تھکا دھڑلے میں نہ ایک تھکا ان دو دھڑلے</p>	<p>چلے بھی روکے ہوئے مضمون ہو گئے حلقے کماں کسب نظری تو ن ہو گئے</p>

سہ

<p>۱۹۱ میں نے جان بوجھ کر اپنے لیے کھانا کھا دیا ہے اور یہ صبر کناوی اس کی کیا شہادت ہے</p>	<p>۱۹۲ پیارے بھائی! میں نے اس کی مثال میں جان بوجھ کر اپنے لیے کھانا کھا دیا ہے اور یہ صبر</p>	<p>۱۹۳ میں نے جان بوجھ کر اپنے لیے کھانا کھا دیا ہے اور یہ صبر کناوی اس کی کیا شہادت ہے</p>
<p>۱۹۴ میں نے جان بوجھ کر اپنے لیے کھانا کھا دیا ہے اور یہ صبر کناوی اس کی کیا شہادت ہے</p>	<p>۱۹۵ میں نے جان بوجھ کر اپنے لیے کھانا کھا دیا ہے اور یہ صبر کناوی اس کی کیا شہادت ہے</p>	<p>۱۹۶ میں نے جان بوجھ کر اپنے لیے کھانا کھا دیا ہے اور یہ صبر کناوی اس کی کیا شہادت ہے</p>
<p>۱۹۷ میں نے جان بوجھ کر اپنے لیے کھانا کھا دیا ہے اور یہ صبر کناوی اس کی کیا شہادت ہے</p>	<p>۱۹۸ میں نے جان بوجھ کر اپنے لیے کھانا کھا دیا ہے اور یہ صبر کناوی اس کی کیا شہادت ہے</p>	<p>۱۹۹ میں نے جان بوجھ کر اپنے لیے کھانا کھا دیا ہے اور یہ صبر کناوی اس کی کیا شہادت ہے</p>
<p>۲۰۰ میں نے جان بوجھ کر اپنے لیے کھانا کھا دیا ہے اور یہ صبر کناوی اس کی کیا شہادت ہے</p>	<p>۲۰۱ میں نے جان بوجھ کر اپنے لیے کھانا کھا دیا ہے اور یہ صبر کناوی اس کی کیا شہادت ہے</p>	<p>۲۰۲ میں نے جان بوجھ کر اپنے لیے کھانا کھا دیا ہے اور یہ صبر کناوی اس کی کیا شہادت ہے</p>
<p>۲۰۳ میں نے جان بوجھ کر اپنے لیے کھانا کھا دیا ہے اور یہ صبر کناوی اس کی کیا شہادت ہے</p>	<p>۲۰۴ میں نے جان بوجھ کر اپنے لیے کھانا کھا دیا ہے اور یہ صبر کناوی اس کی کیا شہادت ہے</p>	<p>۲۰۵ میں نے جان بوجھ کر اپنے لیے کھانا کھا دیا ہے اور یہ صبر کناوی اس کی کیا شہادت ہے</p>
<p>۲۰۶ میں نے جان بوجھ کر اپنے لیے کھانا کھا دیا ہے اور یہ صبر کناوی اس کی کیا شہادت ہے</p>	<p>۲۰۷ میں نے جان بوجھ کر اپنے لیے کھانا کھا دیا ہے اور یہ صبر کناوی اس کی کیا شہادت ہے</p>	<p>۲۰۸ میں نے جان بوجھ کر اپنے لیے کھانا کھا دیا ہے اور یہ صبر کناوی اس کی کیا شہادت ہے</p>

<p>۱۹۹ جلالہ زور کے حضرت صاحب جو نام مولیا شاہ مجبور حضرت پکارے باغیچے پر جہاں پر ابھی ار کیا دین پور</p>	<p>۲۰۰ کھڑا کہ بولے شاہ کہ بیچیا کیا بجائی کے گرد چھتی ہوں چن راہ کو کھر پڑنے لال سے ہوا نیشہ بر تاجہ جڑ کے زوئے کیا</p>	<p>۲۰۱ ابن علی کے روتے دارالکبر ماہوین چھون کو سبھا لکڑی سینو نیچا کے ظلم کے بجائے نیشہ جہاں گود کے پور کیا</p>
<p>۲۰۲ مان منتظر ہے پاک گریبان کے ہو کس منہ سے جاؤں خمیر میں لاشیائے</p>	<p>۲۰۳ پونگور و کے صبر کی دولت بھی کھو زینب شہر آب نہ روئیں توروں</p>	<p>۲۰۴ کیا جان دو کی منہ کمان تک بکا لو دودھ بختہ بکا و سرہ و خاکو</p>
<p>۲۰۵ لاکڑی کے رکھو گئی ان خود بخود جانبین اب ہستی صفت چھلکا کر لاکڑی حنین دوتے لاکڑیوں پر جہاں سے ہے بن گئے ہے</p>	<p>۲۰۶ شہزادہ کی رست کیان تا کر دن جو بنے دھواں بہانے کھینچا دیو جان جہاں سے ہے لال چور کے جان</p>	<p>۲۰۷ آتی ہوئی تیرا اٹھینا نیشہ لاشے کی دو ہاتھوں سے باجین چلاؤں آفرین سے صد آفرین مٹھو کی بند بجا جان</p>
<p>۲۰۸ دو خیر ایک بار کیجیے پس گئے اتے تھے تم سے ملنے کو ہر دم گل گئے</p>	<p>۲۰۹ میں بے زبان و خجود شیر مر گیا یہ شیر کیا لڈر گئے شیر مر گیا</p>	<p>۲۱۰ شوکت دکھاؤ ہاتھ کو قہر میں لکھو ماہوں کے آگے آؤ یہ تین سبھا لکھو</p>
<p>۲۱۱ جانب کے سو گز غریبان تیشہ مل کر شہرک دسافر نیچے لاشے لکے سانپ علی کو ب نہ چھپنے کے عزم شاہ جب</p>	<p>۲۱۲ مٹنے نہ بھی غضب ان کی جان تھے چھوڑے تھے جان باہر کے میں شہزادہ کی جان دکھادی میرے میں شہزادہ کی جان</p>	<p>۲۱۳ ان شہزادوں کو نہانہ چھپو برائے حسین کسی با چھپو داناں بن خاں تیرا نہ چھپو منہ بکا جھٹ ہوا نہ نہ چھپو</p>
<p>۲۱۴ ہلکے مگر نہ اشد تیرا لہر کی جانی کے اٹھکڑہ گرد پھرنے لگی اپنے بھائی کر</p>	<p>۲۱۵ وہ انکے نیچوئی چک زرم گاہ میں ہر بار کوندہ جاتی تھی بجلی نگاہ میں</p>	<p>۲۱۶ سہل آسکو ہی راہ جسے حق سواہ ہو پیدل ہو یا فقیر ہو یا بادشاہ ہو</p>

<p>۱۱۱۱ اے تاجران تہا کہ چہ چاہی اے کشتگان غلہ کہ چہ چاہی اے اسگان نسل کہ چہ چاہی اے اسگان ملک کہ چہ چاہی</p>	<p>۱۱۱۱ یو تا جو با یکدیگر کہ چہ چاہی نصرت کردت کہ چہ چاہی صاحب مین یو تا یکدیگر کہ چہ چاہی مین کہ چہ چاہی</p>	<p>۱۱۱۱ اے عینی یو تا یو تا کہ چہ چاہی قران یو تا یو تا کہ چہ چاہی یو تا یو تا یو تا یو تا کہ چہ چاہی اے عینی یو تا یو تا کہ چہ چاہی</p>
<p>کس دشت ہو لنگ مین سہی بساؤ گے کے کنگ سہی پھر کے مری گھر مین آؤ گے</p>	<p>نانا علی ہر اکا مرے سر کے تاج ہین رستہ سہی سخت اور یہ نازک مزاج ہین</p>	<p>یہ زخم مین کہ پو لو مین کپڑے بسے ہوئے جاگے تھے شہر کے سورہہ مین کہ کپڑے ہوئے</p>
<p>۱۱۱۱ سکس نظر نہ کوکھا اے عینی یو تا یو تا کہ چہ چاہی بان کہ چہ چاہی زردی اعلیٰ کی چاندی چہ چاہی یون ہوا کہ چہ چاہی</p>	<p>۱۱۱۱ سنگی اب دین مین جو ان کی چہ چاہی کیون صاحبو جیگا کہ چہ چاہی ساری کمانی کہ چہ چاہی کیون کہ چہ چاہی</p>	<p>۱۱۱۱ واری جیگا کہ چہ چاہی قران یو تا یو تا کہ چہ چاہی جیٹی یون کہ چہ چاہی قران یو تا یو تا کہ چہ چاہی</p>
<p>کیسے یہ ایکبار ہوئے انقلاب دو اب خاک مین پھینکے مرے آفتاب دو</p>	<p>بچوں مونی مین منہ کسی کو دکھاؤنگی اب دشت کر بلا سے وطن کو نہ جاؤنگی</p>	<p>کیا لطف گر چہپا کے منہ اپنا پلے گئے امان مل کر مین گی جو تنہا پلے گئے</p>
<p>۱۱۱۱ اے عینی یو تا یو تا کہ چہ چاہی اب کوں کہ چہ چاہی بجائی تھے کہ چہ چاہی آقا جی کہ چہ چاہی</p>	<p>۱۱۱۱ اے عینی یو تا یو تا کہ چہ چاہی ماون کہ چہ چاہی جاو جی کہ چہ چاہی اے عینی یو تا یو تا کہ چہ چاہی</p>	<p>۱۱۱۱ اے عینی یو تا یو تا کہ چہ چاہی ماون کہ چہ چاہی جاو جی کہ چہ چاہی اے عینی یو تا یو تا کہ چہ چاہی</p>
<p>سہے بہ مرتبہ جدا کاشے کر بلا سے میرے سعید کو نہی سہی مین جا سے</p>	<p>مین ان رہتی تری مین ان کی جہانیز اس کیسی مین دیکھئے قبر مین کمان مین</p>	<p>ہنس ہنس کے سب دلوں کی تمنا حال مین ہنس ہنس کے سب دلوں کی تمنا حال مین</p>

<p>۱۲۱ چون سرواوی بوی گلستان چون بوی باد ببار بوی گلستان دلست از ناله کی ساری گلستان نم کیست که جان باری گلستان</p>	<p>۱۲۲ چو اندھیری قبرین غم طبع نام سرا سے سوار و نیک طبع قبر و بچ سپی کے سوار و نیک طبع شب کو چھ چوٹ نہ دلو تو طبع</p>	<p>۱۲۳ رستہ بیت کشتن خبر دار کشتن چوٹے کا ہاتھ پورہ پورہ کشتن واری پادہ پاتے ہیں اس راہ کشتن یک کوک بکرہ دل جاو کشتن</p>
<p>۱۲۴ رستہ تو دور دست، تم غالی ہاتھ ہو منزل پر مان بھی پاؤں دبا کو ساتھ آواز بھی نہ پہونچگی تم لاکھ روڈ کے چو اندھیری قبرین کس طرح سوئے</p>	<p>۱۲۵ آواز بھی نہ پہونچگی تم لاکھ روڈ کے چو اندھیری قبرین کس طرح سوئے رستہ میں تلخ کرتے مانی حیات کو واری رہو گے کوئی منزل پر رانگو</p>	<p>۱۲۶ رستہ میں ہین وہ لوگ کہ جوت گیر کنا کہ ہم غلام جناب امیر ہین سب بچ بچھے فوج ہے اس مہ کی آئے ہیں ہم آگے سواری شاہ کی</p>
<p>۱۲۷ دین کر گئے مگر اسے سافو دین کر گئے مگر اسے سافو دی بکوان کی نہ خیل سے سافو پیلے بیل کے سفر سے سافو پان ڈھونڈنے کو بار کہہ سافو</p>	<p>۱۲۸ دین کر گئے مگر اسے سافو دین کر گئے مگر اسے سافو دی بکوان کی نہ خیل سے سافو پیلے بیل کے سفر سے سافو پان ڈھونڈنے کو بار کہہ سافو</p>	<p>۱۲۹ دین کر گئے مگر اسے سافو دین کر گئے مگر اسے سافو دی بکوان کی نہ خیل سے سافو پیلے بیل کے سفر سے سافو پان ڈھونڈنے کو بار کہہ سافو</p>
<p>۱۳۰ فرقت میں تلخ کرتے مانی حیات کو واری رہو گے کوئی منزل پر رانگو سب بچ بچھے فوج ہے اس مہ کی آئے ہیں ہم آگے سواری شاہ کی</p>	<p>۱۳۱ فرقت میں تلخ کرتے مانی حیات کو واری رہو گے کوئی منزل پر رانگو سب بچ بچھے فوج ہے اس مہ کی آئے ہیں ہم آگے سواری شاہ کی</p>	<p>۱۳۲ فرقت میں تلخ کرتے مانی حیات کو واری رہو گے کوئی منزل پر رانگو سب بچ بچھے فوج ہے اس مہ کی آئے ہیں ہم آگے سواری شاہ کی</p>
<p>۱۳۳ نصرت کو بکوانیں آؤ گھر کو بچھان چھوٹ کر نصرت میں تم کو نصرت کو بکوانیں آؤ گھر کو بچھان چھوٹ کر نصرت میں تم کو</p>	<p>۱۳۴ نصرت کو بکوانیں آؤ گھر کو بچھان چھوٹ کر نصرت میں تم کو نصرت کو بکوانیں آؤ گھر کو بچھان چھوٹ کر نصرت میں تم کو</p>	<p>۱۳۵ نصرت کو بکوانیں آؤ گھر کو بچھان چھوٹ کر نصرت میں تم کو نصرت کو بکوانیں آؤ گھر کو بچھان چھوٹ کر نصرت میں تم کو</p>
<p>۱۳۶ بیچین ہو گے تم جو نہ مان ساتھ جاگی پنکھا جلونگی میں جو نہ اگر م آسگی حیدر بھی شب کو خوف لہر نہ سوئے جب ذکر قبر ہوتا تھا بابا بھی روتے تھے</p>	<p>۱۳۷ بیچین ہو گے تم جو نہ مان ساتھ جاگی پنکھا جلونگی میں جو نہ اگر م آسگی حیدر بھی شب کو خوف لہر نہ سوئے جب ذکر قبر ہوتا تھا بابا بھی روتے تھے</p>	<p>۱۳۸ بیچین ہو گے تم جو نہ مان ساتھ جاگی پنکھا جلونگی میں جو نہ اگر م آسگی حیدر بھی شب کو خوف لہر نہ سوئے جب ذکر قبر ہوتا تھا بابا بھی روتے تھے</p>

تاریخ سب کی یاد دہانی
نہایت کی چھٹی سہ ماہی
نہایت کی چھٹی سہ ماہی
نہایت کی چھٹی سہ ماہی

ہم سر میں غلبے تشریف لائیں
لوقا طبع نواسے کے پرست کو لائیں

تاریخ خوش نام بن
نہایت کی چھٹی سہ ماہی
نہایت کی چھٹی سہ ماہی
نہایت کی چھٹی سہ ماہی

نامی کوئی بغیر مشقت نہیں ہوا
تلو بار جب عقیق کلمات ٹلین ہوا

سلام سر جلال رکھے
نہایت کی چھٹی سہ ماہی
نہایت کی چھٹی سہ ماہی
نہایت کی چھٹی سہ ماہی

تاریخ سب کی یاد دہانی
نہایت کی چھٹی سہ ماہی
نہایت کی چھٹی سہ ماہی
نہایت کی چھٹی سہ ماہی

دار دنیا سے ہم سطر کے ہزار آئے
نہایت کی چھٹی سہ ماہی

اسطوت کوئی ادھر کا نہ خبر آئے
نہایت کی چھٹی سہ ماہی

نہایت کی چھٹی سہ ماہی
نہایت کی چھٹی سہ ماہی
نہایت کی چھٹی سہ ماہی
نہایت کی چھٹی سہ ماہی

نہایت کی چھٹی سہ ماہی
نہایت کی چھٹی سہ ماہی
نہایت کی چھٹی سہ ماہی
نہایت کی چھٹی سہ ماہی

تاریخ سب کی یاد دہانی
نہایت کی چھٹی سہ ماہی
نہایت کی چھٹی سہ ماہی
نہایت کی چھٹی سہ ماہی

نہایت کی چھٹی سہ ماہی
نہایت کی چھٹی سہ ماہی
نہایت کی چھٹی سہ ماہی
نہایت کی چھٹی سہ ماہی

نہایت کی چھٹی سہ ماہی
نہایت کی چھٹی سہ ماہی
نہایت کی چھٹی سہ ماہی
نہایت کی چھٹی سہ ماہی

نہایت کی چھٹی سہ ماہی
نہایت کی چھٹی سہ ماہی
نہایت کی چھٹی سہ ماہی
نہایت کی چھٹی سہ ماہی

نہایت کی چھٹی سہ ماہی
نہایت کی چھٹی سہ ماہی
نہایت کی چھٹی سہ ماہی
نہایت کی چھٹی سہ ماہی

<p>مستخرج بمان کو بان آج نہ بزم چلو کو کوس میں ہے دیکھا دیکھا مردم کرین زلفا آج قمار نظم میراثات بار نظم زلفا قمار نظم</p>	<p>دو لون کے ساتھ اپنے دوست تاجان جی برین دی ابرو گمیدہ صورت کیب مصطفیٰ دو لون کے ساتھ اپنے دوست</p>	<p>دو لون کے ساتھ اپنے دوست تاجان جی برین دی ابرو گمیدہ صورت کیب مصطفیٰ دو لون کے ساتھ اپنے دوست</p>
<p>امداد چاہتا ہوں حسن اور حسین کی مرد نظر سے آج مینا نیرین کی</p>	<p>پوچی شمیم زلفت تو پر یان پیر گلین سین راہ سے گذر گئے کلیدان حکمت</p>	<p>دو لون کا شمیم زلفت تیز تر تھے نودس برس کس میں جو انوس تیز تھے</p>
<p>کیا قاطعہ کو تن سے بیا بیا غلبہ مینی زیب عرش اعلا نیرین کی شمس وہ تو کون نیرین کی شمس وہ تو کون</p>	<p>نیرین کی شمس وہ تو کون نیرین کی شمس وہ تو کون نیرین کی شمس وہ تو کون نیرین کی شمس وہ تو کون</p>	<p>دو لون کو تن سے بیا بیا غلبہ مینی زیب عرش اعلا نیرین کی شمس وہ تو کون نیرین کی شمس وہ تو کون</p>
<p>ہر دل کو تھے مرز فدا سکی جان تھی یوسف کا حسن تھا تو مجھ کی شاکو</p>	<p>مارے گئے پچھڑ کے شہر ذوالفقار بیجان ہو زودہ سم سے نہ خواہ</p>	<p>تھامس در د کو رنگ وہ تو قیرانی تھی میراث سب بزرگوں کی حصہ میں آئی تھی</p>
<p>بست ہی روت و فدا دہی احسان ہی جاویں عظمیٰ شاہی خلق محمدی ہی حیت دی کرم ہی جو د خدا دی</p>	<p>ابن علی تھے مکی شمس نیرین کی شمس وہ تو کون نیرین کی شمس وہ تو کون نیرین کی شمس وہ تو کون</p>	<p>نیرین کی شمس وہ تو کون نیرین کی شمس وہ تو کون نیرین کی شمس وہ تو کون نیرین کی شمس وہ تو کون</p>
<p>کیون دل نہو تار علی و تہول کے دو نو ہر قدم بقدم تھے رمول کے</p>	<p>نیرین کی شمس وہ تو کون نیرین کی شمس وہ تو کون نیرین کی شمس وہ تو کون نیرین کی شمس وہ تو کون</p>	<p>نیرین کی شمس وہ تو کون نیرین کی شمس وہ تو کون نیرین کی شمس وہ تو کون نیرین کی شمس وہ تو کون</p>

<p>۱۱۱ کتنے تیرے پیار کر کے اٹھائے ہیں تیرے پیار میں تو ہمارے دلوں پر اکبر کو اپنی جان تکھنیں ہیں وہ اگر نہ ہو تو دودھ لے رہا ہو سر پر چادر</p>	<p>۱۱۲ لے لے بیچ کر دیکھ کر سہ پہر ہے ہر اس میں تو دل خفا کتنی عشق میں یہ کمانی وہ شکار یہ بھی جو بس جیادے اس کے</p>	<p>۱۱۳ بجلیوں کو تو چمکانی تھی بار بار مغذیہاں تھے کھانی تھی بار بار راکون کو کھلنے بھی راہی تھی بار بار پنچہ خا بار بار کھانی تھی بار بار</p>
<p>بے فرقہ کیا ہے یزدا کے ولی کو بہو پوتے یہ ہیں تو تم بھی نواسے علی کے بہو</p>	<p>سہرے جڑھین تو جھین دکھوں بدل ملین چولین چھلین یگل تو ریاضت کے پھل ملین</p>	<p>شہر در تھے جو نازہ جوان وہ بھی زرقہ انہر زہر ہو کون کہ شیر وں کے شیر تھے</p>
<p>۱۱۴ قانونیہ علیا کے کہتے تھے وہ بھی تب تاب دین کی جو زور و پوری آقا سے اور غلام کی ذکر مہر سی سینجی بنی قدسین علی بنی جبرائی</p>	<p>۱۱۵ کتنے تھے ہاتھ جوڑ کے زینت کے نام راکون بن جانین سلامت میں نام ہم کہتے ہیں یہاں یہ رعب و نام کے کہتے ہیں ہر اجائے اس طاعت</p>	<p>۱۱۶ خادم فرس سجود تھے تھے مگر وہ فرس تھے تھے تھے شکوت سوار بونی دھاتے تھے تھے وہ ربابین تھے تھے تھے تھے</p>
<p>جلوی ہیں ان کے رنجہ محمد کی شان کے بھٹا تو شانہ او سے ہیں دو نو بھان کے</p>	<p>حضرت التفات پہ دل شاد شاد کیونکر نہ پرورش ہو کہ ہم خانہ زاد ہیں</p>	<p>جھکتے تھے جب حضور کی تسلیم کے لیے سارے مہامب اٹھتے تھے تعظیم کے لیے</p>
<p>۱۱۷ دربار جو تھے تھے گھنٹے فونال انہ سے عزت کے تھے تھے تھے کہتے تھے شاد بونیت بہ بونیت خانہ خراس سے سو بہ خانہ کمال</p>	<p>۱۱۸ کتنے تھے کی ہیں یا انہ امان تھے تھے تھے تھے پیارے تھے تھے تھے تھے بے جانے تھے تھے تھے تھے</p>	<p>۱۱۹ تھو کو کہتے تھے تھے تھے تھے کے تھے تھے تھے تھے تھے کیا صاحب تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے</p>
<p>یونیکس طرح چاہتے ہیں ناز اٹھا ہیں آقا یوں غلاموں کی عزت برہا ہیں</p>	<p>دنیا ہو اور شیر رسول انام ہو ہے تو کتنی ہیں کہ تم ان کے غلام ہو</p>	<p>زیبا ہے کہ حسینؑ خدا اپنے جان کر کر زیب کے سالیہ میں انھیں خالق جنوں کر</p>

<p>۱۹ واری بنیاد آقا خانہ ندست کا جی رہا امین و رفقا حاضر با کرو کہ بہت ہے بدکار وقت آئین صدقین باورین</p>	<p>۲۰ دیکھو قمار حضرت عباس چھوڑا حسین کو جب چھپے غزوت میں لڑن کے اندر نقش قدم اب کا جو رہا ہوا</p>	<p>۲۱ کیون داری جی کشتی کو لایا رہا جو کشتی کے سبب باوقار کسی کو تیری سبط پیغمبر ادا کرو سکھو تیرے سونے سے اپنے کار</p>
<p>۲۲ غزایا مجھ کو جو محبت وہ کرتے ہیں مردان باوقا انھیں باتو بہتر ہیں</p>	<p>۲۳ کیا فیض محبت شد عالی مقام ہے حیدر کی طرح سارے زمانے میں ہے</p>	<p>۲۴ ظاہر ہو کچھ تو فکر میں کیوں رات دن ہوں تبلا و صاف صاف تو میں مطمئن رہوں</p>
<p>۲۵ زیارتین جان الہی سرور نیچو گئے کرتے ہیں سنیہ چوری میرے کئے ہیں بھرتیوں باغیہ چوری پہنچے قدم بنائے ندین ناموری</p>	<p>۲۶ بین جانی ہوں تم الہی چنیام تھکے دبے تجھ کو بھی دھم ہو جا دھم تے کچھ ایسا بنو کام اب جو کعبہ جانے ہیں قلعہ بام</p>	<p>۲۷ مرد و نو شیریں گئے شیر کا شکار دادا قمار کی گئے تھے جو ازادار اکٹ انھیں کی اتھ تھامیں کلندار بازو تو تھوڑا اور طبعاً اون واقار</p>
<p>۲۸ جرات ضرور چاہیے شیر و نلے واسطو مرنا تو زندگی ہے دلیر و نلے واسطو</p>	<p>۲۹ کیا جاڑ گیا ہوا لاکھوں بن دشمن بہانہ میں کیا کمون کہ جان نہیں مری جانین</p>	<p>۳۰ لعل دگر کے سایہ طوبی میں گھرے پیار و تمھارے جد کو زبرد کے پرے</p>
<p>۳۱ سوانت کام تے ہیں آقا خانہ بابو نیچیل جاتے ہیں آقا خانہ بجڑ بھڑ کر نہ کھاتے ہیں آقا خانہ سیر و شوکر لگے ہیں آقا خانہ</p>	<p>۳۲ کون سے بھلی کھلے نظر تو میں باج تو تین بیچ فاطمہ زہرا کا بوجھ گوں میں ہر گز نہیں خفا کار بشار بجڑ بھڑ کر لگے ہیں آقا خانہ</p>	<p>۳۳ ہاں کی جوت علم کے ہے سب رہیہ خیلے سانسے شہر پر جا حکیم جو فتح علم کے ہے سب جب کا سوار دار و دار الہی</p>
<p>۳۴ دکھلاتے ہیں وفا کا چلن ہر مقام پر جیتے ہیں آبرو پر تو مرتے ہیں نام پر</p>	<p>۳۵ کینہ ہے خاندان شہ شہر قلیں سے دیکھوں سلوک کے تو ہیں کیا جیلین سے</p>	<p>۳۶ ایسے لڑے کہ شاد و مہول زمین ہو تیرہ برس کی عمر میں جبر شکر ہو</p>

<p>۱۳۱ اسے نہ گئے خجائے نام و نسب بجلی سے جاپن میں سے صلیب اریہ بہل جی کاٹ جاگو ایک ایک سے بہل جی کاٹ جاگو ایک ایک سے</p>	<p>۱۳۲ فرز اس جی کو جو چوہاں کہو کہ کون کہو چوہاں کھاو گے یہ خجائے نام و نسب کھاو گے یہ خجائے نام و نسب</p>	<p>۱۳۳ دشمن جو جنگ میں جی کاٹ کہو کہ کون کہو چوہاں کھاو گے یہ خجائے نام و نسب کھاو گے یہ خجائے نام و نسب</p>
<p>۱۳۴ بجلی سے جاپن میں سے صلیب اریہ بہل جی کاٹ جاگو ایک ایک سے بہل جی کاٹ جاگو ایک ایک سے</p>	<p>۱۳۵ نھوڑے مگر چوہاں کی جانی کو دیکھو بجائی نے مسکرا دیا بجائی کو دیکھو بجائی نے مسکرا دیا بجائی کو دیکھو</p>	<p>۱۳۶ جاری ہوئے نام ہے شیر لہ کا اب دم کو تو بن میں ہرے ہیں چمکیا کا اب دم کو تو بن میں ہرے ہیں چمکیا کا</p>
<p>۱۳۷ بجلی سے جاپن میں سے صلیب اریہ بہل جی کاٹ جاگو ایک ایک سے بہل جی کاٹ جاگو ایک ایک سے</p>	<p>۱۳۸ بجلی سے جاپن میں سے صلیب اریہ بہل جی کاٹ جاگو ایک ایک سے بہل جی کاٹ جاگو ایک ایک سے</p>	<p>۱۳۹ بجلی سے جاپن میں سے صلیب اریہ بہل جی کاٹ جاگو ایک ایک سے بہل جی کاٹ جاگو ایک ایک سے</p>
<p>۱۴۰ باقی رکھیں نشان نہ کسی بدنام کا سر کاٹ لائیں تیغ سے ابن زیاد کا سر کاٹ لائیں تیغ سے ابن زیاد کا</p>	<p>۱۴۱ نوجوان کو کیا دریکے کہ شیر و غریب تلوار بن کھا کر مے میں ہم وہ دیکھیں تلوار بن کھا کر مے میں ہم وہ دیکھیں</p>	<p>۱۴۲ لوہے کے پٹ کو توڑ لیا جلد اس طرح آئینہ ہاتھ میں کوئی لیتا ہے جھڑپ آئینہ ہاتھ میں کوئی لیتا ہے جھڑپ</p>
<p>۱۴۳ سورج کا ہم خدا ہیں ام غیور سورج کا ہم خدا ہیں ام غیور سورج کا ہم خدا ہیں ام غیور</p>	<p>۱۴۴ سورج کا ہم خدا ہیں ام غیور سورج کا ہم خدا ہیں ام غیور سورج کا ہم خدا ہیں ام غیور</p>	<p>۱۴۵ سورج کا ہم خدا ہیں ام غیور سورج کا ہم خدا ہیں ام غیور سورج کا ہم خدا ہیں ام غیور</p>
<p>۱۴۶ نکاح سے یہ کہ جنگ میدان سے ہم ہیں سر کاٹ ڈالیں جو بھیجے قدم میں سر کاٹ ڈالیں جو بھیجے قدم میں</p>	<p>۱۴۷ نکاح سے یہ کہ جنگ میدان سے ہم ہیں سر کاٹ ڈالیں جو بھیجے قدم میں سر کاٹ ڈالیں جو بھیجے قدم میں</p>	<p>۱۴۸ نکاح سے یہ کہ جنگ میدان سے ہم ہیں سر کاٹ ڈالیں جو بھیجے قدم میں سر کاٹ ڈالیں جو بھیجے قدم میں</p>

ازہر سب کے عزیز و دشمن ارعابین تشوہام

<p>۳۱ اے ان نواز غنیمت سے کہ چین غلامان اگر تیرا ہم کو دنیا اس تیرا تہم بقدر انجوسے ہیں سے خود بھی ہیں پچھلے اسکرین</p>	<p>۳۲ کی عرض شاہ کوئی باری بالاک اب بند ہوئے کچھ قوسنی غلام تجربہ جی رفیقوں کے پہلے ہوا نام سینہ پہ چربی جلد ہو چکا جان نام</p>	<p>۳۳ اسرار کے کچھ دوندہ و فکھ ایک ایک تیل سے مسکے کھف بازر کی نیر جی گھٹن ایک بار تے حرم بیوں کی غیبت ناز و بار</p>
<p>۳۴ سکرین نہ پھر گلہ کے جہان پاؤں گاڑیں دشمن ملائے آنکھ تو چہرہ بگاڑ دین</p>	<p>۳۵ روشن کریں بزرگوں کے نام و نشان حسرت میں ہیں ہے یہی امان جان کو</p>	<p>۳۶ ایک شور تھا کہ بیٹوں سو مادر پھر لگی اڑی تھی مائلہ کو کھ بھی ہوا اڑی لگی</p>
<p>۳۷ یکے تھوڑے لگے دونوں جان یکے بلاتین گئی رہیں غین یکے بلاتین کون ہوا بکھر سب غین تھوڑے کون ہوا بکھر سب غین</p>	<p>۳۸ حکمران کا عدول ہوا یا نشین بختیگی دو دم پر ہیں آپس میں سنا زور دیکھیں ہم دونوں بزم یہ فوج میں پھر کیت خون بزم</p>	<p>۳۹ دو ایک نمایاں کرانہ و غین دو ایک غین بھی زب و غین کہتے ہیں دونوں پاؤں دو دم غین بختیگی کے کاغذ نے پسیر کو غین</p>
<p>۴۰ مارو گے پیچھے پر دم و شام کو مان صدقے یاد رکھو مگر اس کلام کو</p>	<p>۴۱ واقعہ بند گاہ سے اصلا نہیں کبھی لاشوں کو لوٹتے ہوئے دیکھا نہیں کبھی</p>	<p>۴۲ خوشنود فاطمہ ہون دہ کام کر گئے چھوٹے تھے پر ہمالین بڑے نام کر گئے</p>
<p>۴۳ جب رو قتل ضربی ہو چکا کار مشکم کے لاؤں تو کیا غم کار کہ کیا بات دینی وہ حیدر و خدا عزم ہے کہ بلاتین ہوا انکار</p>	<p>۴۴ دو تو کو پار کر کے پیچھے نہ گیا دو تو کو اب بیلہ کی بجائی گیا باسوئے تن کی جان ہو کر دو غم کار کیونکہ کرون کلجے ہے اچھے نہ گیا</p>	<p>۴۵ وہاں ہیں ہون پس تو سب کی ہوا کار سخت دلاوری کے شاہ پناہ کار کہنے سے سرخ و ہون اور زور کار کیونکہ ہوا ہو چکا کیا ہوا کار</p>
<p>۴۶ زنیب کے دونوں بیٹوں کی تیر بدل گئی ہم پہلے مرنے جائیگے اسپر محل گئی</p>	<p>۴۷ شیر ہجر قلب پر کھائی نہ جائیگی دولت ہنس کی مجھے لٹائی نہ جائیگی</p>	<p>۴۸ انکھیں تو ہیں سمجھ ابھی گو اس قدر نہیں رہنیں کینست و خون ہوا انھیں کچھ نہیں</p>

۱۰۱
دو جانی کے منتظر بن جائے
کیا کہ بار سے جاوے وہ بھڑک جائے
خاک تر لاشہ کی طرح سا بن جائے
کیا کہ بعد جانے مرے کو دور جانے

دانتیہ وہاں ہے جو اتبک و خانہ کی
دولوں کے ایک وعدہ پر اپنے دفانہ کی

۱۰۲
دار کی آبرو کا بھی تاب نہ آتا
مٹی ہونے پر وہ کھل کر بیچا کرتی
کیا کہ وہ حصار و تحفظ کی جان
چاہے عزت کے لئے جان کی قربانی

مظلوم آج سبط نبی سا کوئی نہیں
سچ ہے بڑی گھڑی میں کیا کوئی نہیں

۱۰۳
نہیں نجات کے لئے طلب
کیا کہ جو کچھ کہہ لیا ہے
نصیب میں اس کی طرف سے
بہت بڑی چیزیں ہیں جو کچھ کہہ لیا ہے

نالہ کر گی روح جو میت پر آئے
سیر اجازہ اگر مرد و مٹا لے

۱۰۴
نصف کو چھوڑ دیکھ کر بول دے
جا کر بولنا تو لا علی کلمہ کہ میرا
آئے ہیں عذر تو یہ کہنا میرا
اسم میں ہیں جو بھی اللہ تعالیٰ

حال انکا دیکھ کر اگر جائے گا آپ
کچھ لو پھنسا ہے سنے پہلے آگیا آپ

۱۰۵
ایک سیر میں جو درخت کی تاب
دیکھ کر ہی ہے خاک نسبت بول رہا
خارجہ سات چہرہ کی تاب
کھلے ہو چھوڑ کر ہے جو خاک کی تاب

کیا اور کوئی تازہ ہوا غم حضور کو
پاتا ہوں مضطرب بہت اس دم حضور کو

۱۰۶
نہیں نجات کے لئے طلب
کیا کہ جو کچھ کہہ لیا ہے
نصیب میں اس کی طرف سے
بہت بڑی چیزیں ہیں جو کچھ کہہ لیا ہے

باقی جو کچھ ہیں اُنکے بھی جینے سے ہیں
اب کون کون سبط محمد کے پاس

۱۰۷
اکبر نے زمین کی پیچھے چھوڑ دی
پوچھ کر کیا ہے ایک سو پچاس
خاک میں ہیں اور حضرت علیؓ
سے بہت غلام جو دوا کیجے

ہیں چاک استیون کریا شک پر گھوڑ
سینہ سپرین عول و محار پر ہو

۱۰۸
دار کی آبرو کا بھی تاب نہ آتا
مٹی ہونے پر وہ کھل کر بیچا کرتی
کیا کہ وہ حصار و تحفظ کی جان
چاہے عزت کے لئے جان کی قربانی

اس معرکہ میں خوب خوش میرا دل کیا
نہرا سے بھی علیؓ سے بھی محو دل کیا

۱۰۹
نہیں نجات کے لئے طلب
کیا کہ جو کچھ کہہ لیا ہے
نصیب میں اس کی طرف سے
بہت بڑی چیزیں ہیں جو کچھ کہہ لیا ہے

حضرت اُنکو منع کیا تھا تم حام کے
تو بارگاہ کے ہیں قدم پر نام کے

<p>۵۵ جس نے جہنم کی آگ میں نہ جلا نہ جلا نہ جلا نہ جلا نہ جلا نہ جلا نہ جلا نہ جلا نہ جلا نہ جلا نہ جلا نہ جلا نہ جلا</p>	<p>۵۶ میں کو جب جہنم کی آگ میں نہ جلا نہ جلا نہ جلا نہ جلا نہ جلا نہ جلا نہ جلا نہ جلا نہ جلا نہ جلا نہ جلا نہ جلا نہ جلا</p>	<p>۵۷ میں کو جب جہنم کی آگ میں نہ جلا نہ جلا نہ جلا نہ جلا نہ جلا نہ جلا نہ جلا نہ جلا نہ جلا نہ جلا نہ جلا نہ جلا نہ جلا</p>
<p>۵۸ میں کیا کہوں جو کچھ اچھین سو دھال دیوڑھی سو دیکھیں آپ کہ کیا کمال کمال کمال کمال کمال کمال کمال کمال کمال کمال کمال</p>	<p>۵۹ کیونکر سپاہ شام سے جنگ بدل کریں اب آپ ہی تلامو کی شکل کو ملکوں ملکوں ملکوں ملکوں ملکوں ملکوں ملکوں ملکوں ملکوں</p>	<p>۶۰ میں کیا کہوں جو کچھ اچھین سو دھال دیوڑھی سو دیکھیں آپ کہ کیا کمال کمال کمال کمال کمال کمال کمال کمال کمال کمال کمال</p>
<p>۶۱ میں کو جب جہنم کی آگ میں نہ جلا نہ جلا نہ جلا نہ جلا نہ جلا نہ جلا نہ جلا نہ جلا نہ جلا نہ جلا نہ جلا نہ جلا نہ جلا</p>	<p>۶۲ میں کو جب جہنم کی آگ میں نہ جلا نہ جلا نہ جلا نہ جلا نہ جلا نہ جلا نہ جلا نہ جلا نہ جلا نہ جلا نہ جلا نہ جلا نہ جلا</p>	<p>۶۳ میں کو جب جہنم کی آگ میں نہ جلا نہ جلا نہ جلا نہ جلا نہ جلا نہ جلا نہ جلا نہ جلا نہ جلا نہ جلا نہ جلا نہ جلا نہ جلا</p>
<p>۶۴ وقفہ غلام زاد دنی رخصت میں اب ہو جائیں وہ خفا کہیں ایسا غضب غضب غضب غضب غضب غضب غضب غضب غضب غضب غضب</p>	<p>۶۵ فدیر ہون نون بادشہ مشرقین کے بھجوا دو رنیں گرد بھر کر خشتین کے خشتین خشتین خشتین خشتین خشتین خشتین خشتین خشتین</p>	<p>۶۶ دیکھا کہ لال دشت شیر الہ کو رو تے ہیں سر دہر ہو سے قدرونہ شاہ شاہ شاہ شاہ شاہ شاہ شاہ شاہ شاہ شاہ شاہ</p>
<p>۶۷ میں کو جب جہنم کی آگ میں نہ جلا نہ جلا نہ جلا نہ جلا نہ جلا نہ جلا نہ جلا نہ جلا نہ جلا نہ جلا نہ جلا نہ جلا نہ جلا</p>	<p>۶۸ میں کو جب جہنم کی آگ میں نہ جلا نہ جلا نہ جلا نہ جلا نہ جلا نہ جلا نہ جلا نہ جلا نہ جلا نہ جلا نہ جلا نہ جلا نہ جلا</p>	<p>۶۹ میں کو جب جہنم کی آگ میں نہ جلا نہ جلا نہ جلا نہ جلا نہ جلا نہ جلا نہ جلا نہ جلا نہ جلا نہ جلا نہ جلا نہ جلا نہ جلا</p>
<p>۷۰ جلدی فدا ہوں بادشہ خوشحال پر سررم کیجیے فریون کے حال پر حال پر حال پر حال پر حال حال پر حال پر حال پر حال</p>	<p>۷۱ حسرت یہ کہ ہمارے دل نامراد کو بھائی کی لاش اٹھا کر وہ جائیں جہاد کو جہاد جہاد جہاد جہاد جہاد جہاد جہاد جہاد جہاد جہاد</p>	<p>۷۲ دڑے عتاب آئے نہ بنت بھول کا بس اب نہ دیکھی ہمیں صدق رسول کا رسول رسول رسول رسول رسول رسول رسول رسول رسول رسول</p>

<p>۱۰۰ دل خاں شہین کچھ تیار دار علی کچھ تیار دار علی کچھ تیار دار علی کچھ تیار دار علی</p>	<p>۱۰۱ روئے گئے کیلئے جو دہ غبت روئے گئے کیلئے جو دہ غبت روئے گئے کیلئے جو دہ غبت روئے گئے کیلئے جو دہ غبت</p>	<p>۱۰۲ جلد بان بچے جانیں خدا کو جلد بان بچے جانیں خدا کو جلد بان بچے جانیں خدا کو جلد بان بچے جانیں خدا کو</p>
<p>۱۰۳ دم سے انھیں کو خلق میں لطف جیا اسکی تو عمر بھر کی یہی کائنات ہے</p>	<p>۱۰۴ تو دس برس کے تھے شہادت دا تو گھر میں جاو آخری رخصت کے</p>	<p>۱۰۵ راضی ہوں کچھ لال نہیں کچھ خفا نہیں کڑھو نہ تم خدا کی قسم میں خفا نہیں</p>
<p>۱۰۶ کرتے عرض کی کہ شہادہ کا بیکری بیکری بیکری بیکری</p>	<p>۱۰۷ بنا لو دو دو مان کہ وہاں کوئی دریں میں ہے نصیب نہیں</p>	<p>۱۰۸ نصیب کو تو نصیب نصیب نصیب نصیب کو تو نصیب نصیب نصیب</p>
<p>۱۰۹ کشتی میں ہزار بھجی کب مانتی ہوں اگر لے کر ہی چھپاتے ہیں مانتی ہوں</p>	<p>۱۱۰ ہمشیر آگے ہیں نواسی مٹی کی ہیں نور بخشہ نگہ دو دھ کہ مٹی مٹی کی ہیں</p>	<p>۱۱۱ حکون سو بار بار قیامت بپا کرو دیکھا ہو دم و شام میں ایسی دعا کرو</p>
<p>۱۱۲ کشتی میں ہزار بھجی کب مانتی ہوں اگر لے کر ہی چھپاتے ہیں مانتی ہوں</p>	<p>۱۱۳ یکلے شاہ کے اور نصیب وہ نہ کہیں گھوڑے پچھ کے ہاتھوں میں نہ کہیں</p>	<p>۱۱۴ خیر نصیب الٹ دو صف کا زکو مارو جھپٹ جھپٹ کی ہر ایک بجا کو</p>
<p>۱۱۵ اسے میں دیر ہی وہ خفا ہے سب نہیں بختشن درد بھی تو کچھ اسکا عجب نہیں</p>	<p>۱۱۶ یون جا پڑی فرس سپہ بد ماغ میں طاؤس اڑ کے جاتا ہے جھج جھج</p>	<p>۱۱۷ حشر کے جو عدد ہیں بل اُنکے کا درد شہ کے قدم پر شکر کا سر لاکے ال دو</p>

سہارا ان جملہ پڑوسیوں کا

<p>۴۴۴ بیونچ زور سے توننا کاکیم خیم ہوئے کو کو کر سوزنا خیم ہوئے کو کو کر سوزنا خیم ہوئے کو کو کر سوزنا</p>	<p>۴۴۴ جلال رومی نیاں کیم نیشل جگ سراجا کاکیم نیشل جگ سراجا کاکیم نیشل جگ سراجا کاکیم</p>	<p>۴۴۴ اس پندھی جی جی جان کیم نیشل جگ سراجا کاکیم نیشل جگ سراجا کاکیم نیشل جگ سراجا کاکیم</p>
<p>۴۴۴ پیا سے چلے ہین پہلے پہل زرد گاہین عزت ابرو سے مرین اوسکی راہین</p>	<p>۴۴۴ غل ہو یہ بزم خسرو انبسم نپاہین دو چاند پھر رہے ہین برابر نگاہین</p>	<p>۴۴۴ کھنچ جائے شکل تیر شب بستان کھنچے خامے سے کھنچے یہ کیانی کمان کھنچے</p>
<p>۴۴۴ یکے کہ بکھو ادا کر دی ہے نیشل جگ سراجا کاکیم نیشل جگ سراجا کاکیم نیشل جگ سراجا کاکیم</p>	<p>۴۴۴ کس پر نکل قد حور کیم گر با گل نوا ہو کیم نیشل جگ سراجا کاکیم نیشل جگ سراجا کاکیم</p>	<p>۴۴۴ پہنچاؤن در وقت ابرو کیم چم خرم کو جگے جگے جگے کیم نیشل جگ سراجا کاکیم نیشل جگ سراجا کاکیم</p>
<p>۴۴۴ نکلی شمیم عطر ہو اکین بدل گئین جلو دھکا کے دور سے پران کھنچن</p>	<p>۴۴۴ غم سے جگر کباب دل درد مند ہے ہر دم صدائے نالہ کو کو بلسند ہے</p>	<p>۴۴۴ تیزی زبان کو چاہیے اسکی صفائین لازم ہے ذوالفقار کا پانی دوا دین</p>
<p>۴۴۴ ہوئی ہون کے ہوئے ہوئے جال خاویس سون ہوئے ہوئے جال چلاک تیز دروہ ہوئے ہوئے جال روشن گزین ہوئے ہوئے جال</p>	<p>۴۴۴ کیا بلوہ گرہ نعل ہوئے ہوئے جال کھلا رہی شام سے ہوئے ہوئے جال پانی کے کسین ہوئے ہوئے جال پانی کے کسین ہوئے ہوئے جال</p>	<p>۴۴۴ مکان سر سبز ہوئے ہوئے جال کندر چلے آئے دھنچا ہوئے ہوئے جال نیشل جگ سراجا کاکیم نیشل جگ سراجا کاکیم</p>
<p>۴۴۴ غل تھا یہ اس طار دشت ستیز ہے خود برق کہہ ہی تھی کہ مجھ ہی تیز ہے</p>	<p>۴۴۴ چین چین کو دیکھ کے اُس خوش صفا کہتے ہین خضر نر ہے اب حیات کی</p>	<p>۴۴۴ ہنگام جنگ کچھ کے اُنکے جمال کو رد کے ہو کر چشم بھی تلی کی دھال کو</p>

<p>۱۹۹ بند و بستم کی چوڑی صاف تھی اک نور علیہ سر کے جیسے جیسے بند سے کہو بال تو تو دل کے کتنی پہنچا رہی تھی تار کی کھوپڑی</p>	<p>۲۰۰ کجا قاتل جھگڑا دیکھا کڑا خوش قد و سن سے دیکھو چوڑی عاشق کو جسے پہنچتی کمال شیشا دوزخ میں خلیان اعتدال</p>	<p>۲۰۱ کچھ توڑ دیکھی ہوں گے تو تو پہنچو گے میری جوت ابرو گردن کچھ جو اس شہسباز کی ہے اک دوزخ میں دوزخ بوجہ</p>
<p>تنبیہ نام مجھے دکھائی نہ جائیگی مردم ہو جو شے کبھی پانی نہ پائیگی</p>	<p>آزاد رہے اسی گل پیرن کا سرد یو یا علی نے جسکو یہ اوس چن کر</p>	<p>میدانین موج دامن باد صبا لگی ہاں بے نقاب ہوئیے بیشاک لگی</p>
<p>۲۰۲ تغافل غفلت ہم دونوں کچھ نہ پتہ ہے کچھ نہ پتہ پاؤں پاؤں، انھیں سون جوار کتنی ترسے ہوئے انھیں بار بار</p>	<p>۲۰۳ لیجئے زائیں کو کیوں بلو مدد کی پوری ایک سہل مجن مجھ سے کہو کہیں خالی سے کہو کہیں</p>	<p>۲۰۴ کچھ نہ پتہ ہے کچھ نہ پتہ کچھ نہ پتہ ہے کچھ نہ پتہ کچھ نہ پتہ ہے کچھ نہ پتہ کچھ نہ پتہ ہے کچھ نہ پتہ</p>
<p>بالیدہ ہے قلم بھی سرا پا کی شان پر پونجا ہے افتخار کا سر آسمان پر</p>	<p>تنبیہ اور اسکے بوا دل شین نہیں جو ہر دن ذوالفقار کے چین چین نہیں</p>	<p>برہم کی صفت کی صفت سپہ بدر لنگ رہ کرہ ہاتھ پڑتے ہیں ابرو کی تیغ پر</p>
<p>۲۰۵ کتنی ہی کہ صورت عالم کرے کیا در کہ غازی ہو اس کا نا اعلیٰ کو جھپٹے و قابل ہو نصیب پہنچے کہ و قابل ہو</p>	<p>۲۰۶ ابو کو دیکھ کر نظر آیا نہ ہوا دیکھا نہ تو تو گان کو دیکھا کوڑی گھر سے جاہ کو نہ دیکھا مورا زلف کا تو نہ دیکھا</p>	<p>۲۰۷ دیکھو کہ کچھ نہ پتہ ہے دیکھو کہ کچھ نہ پتہ ہے دیکھو کہ کچھ نہ پتہ ہے دیکھو کہ کچھ نہ پتہ ہے</p>
<p>پھیلنا ہے نور اس چن بے نشین صل علی کا غل ہو قلم کی صریر من</p>	<p>لیلیٰ ہوا سے عشق میں کسکو جنون نہیں جنون کا ذکر کیا رگ سنبل میں خون نہیں</p>	<p>گردش ہو قلم کی ہر دلیر کا ابو شکار کھلیو پھر ترہن شیر کا</p>

<p>۱۰۱ کھانہ صفت سبیل کی یاد عزیز خان کے گاہ قلم گاہ شہنا مکابو ہے انکی ملک اک تارم خطا چون دین بے شمار</p>	<p>۱۰۲ کیا تین آتش دوزخ کی یاد کوک بین بیکت صفائی بکلاک سکون انکی آفتاب کج بیکر سبب سبب تیرے دودھ دوزخ کی یاد</p>	<p>۱۰۳ کون کون کون کون کون کون اک دو جاب بین روشن قرین گلہ شکر کون کون کون کون گلہ شکر کون کون کون کون</p>
<p>۱۰۴ ہے موجود عایہ ہر اک عطر ساز کی ہوئے سلامتی تری زلف دراز کی</p>	<p>۱۰۵ دیکھیں وہ جو ہری جو دیار علی بن موتی مند میں ہو میں دان بے بین</p>	<p>۱۰۶ کیونکر کون کہ تیغ ہے نہان خلافت پھلی دکھاری ہر یک آب حیات</p>
<p>۱۰۷ کجا آئینہ کار سے غبار خود آئینہ کیا ہے کجا آئینہ بتا کر کس سے آئینہ کا ہے روشن آئینہ</p>	<p>۱۰۸ کجا دیندیب از خان کجا کجا کجا کجا کجا کجا کجا پایا پر غفلت زیانے کجا کجا کجا کجا کجا کجا کجا</p>	<p>۱۰۹ کجا</p>
<p>۱۱۰ دیکھو جو خوش ہوش سنگد رنگاہ میں یان آئینہ میں ہا ہے آئینہ ماہ میں</p>	<p>۱۱۱ رضوان کا قول ہے کہ کربے برکات کیونکر ہونے کی ولایت کا بھل</p>	<p>۱۱۲ تربیب اسکی اہل دلا کو پسند پنچ پر پنچ کے محس کا بند ہے</p>
<p>۱۱۳ کجا</p>	<p>۱۱۴ کجا</p>	<p>۱۱۵ کجا</p>
<p>۱۱۶ کیا بات اس حسین اب لاجواب کی یہ ہے لاج حسین کج شو گلاب کی</p>	<p>۱۱۷ گردن ہر شمال گلاب جواب ہے متاب اس طرف ہے ادھر آفتاب</p>	<p>۱۱۸ حیران ہو جو حسن پہ اس کے باموا آئینہ ملیے بل میں دبا ہوا</p>

<p>۱۱۰ پہاں جبریک میں کیا کیا پہاں کہہ سکوئی کہ کیا کیا کرتی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی</p>	<p>۱۱۱ کرتی نہ تھی نہ تھی نہ تھی کرتی نہ تھی نہ تھی نہ تھی کرتی نہ تھی نہ تھی نہ تھی کرتی نہ تھی نہ تھی نہ تھی</p>	<p>۱۱۲ کرتی نہ تھی نہ تھی نہ تھی کرتی نہ تھی نہ تھی نہ تھی کرتی نہ تھی نہ تھی نہ تھی کرتی نہ تھی نہ تھی نہ تھی</p>
<p>تصویر کیا ہے کسی نازک خیال سے یاں تو قلم بھی چاہیے باریک بال سے</p>	<p>اگر اڑ کے بر جہاں نہ تھی نہ تھی نیزے کا عکس اُس کے لیے تازیانہ تھا</p>	<p>کیا ہو گا زلف سپہ خود پسند سے دیکھیں تو کون گرتا ہے مگر سمند سے</p>
<p>۱۱۳ کرتی نہ تھی نہ تھی نہ تھی کرتی نہ تھی نہ تھی نہ تھی کرتی نہ تھی نہ تھی نہ تھی کرتی نہ تھی نہ تھی نہ تھی</p>	<p>۱۱۴ کرتی نہ تھی نہ تھی نہ تھی کرتی نہ تھی نہ تھی نہ تھی کرتی نہ تھی نہ تھی نہ تھی کرتی نہ تھی نہ تھی نہ تھی</p>	<p>۱۱۵ کرتی نہ تھی نہ تھی نہ تھی کرتی نہ تھی نہ تھی نہ تھی کرتی نہ تھی نہ تھی نہ تھی کرتی نہ تھی نہ تھی نہ تھی</p>
<p>تحریر رحمت فرس خوش حسرام کر منہ نلکے نقش پایہ سرا با تمام کر</p>	<p>تھلے ہاتھ قلب دلیروں کو مل گئے بنیں کلیجہ خوف شیردن کے ہل گئے</p>	<p>رکتے ہیں دلولہ کہ اسد ہم ولی کے ہلے ہلے تو ہیں ابھی پہ لوار سے علی کے ہلے</p>
<p>۱۱۶ کرتی نہ تھی نہ تھی نہ تھی کرتی نہ تھی نہ تھی نہ تھی کرتی نہ تھی نہ تھی نہ تھی کرتی نہ تھی نہ تھی نہ تھی</p>	<p>۱۱۷ کرتی نہ تھی نہ تھی نہ تھی کرتی نہ تھی نہ تھی نہ تھی کرتی نہ تھی نہ تھی نہ تھی کرتی نہ تھی نہ تھی نہ تھی</p>	<p>۱۱۸ کرتی نہ تھی نہ تھی نہ تھی کرتی نہ تھی نہ تھی نہ تھی کرتی نہ تھی نہ تھی نہ تھی کرتی نہ تھی نہ تھی نہ تھی</p>
<p>تیر چڑھے ادھر کہ وہ کو سون رو نہ تھا ابرو کا بل بھی اُس کے لیے تازیانہ تھا</p>	<p>ہل کر بن تو خاک پہ ڈر ڈر کے گر پڑیں ڈائیں تو مگر کون کرا بھی مر کے گر پڑیں</p>	<p>ہل کر بن تو علی ولی کے نواسوں پر ہر صفت تیر چلنے لگے بھوکے پانوں پر</p>

<p>۱۳۸ کرتے تھے قطع ہر شے کو دو بار بار تھا بغیر کو دو دو تھی غوغا غوغا کیا تھے تھار دلا تھا کوئی آتش تھلا خوب میں کرتے تھے دو دو پلا</p>	<p>۱۳۹ تہہ ہوا را کا اور ذوقہ وہ گردہ سیاہی شکر لکڑی دو دو کی دھوپ سیدان نور شمر کینہ تھانہ اس غنیمت کیا تھو جان</p>	<p>۱۴۰ سب کی تیار دھوپیں تھانہ گر وہ تو تھی غنیمت تھانہ سب کی تیار دھوپیں تھانہ سب کی تیار دھوپیں تھانہ</p>
<p>۱۴۱ آہن میں گوشتان تن اہل نفاق تھے چورنگ کاٹنے میں یہ کچن ہر طاق تھے</p>	<p>۱۴۲ تھانہ سب یہ تھانہ غصہ پاک کی طرح لشکر کو پیر جاتے تھے پیر اک کی طرح</p>	<p>۱۴۳ دو نوں صغیر غنیمت دست خیال ہیں پتھر لگاؤ اکو یہ زینت کے لال ہیں</p>
<p>۱۴۴ کیسا سیر سب آریانان نیزہ کیسا سیر سب آریانان دو دو کی تھانہ زبان تھی نخبر کا غم ہوا پشت کمان تھی</p>	<p>۱۴۵ چوٹ چوٹ میں تھانہ غنیمت چوٹ چوٹ میں تھانہ غنیمت چوٹ چوٹ میں تھانہ غنیمت چوٹ چوٹ میں تھانہ غنیمت</p>	<p>۱۴۶ سب کی تیار دھوپیں تھانہ سب کی تیار دھوپیں تھانہ سب کی تیار دھوپیں تھانہ سب کی تیار دھوپیں تھانہ</p>
<p>۱۴۷ ضرر میں یہ تھانہ کوئی کہ شکست آتھا تھی دور دن کا غنیمت کے زرہ تار تھی</p>	<p>۱۴۸ بہشت تھے مثال علی زر مگاہ ہر ہر بار چھین لیتے تھے میدان سپاہ</p>	<p>۱۴۹ غل تھا تو نہ زور جس کے سنوار لو ہاں بھائیو علی کے نواس کو مار لو</p>
<p>۱۵۰ زخون لاندہ اس کے تھانہ غنیمت زخون لاندہ اس کے تھانہ غنیمت زخون لاندہ اس کے تھانہ غنیمت زخون لاندہ اس کے تھانہ غنیمت</p>	<p>۱۵۱ تھانہ تھانہ کے غنیمت ہر دور تھانہ تھانہ کے غنیمت ہر دور تھانہ تھانہ کے غنیمت ہر دور تھانہ تھانہ کے غنیمت ہر دور</p>	<p>۱۵۲ سب کی تیار دھوپیں تھانہ سب کی تیار دھوپیں تھانہ سب کی تیار دھوپیں تھانہ سب کی تیار دھوپیں تھانہ</p>
<p>۱۵۳ فرق ایسا کچھ نہ تھا یہ قریب آنہ سکتے تھی سر پر دیوں کے دیدہ حسرت سے تکتے تھی</p>	<p>۱۵۴ ہر اک گلے میں ہار تھا زخون کے ہار دل موت کا بھی لوثا تھا ہر بہار</p>	<p>۱۵۵ گھوڑا اڑا اڑا کے درائے سپاہ ہیں پھر وہ نوں چاند چھپ گئے ابر سپاہ ہیں</p>

<p>۱۵۱ اتر چاہوں تو نکلتے تھے بوسہ حبیب تھے تنہا ہوتا تھا دل نہ پاس کر کے زانو لگا</p>	<p>۱۵۲ کچھ تھیں ماضی کے نود و نوحہ در آئے تھے دل و دین و دنیا بجلی کے کوند جاتے تھے ہر پہاڑ پہ چلنے کا رستہ تھے آن حوالہ جان پہ</p>	<p>۱۵۳ پیادہ سفر تھا تھے اسے نیند دیکھو تو دم کے رستے پہ کب جو در سپاہ کے زخموں میں ہو کر کب جو کجاں بلب بلب کا لہو کا لہا</p>
<p>۱۵۴ اٹار تھے عیان غصہ لڑ دھار کے دودھ کے چار چار تھے آٹھ چار کے</p>	<p>۱۵۵ سوزان تھے زخم تن پر ہر اک تیرہ فام کے دلو کو سراغ جلتے تھے شکرین شام کے</p>	<p>۱۵۶ پیار و گلے لگا کے جلا دوسرین کو شکستیں پھر ایک بار دکھا دوسرین کو</p>
<p>۱۵۷ مارا اس کو جاکے شے بیان کا سبکے تن چھوڑ دیا اسے اپنی جان کا درونچ اس کی سبکدوشی لڑائی جان کا چھوڑا لیے کتنا تھا افسوس جان کا</p>	<p>۱۵۸ ایسے لڑکے کہ کھڑے تھے زانو زانو نازک کلا بنو نہ ہو مگر کیا نام بڑھو نے جو بنے گئے تھک تھک پیٹھ پر آباد لاہور دن کے لیے ہوتے کیا جا</p>	<p>۱۵۹ پڑائی در سے پنجے کی جو دیکھیں اور کلاں نیند تم چاہو کیوں سناؤ جیتے ہی ہر پہاڑ پہ</p>
<p>۱۶۰ دو کرتے ایک وار میں اس بد شکار کو ہاتے نہیں ہیں شرمضلات شکار کو</p>	<p>۱۶۱ کثرت سے فوج ظلم کے مجبور کروا تیر دن نے سر سے تارہ قدم پور کروا</p>	<p>۱۶۲ حق نامی خدا کا ادا کر کے آئینکے قسین وہ کھا گئے ہیں کہ ہم رکے آئینکے</p>
<p>۱۶۳ ہر دم چلتے ہیں کچھ کچھ زانے کچھ کچھ کچھ کچھ زون چکا کہ کچھ کچھ کچھ کچھ</p>	<p>۱۶۴ بان فوج قادیان کچھ کچھ حضرت آدم تھے کچھ کچھ کچھ کچھ چھائی بیابان تھے کچھ کچھ کچھ کچھ</p>	<p>۱۶۵ کھو جاؤ دو جو کچھ کچھ کچھ تم مسکرتے کچھ کچھ کچھ کچھ بیوقوفی برق کو نہ دیکھ کچھ کچھ کچھ</p>
<p>۱۶۶ آفت میں گھر گئے تھے غصہ ہر شہر کو آگے اہل تھی پیچھے ہنرمی آگ تھی</p>	<p>۱۶۷ عرصہ ہوا وہ غامین غلے کے نو ہوا اکبر بلاؤں سے مرے بھوکے پاؤں</p>	<p>۱۶۸ سجدہ کروں خدا جو ہر اک باتمیزوں بیٹے نہیں عزیز مجھے تم عزیز ہو</p>

[illegible]

<p>۱۶۱ عاشق کہا جینا کج اوقات بارگروام غم چو نشے کہ کہ جینا بدہ نالک خیر کج چو کونین جینا</p>	<p>۱۶۲ شوقین شکار نے چپکے رو کجا پڑا کہ بدہ کوئی اٹھا جہ جہا پڑا شوق و لا زین کجا جہ جہا پڑا پستی جی پڑا زون</p>	<p>۱۶۳ چھائی کر گنا کے بیوہ زین سننے کیا وہ مجھ سے جوتی ہوا جین بن جہا پڑا بولیا ہے ہر جین بہا پڑا جہا جین کجا پڑا</p>
<p>تھکین وہ بے نصیب پھر بار مان بھی تمہارے آخری دیدار دیکھ</p>	<p>ہاڑی ہر اک کی چیم سے تسکونی کی زنجیب پر لکے دل صفت باتم یہ کی</p>	<p>جان بازیان دکھا کر جہاں سے گذر کر جیتا رہا میں ہا سے دس شہر مر گئے</p>
<p>۱۶۴ فلو نہ منہ کوئی وہ بے شہر وقفہ کمان کہ بوجھتے ہیں جہاں تا شہر اٹ بائیں کج کج کج مان دودھ بے شہرین کج کج</p>	<p>۱۶۵ پادہ اٹھاوے میں داند کج مرد کج کج کج کج کج رو کر کمانہ کج کج کج کج کج کج کج کج کج</p>	<p>۱۶۶ میں کیا یاد ان اٹھائی کے ضلع ہر کج کج کج کج کج کج اعداد خون کی فاقہ نہایت کج عقیدین و نہاد ان کی دکھا کج</p>
<p>فاتے سو سو ملک عدم کو ج کرتے ہیں حضرت بھی ہیں گواہ کہ ہم یا میر تہ ہیں</p>	<p>چھائی ہیرائی غم سے جوتہ کی جاتی اٹھ کر بلا میں لینے لگی اسے جاتی کی</p>	<p>اک دور تھا دکھا اور اٹھائی اٹھ گنا نقشہ کھنچا تھا حیدر و جعفر کی جنگ</p>
<p>۱۶۷ کج</p>	<p>۱۶۸ کج</p>	<p>۱۶۹ کج</p>
<p>ہاتھوں کو نہ بدیدہ ترے بیٹے لگو عباس زاندار بھی ہر بیٹے لگو</p>	<p>آفت میں تہا ہوں غریب لہر بار کچھ ہو سکا نہ مجھے بہت شہر بار</p>	<p>معدوم ہو گیا مجھے مشہ کے کلام سے کچھ ہو سکا نہ مجھے بہت شہر بار</p>

<p>۵۷۱ کسی یسین مری مشکوٰۃ رہے تھارے خالق اکبر کبریا پوری آج ہوئی دل کی بی بی راضی ہوئے اہل علم اور دین و شاد</p>	<p>۵۷۲ ماں کو کھتے دزدانی کج چیلیم ابان بے بسے ایک کج چیلیم قربان جان نزل دل کج چیلیم شکوہ جان ہوئے وہ کج چیلیم</p>	<p>۵۷۳ چچو پودہ نفع جو تھے کج چیلیم جس کوئی شربک نہیں دیتا دل سخت اور پاوسی بھاری کج چیلیم ارمان بغیر کج چیلیم</p>
<p>موجود اہلیت رسالت پناہ میں دودھ بخشے دئی ہوں یہ گواہ</p>	<p>ہے سخت اضطراب دل پاش پاش نکلے نہیں کس تے سے تمھاری تلاش کو</p>	<p>کم سن ہونا بلد ہوئی دے کے پیاسے ہو میں نے اچھین کو سونا ہے خنکے ہو</p>
<p>۵۷۴ چکے چاکان جو گئے پیر حیر زینب پین کے گز گئے پیر حیر چچو کھڑے تھے کہ کھار نہ تھے</p>	<p>۵۷۵ تجربہ سدا ہو چکا ہو سکھین کھڑے رہیں نہ تھو برادہ کوئی دست نہ تھو وہ زور قمر کے وہ غضب کج چیلیم</p>	<p>۵۷۶ لاکھوں صدیقین جان کا وہ جادہ مژدگانین آئے سدا نزل جو جس جگہ مکان تہہ زور رہے بر لاکھ تو پاش کج چیلیم</p>
<p>تقصیر ایسی کیا ہوئی زہرا کی جانی کچھ کام آخری نہ لیا اپنی دانی</p>	<p>کیونکر جلے نہ دل کو کنول دگر دل کا رات کو دوان گزر نہیں شمع و چراغ کا</p>	<p>آپس میں ہکلام بھی ہوئے نہ پاؤ گے داری یہ نرم نرم چھوئے نہ پاؤ گے</p>
<p>۵۷۷ جس کو کسی نے نہ لیا در خاک خفتے ہوئے نہ لیا نزل کوئی چالی کو پناہ</p>	<p>۵۷۸ کلے تھے تپ تپ سے زون گھٹار تھے ساتھ اس غریب عزت زون گھٹار نزل جب اترے شاہ فاکت نچے کر دجبر تے تھو کج چیلیم</p>	<p>۵۷۹ بان سدا تھے جالے سے پتھر کا وہ خونا احتیاد وہ مہر کا نقش قدم کہیں کہیں سایہ جبر نہ اچھ نہ زار نہ پاؤ گے</p>
<p>پایا نہ زورہ جان اسی غم میں کھو گئی خیر اب پٹ پٹ کو دین لاشو زور گئی</p>	<p>ماں بے جگہ سے نہ بیدار ہوئے تھو تم دونوں رات بھر ملے پہلو میں تھو</p>	<p>غفلت میں سو خطر میں خبر دار جاؤ اکھٹکا قدم یہ قدم پر ہے ہشیار جاؤ</p>

<p>۱۰۱ خیر چرخ کوئی کون ہو مگر کون کون ہو کونست دل شیر کر چکا خیرت میں ہو چپ کو سب یاد رکھنا خیرت میں ہو چپ کو سب یاد رکھنا</p>	<p>۱۰۲ کبوں کو سناؤ دل کو اس کی جاؤ خیرت میں ہو چپ کو سب یاد رکھنا خیرت میں ہو چپ کو سب یاد رکھنا</p>	<p>۱۰۳ سلام اتنی ہی صدا ہوئی تھی تو کلمہ وصف اسرار الہیاد ہر وقت اسے جوئی کیا ایشک بھین بھینم سے پانی سے جابائے کوئی کلمہ</p>
<p>۱۰۴ ہیں بھائے حبیب خدا کے حبیب کے پھر ہے میں قافلہ سے حسینؑ عزیز کے</p>	<p>۱۰۵ کپڑے میں کچھ تیرو سے تیرا ہر وقت پہلو میں لکے سووگے دو مل جائے ہو</p>	<p>۱۰۶ تیرے تھے حیدر کہ گفتار بجا فادہ سال کو نہ دلوں کہ تیرا ہو گناہ ہم</p>
<p>۱۰۷ پہلے پہل غریب میں ہو چکا ہوں امون کو کر بلا میں ہو چکا ہوں امان کو چھوڑ کے ہو چکا ہوں غیرت زدنی کون نصیب میں</p>	<p>۱۰۸ یکے ذرا غم سے جھپٹنے سے جا جا دو تین بار درود سے تیرا زین پیشا پنچہ غنیمت میں آخروہ نوبت خیرت میں ہو چپ کو سب یاد رکھنا</p>	<p>۱۰۹ کلمہ کلمہ کلمہ کلمہ</p>
<p>۱۱۰ دن کرب میں بکامین بسر رات ہوئی اب حشر میں پھر آنے ملاقات ہوئی</p>	<p>۱۱۱ جس نام کے پاس ایسے نہ دو دربار ہے منصف ہوں اہل دل کراؤ کہ ہوش کیا ہے</p>	<p>۱۱۲ بہتر ہے کہ پر دن کر ہے یا نہ کلمہ یغاک کا تیرے ہر دن سید ہے</p>
<p>۱۱۳ پہن کرے کہ جو چاہے اے بھول سراؤ نہیں کہ ہے ہوش نہ ہوں نہج میں نہج میں کھول کے دیو بھول</p>	<p>۱۱۴ پہن کرے کہ جو چاہے اے بھول سراؤ نہیں کہ ہے ہوش نہ ہوں نہج میں نہج میں کھول کے دیو بھول</p>	<p>۱۱۵ ماصل ہو جان قافہ خجائے چو چائے پہن خاک کو پر دین نمان کیو کیو</p>
<p>۱۱۶ جائے دور نیکو اس وقت ملل دُور یہ ماتم خون بھری گردنیں ڈال دُور</p>	<p>۱۱۷ معروف امین رہ جو طلبگار غلہ ہے نمرہ اسی ریاض کا گلزار غلہ ہے</p>	<p>۱۱۸ کلمہ کلمہ کلمہ کلمہ</p>

۱۰۰ قطعہ
 تصویر علی مرتضیٰ چغتای بنی دہلی
 تفسیر جوامع مال لاکھ کا الم سے
 ۱۰۱ سرایت کر چیریل پارسا کے لکچرنگ
 زخمی ہو کر مجھ سے علی شفا دوم
 ۱۰۲ تھانور کا فاش ہوئی فتح بہت
 تھی اور تھی یں یہ اللہ کے جسم
 ۱۰۳ زخمی ہوئے جیلر تو کتا شکر کا بارب
 احمد کا دمی چوٹ گیا رن داہم
 ۱۰۴ کہیں دلا دت مجھ تو لاکھ کے پانی
 سب میں شہادت پہنچا تیرے کریم
 ۱۰۵ لکھنے کے لئے نذرانہ پور کو تو نماندی
 مگر اسے تھے سر کو درد دیا روم
 ۱۰۶ مگر اسے علی کا نام بن علی کر
 مراد کا جیو چاہی مگر علی دارالم

۱۰۷ قطعہ
 کہتے تھے بیگم بن بی بی دارالم
 انہوں نے تھے تھے علی دارالم
 ۱۰۸ فانا ہے ہوئی تھی جن پہلے ہی عدالتی
 فریاد سے لاکھ کا جو دوسرے چھپا
 ۱۰۹ زبانی ہے کیا شہادت پر دروغ
 یہ شہادہ ہو سہ دیکھ تھی جیو
 ۱۱۰ نعمان سے کہا دیکھ کے نہ غور ہو
 زیادہ تھی تیغ بھانا ہوئی رسم
 ۱۱۱ علی مرتضیٰ بن علی بن علی
 کہتے تھے کہ علی بن علی بن علی
 ۱۱۲ کہتے تھے کہ علی بن علی بن علی
 کہتے تھے کہ علی بن علی بن علی
 ۱۱۳ کہتے تھے کہ علی بن علی بن علی
 کہتے تھے کہ علی بن علی بن علی

۱۱۴ ۱۲۰
 خود دن سے سنی جب خبر ہو جیلر
 لکھنے کو علی بن علی بن علی
 ۱۱۵ کیا توفیق عبادت تھا علی کو لکھنے
 کہتے تھے کہ علی بن علی بن علی
 ۱۱۶ کہتے تھے کہ علی بن علی بن علی
 کہتے تھے کہ علی بن علی بن علی
 ۱۱۷ کہتے تھے کہ علی بن علی بن علی
 کہتے تھے کہ علی بن علی بن علی
 ۱۱۸ کہتے تھے کہ علی بن علی بن علی
 کہتے تھے کہ علی بن علی بن علی
 ۱۱۹ کہتے تھے کہ علی بن علی بن علی
 کہتے تھے کہ علی بن علی بن علی
 ۱۲۰ کہتے تھے کہ علی بن علی بن علی
 کہتے تھے کہ علی بن علی بن علی

<p>۱۰۱ دور از زبان تو تو تیرین با کام کو در جریہ تیرین بدولت در ایستے چشم تیرین کائنات در غم غمک جاکیر تیرین</p>	<p>۱۰۲ جانی نہیں تو تیرے شمع افسوس طبع ہی تیرے لئے نہیں جو بس عیدم سے صحت پیچھے کر اب ہر چیز</p>	<p>۱۰۳ تیرا صدمہ زان کھو حال عریضی جی کہ شباب دی کر آغاز کا نام ہوا جام معاقد سے پہلے ہی بیاہی</p>
<p>۱۰۴ سب کچھ مجھے حاصل ہو وہ تیرا ہوا میں خاطر لال کا تیرا ہوا ہوا</p>	<p>۱۰۵ اک روز سفر بادل ناشلا کر نیلے احباب اس طرح ہیں یاد کر نیلے</p>	<p>۱۰۶ دو طہا کا نہ کہنے تھا خوشی اور نہ دکھ دوست تھا غل یا حسن یا حسن</p>
<p>۱۰۷ دل میں نہیں تیرا شمع بلبل کے چلنے کو تیرا شمع دین مجھ کو تیرا شمع ہو جائے غامض تیرا شمع</p>	<p>۱۰۸ جولا نہیں اس غم تیرے روئے نہیں تیرے رجب و فغان تیرے سرتاپا تیرے</p>	<p>۱۰۹ تیرا شمع تیرا شمع رہتی تھی تیرا شمع نشان تیرے تیرا شمع</p>
<p>۱۱۰ پر خاطر احباب سے منظور کیا ہے اصرار نے اُن لوگوں کو مجبور کیا ہے</p>	<p>۱۱۱ لکنا نہیں رد دل مغموم کسی سے تسکین طر قلب کو ہوتی ہے اسی سے</p>	<p>۱۱۲ اچھا نہوارنگ جو شادی کی بنا کا خون خشک ہے اتک اسی سے رخ کا</p>
<p>۱۱۳ انسان کے حکم سے تیرا شمع اس سے آگاہ نہیں تیرا شمع افسوسہ ہو جب طبع تیرا شمع گلہ نہیں تیرا شمع</p>	<p>۱۱۴ اس غم تیرا شمع دو طہا جو تیرا شمع جو غم تیرا شمع نہیں تیرا شمع</p>	<p>۱۱۵ اسن کی پتی تیرا شمع ہر اسن کی پتی تیرا شمع میں تیرا شمع نہیں تیرا شمع</p>
<p>۱۱۶ روتا ہوں کہ امید ملاقات نہیں ہے زندہ تو ہوں کہنے کو یہ وہ بات نہیں ہے</p>	<p>۱۱۷ حسرت ہے کہ ہر لفظ جو اہر کا رقم ہو کنٹھے سے زرد کے کوئی بیت نہ ہو</p>	<p>۱۱۸ جز جادو اور تو کیا اور طے ہے صدیقہ کہ گہرا کی رد اور طے ہے</p>

<p>۵۷ دیکھا کا وہ جوان کہ بنی حجاب بان اند غم آن نفس خراب خود عالم بجا دین جان بخش سکین بیجے کو زندہ نام و زندہ</p>	<p>۵۸ پیدا تھی رات ہی نام کی علامت بندھ چھپے پوچھی معیت بندھ چھپے کہ بہا پھی جانت نہا پھی نہ نہ بہا پھی جانت</p>	<p>۵۹ دو کھانہ کوشت لاکر چلا گیا جو کھانہ دو کھانہ کوشت لاکر چلا گیا جو کھانہ دو کھانہ کوشت لاکر چلا گیا جو کھانہ دو کھانہ کوشت لاکر چلا گیا جو کھانہ</p>
<p>۶۰ ایسا بھی نہ لکھتا کہ نہیں نہ لکھتا شب بوجہ کہ نہیں نہ لکھتا عقید کی حدیت تھی فقط عقیدہ کا عقد بہرہ کی حدیت تھی فقط بہرہ کا عقد</p>	<p>۶۱ تراہون بیان شوکت شان دین داد خن در بیان تو دم تند تو دم بر بیان تو دم تند تو دم بر بیان تو دم</p>	<p>۶۲ تبدیل ہون کا اسی کی تصویر کشاں خاموشی و بھن بھن کی تصویر کشاں صوت پر نظر کی ہے کا بونچہ چال صوت پر نظر کی ہے کا بونچہ چال</p>
<p>۶۳ دیکھا ہے بیچہ بچہ کی صورت پہنے ہوئے لباس کی صورت چھوٹے ہوئے لباس کی صورت چھوٹے ہوئے لباس کی صورت</p>	<p>۶۴ از نو خرد شوکت باز دھادے شوق ہو جان جلو جانا دھادے اس شوق ہو جان جلو جانا دھادے اس شوق ہو جان جلو جانا دھادے</p>	<p>۶۵ کھول کر کھول کر کھول کر کھول کر صاف آئی کھول کر کھول کر کھول کر صاف آئی کھول کر کھول کر کھول کر صاف آئی کھول کر کھول کر کھول کر</p>
<p>۶۶ آزہ بہ وہ شب است کی کثرت سفری شمیرہ دو دم ملنے مسند پر دھری شمیرہ دو دم ملنے مسند پر دھری شمیرہ دو دم ملنے مسند پر دھری</p>	<p>۶۷ یوں شاہد مضمون دم فکر سخن ہے جس طرح کہ ڈالے ہو گھوٹ دھن جس طرح کہ ڈالے ہو گھوٹ دھن جس طرح کہ ڈالے ہو گھوٹ دھن</p>	<p>۶۸ شبنم سے گھر چھپر مرزاں نظر آئے دیکھو بھول دیکھو بھول مرزاں نظر آئے دیکھو بھول دیکھو بھول مرزاں نظر آئے دیکھو بھول دیکھو بھول مرزاں نظر آئے</p>

<p>۱۳۱ کلامی خن عین لکھن چاند زین پوریا پر کمان و پان چھوٹے عداوت لکھن ہوئی برکات حسن بلخ خانو</p>	<p>۱۳۲ کلامی خن عین لکھن چاند زین پوریا پر کمان و پان چھوٹے عداوت لکھن ہوئی برکات حسن بلخ خانو</p>	<p>۱۳۳ کلامی خن عین لکھن چاند زین پوریا پر کمان و پان چھوٹے عداوت لکھن ہوئی برکات حسن بلخ خانو</p>
<p>۱۳۴ چشم ہر جلوہ چمن قدرت رب کا مین کیا کون حیران و خود آئینہ علیکا</p>	<p>۱۳۵ نرمایا کہ تم پاس رہو اپنے چچا کے ہم بھانجہ کو خون کا عوض لیتے ہیں جا کے</p>	<p>۱۳۶ پہل نقل ظفر حرم پان لاون اُن در لاون کسے بازہ کہ کوثر لاون</p>
<p>۱۳۷ ایکین عروسی ہوئی جبکہ قیامت کج دین چکی خرقا توں قیامت بہنے لگو باہر چلے پے عبادت شب صبح ہو جو عبادت</p>	<p>۱۳۸ کلامی خن عین لکھن چاند زین پوریا پر کمان و پان چھوٹے عداوت لکھن ہوئی برکات حسن بلخ خانو</p>	<p>۱۳۹ کلامی خن عین لکھن چاند زین پوریا پر کمان و پان چھوٹے عداوت لکھن ہوئی برکات حسن بلخ خانو</p>
<p>۱۴۰ تھا ذکر خدا انجمن شاہ مشہان مین آخر وہ نماز شب آخر تھی ہا نہیں</p>	<p>۱۴۱ معلوم تھے بچے تھے گرفتار با تھو رحم آئینہ تو لازم تھا کہ مجرم و خطا تھو</p>	<p>۱۴۲ جواہر ہر شایان شجاست وہ کرنیکا ہم تاسم واکہ یہ فدا ہو کر بنے</p>
<p>۱۴۳ جاکر تھیں غریبان کی سہیلی نکلے شہ عالمی آغا دارانی بجارت قاجان برون اس کی جانی وہ بیکور وئی اس کی جانی</p>	<p>۱۴۴ کلامی خن عین لکھن چاند زین پوریا پر کمان و پان چھوٹے عداوت لکھن ہوئی برکات حسن بلخ خانو</p>	<p>۱۴۵ کلامی خن عین لکھن چاند زین پوریا پر کمان و پان چھوٹے عداوت لکھن ہوئی برکات حسن بلخ خانو</p>
<p>۱۴۶ مصرف ہوئی بازہ طعن و فتنائیں تا تم کی صفین کچھ لگیں شادی کے مگانیں</p>	<p>۱۴۷ نہی تھی آج سیجے پہ چھتے مین آب دہم رہے اور آئے لگائیں</p>	<p>۱۴۸ مر نہر سیجے کوئی یہ وہ دن نہیں ہرگز پر آپ کا جانا ابھی ممکن نہیں ہرگز</p>

<p>۴۴ میں نے جو کچھ دیکھا ہے وہ سب میں نے خود دیکھا ہے وہ سب میں نے خود دیکھا ہے وہ سب</p>	<p>۴۵ میں نے جو کچھ دیکھا ہے وہ سب میں نے خود دیکھا ہے وہ سب میں نے خود دیکھا ہے وہ سب</p>	<p>۴۶ میں نے جو کچھ دیکھا ہے وہ سب میں نے خود دیکھا ہے وہ سب میں نے خود دیکھا ہے وہ سب</p>
<p>حسرت ہو کہ حق سے شہد الا کو ادا ہوں بعد اسکے حضور اکبر و شان فلاں</p>	<p>مشتاق عدم مہینہ دم بھی نہ لینگے بیراہ مین ہو گئے کہ ہم اپنے حلینگے</p>	<p>نگین ہند کی جان ہو دو لہا کی دھن مین شادی کا اب جاتے ہیں دربار حسن مین</p>
<p>۴۷ میں نے جو کچھ دیکھا ہے وہ سب میں نے خود دیکھا ہے وہ سب میں نے خود دیکھا ہے وہ سب</p>	<p>۴۸ میں نے جو کچھ دیکھا ہے وہ سب میں نے خود دیکھا ہے وہ سب میں نے خود دیکھا ہے وہ سب</p>	<p>۴۹ میں نے جو کچھ دیکھا ہے وہ سب میں نے خود دیکھا ہے وہ سب میں نے خود دیکھا ہے وہ سب</p>
<p>تون خوش مین بیخ دندان کھا لینگے جائینگے اگر آپ تو ہم جائینگے زمین</p>	<p>میر کیا جلد ہی تھی عدم کے سفر کی اک شاہ کو اور ایک علمدار جری کو</p>	<p>نصرت کی خبر غلامین جا پوچی ہو صاحب لینے کو عروس اجل آپوچی ہے تہا</p>
<p>۵۰ میں نے جو کچھ دیکھا ہے وہ سب میں نے خود دیکھا ہے وہ سب میں نے خود دیکھا ہے وہ سب</p>	<p>۵۱ میں نے جو کچھ دیکھا ہے وہ سب میں نے خود دیکھا ہے وہ سب میں نے خود دیکھا ہے وہ سب</p>	<p>۵۲ میں نے جو کچھ دیکھا ہے وہ سب میں نے خود دیکھا ہے وہ سب میں نے خود دیکھا ہے وہ سب</p>
<p>تھامی ہوں حق مین گر اس خبر کو مگر ہے ہر دل اور چین مگر کچھ</p>	<p>فرمایا کہ ہاں سچ ہو نہ صد شہد مین اور اسی چین شکر کے سجد کو زمین</p>	<p>کام آؤ مصیبت مین جو عاشق ہو پند کی امداد کرد فاطمہ زہرا کے پسر کی</p>

۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲

<p>۱۰۴ کچھ نہ گئی جنت جنت دو طرفہ نہ گئی جنت جنت کچھ نہ گئی جنت جنت کچھ نہ گئی جنت جنت</p>	<p>۱۰۴ کچھ نہ گئی جنت جنت کچھ نہ گئی جنت جنت کچھ نہ گئی جنت جنت کچھ نہ گئی جنت جنت</p>	<p>۱۰۴ کچھ نہ گئی جنت جنت کچھ نہ گئی جنت جنت کچھ نہ گئی جنت جنت کچھ نہ گئی جنت جنت</p>
<p>اشک آنکھوں میں زانو اندوہ پر سر معلوم تو ہو کیا انھیں منظور نظر ہے</p>	<p>یاد اہلی فراموش ہو اکدم تو قسم میں گربات بھی حور و نسے کرین ہم تو قسم میں</p>	<p>صدر ہے کہ میں حسن سبز قبا تیر آئے ہیں اب تو مے منظر چا پر</p>
<p>۱۰۴ کچھ نہ گئی جنت جنت کچھ نہ گئی جنت جنت کچھ نہ گئی جنت جنت کچھ نہ گئی جنت جنت</p>	<p>۱۰۴ کچھ نہ گئی جنت جنت کچھ نہ گئی جنت جنت کچھ نہ گئی جنت جنت کچھ نہ گئی جنت جنت</p>	<p>۱۰۴ کچھ نہ گئی جنت جنت کچھ نہ گئی جنت جنت کچھ نہ گئی جنت جنت کچھ نہ گئی جنت جنت</p>
<p>صدر ہے کہ میں ہو گا جو ذاب بات کر دی کیا مر کے یہ جب آئیں گے تب بات کر دی</p>	<p>پل بھر کا بھروسہ انھیں اس دار میں کٹ جائیں گے دن بھر کا اک چشم رہ نہیں</p>	<p>گلزار ارم دیکھتے ہی بھول نہ جانا قریان گئی آنکھوں میں بھول نہ جانا</p>
<p>۱۰۴ کچھ نہ گئی جنت جنت کچھ نہ گئی جنت جنت کچھ نہ گئی جنت جنت کچھ نہ گئی جنت جنت</p>	<p>۱۰۴ کچھ نہ گئی جنت جنت کچھ نہ گئی جنت جنت کچھ نہ گئی جنت جنت کچھ نہ گئی جنت جنت</p>	<p>۱۰۴ کچھ نہ گئی جنت جنت کچھ نہ گئی جنت جنت کچھ نہ گئی جنت جنت کچھ نہ گئی جنت جنت</p>
<p>غریب کو بے آہ دیکھا کچھ نہیں بنتی بسل کو ترپتے کو سوا کچھ نہیں بنتی</p>	<p>کھل جائیں گے ہم نکسین گل مید کھلیں گے دیکھیں گے جو اس مہر کے پھل آنکھوں میں</p>	<p>ٹرپیکا بہت دل نہیں جب یاد کریں گے بیل کی طرح جو زمین فریاد کریں گے</p>

<p>۹۰ چرخ چرخان چرخ چرخان چرخ چرخان چرخ چرخان چرخ چرخان چرخ چرخان چرخ چرخان چرخ چرخان</p>	<p>۹۱ چرخ چرخان چرخ چرخان چرخ چرخان چرخ چرخان چرخ چرخان چرخ چرخان چرخ چرخان چرخ چرخان</p>	<p>۹۲ چرخ چرخان چرخ چرخان چرخ چرخان چرخ چرخان چرخ چرخان چرخ چرخان چرخ چرخان چرخ چرخان</p>
<p>۹۳ سبز ہے مگر رشک چرخ آج نہا ہے نوشاہ کا گنگوٹ بھی دھن آج نہا ہے</p>	<p>۹۴ ہر رنگ میں آونت جان بھاگ ہے نور دسور سے شیر زبان بھاگ ہے</p>	<p>۹۵ آتر آوند کچھ دیر تھی بیکار میں باقی اک نیزہ کا تھا فرق گل و خار میں باقی</p>
<p>۹۶ وطن سے توجان کا جوڑا لگا ہے سردار سے لڑائی کے شام کی ہے</p>	<p>۹۷ وہاں آج جو ہے ہر شے مٹا ہے زیرِ مٹی ہے ہر شے مٹا ہے</p>	<p>۹۸ مولا کی زبان پر ہے دعویٰ ہوگا حق کی زبان پر ہے دعویٰ ہوگا</p>
<p>۹۹ دم بھڑ میں دردِ دولت و اقبال اٹھایا ہزار بار سے نوشاہ کا اقبال اٹھایا</p>	<p>۱۰۰ چنگا ہزار یوں کی سوزن سے فٹکا نوک کی بجائے کی نیر دنی سے فٹکا</p>	<p>۱۰۱ دو نواہت اس جنگ میں کوشش ہو رہی تھی ارزق کی بھی ہو کیرٹ آنکھ اڑی تھی</p>
<p>۱۰۲ کلا وہ چرخ چرخ چرخ نعرہ کی آواز ہے ہر طرف</p>	<p>۱۰۳ بازوئے جنگ ہے ہر طرف سجڑے کے لیے ہے ہر طرف</p>	<p>۱۰۴ بانِ دو بیل کی چوٹی پر جلی ہے چرخ چرخ چرخ</p>
<p>۱۰۵ م شیراز نزدیک ہرن آئینہ سکتا جب دیکھ لیا صید کو پھر جانیں سکتا</p>	<p>۱۰۶ سہا مینے دل ہی میں سر دے لے لے لے تلوار اُسی کے لیے ہے جس کو حد لے لے لے</p>	<p>۱۰۷ لڑائی میں یہاں شرم و گلہ تھے انکے اک دارجو اس کا تھا تو سودا تھا انکے</p>

مثنوی بریلوس

<p>نثر بھڑکے ہوئے بجائی کو غم تھا ان دونوں نے حکم کیا گر کار اور قاسم نہیں بیا دونوں</p>	<p>نثر تو تھے قاسم کی بی بی کیون تیرا دارا اب شہ کے بیٹے کا درا بھو چھو چھو</p>	<p>نثر گر بی بی کا سر نہیں تیرا سر بھڑکے ہوئے بازل میں بلبل</p>
<p>کب تیغ چلی تشر و حیران تھا اک طول میں حوزنگ تھا ایک فن</p>	<p>وہ ملافت زنی وقت خاکیا ہوئی تیری او نخل ستم اب ہو اکیا ہوئی تیری</p>	<p>ناگن تھی کہ تکتی تھی آتی تھی بدن کو اک شمع کی کو تھی کہ جلاتی تھی بدن کو</p>
<p>نثر نہیں نے ضابطہ کی ازرق کو نہیں نے ضابطہ کی ازرق کو نہیں نے ضابطہ کی ازرق کو</p>	<p>نثر نہیں نے ضابطہ کی ازرق کو نہیں نے ضابطہ کی ازرق کو نہیں نے ضابطہ کی ازرق کو</p>	<p>نثر نہیں نے ضابطہ کی ازرق کو نہیں نے ضابطہ کی ازرق کو نہیں نے ضابطہ کی ازرق کو</p>
<p>جہنگ کہ بل دس موز کا تمشیر نکالی سرکش ز سیم آلودہ کی تیر نکالے</p>	<p>وہ دیدہ پر خون جو ادھر مر کو دونوں تلوار کا اک دار میں ہاتھ اڑ گئے دونوں</p>	<p>کہ خاک چلا اس کی زبان سم نہیں بانی کچھ مل تھی موز میں ہر دم نہیں بانی</p>
<p>نثر کالو کی زبان تھی کہ تمشیر نکالی کالو کی زبان تھی کہ تمشیر نکالی</p>	<p>نثر کالو کی زبان تھی کہ تمشیر نکالی کالو کی زبان تھی کہ تمشیر نکالی</p>	<p>نثر کالو کی زبان تھی کہ تمشیر نکالی کالو کی زبان تھی کہ تمشیر نکالی</p>
<p>نہ نیرہ کا دان روز چلیکا نہ مکا فرزند ہے وہ خسر تو سین مکا</p>	<p>کٹ جائیگا سر دخل نہ ہونہ ملیگا یشیر کا مارا ہوا آہونہ ملے گا</p>	<p>دورح کی طرف کا فرغ در کھنچا ہے بھڑاؤ کہ بھر دار پہ منصور کھنچا ہے</p>

اس کا ترجمہ

<p>۱۰۰ ایک راز غلامی پر کشتی میں کیا سب بچار کر پڑے چار کمانی ارجن ہونے لگے تیر دن کر سیکو تو زون سے نکلے</p>	<p>۱۰۱ سرا زینت میں وہ کمال کجا ہو کے کلچے پادھر ختم پڑ جائے ازق کر کلچے پادھر ختم پڑ جائے چل چکا کلچے پادھر ختم پڑ جائے</p>	<p>۱۰۲ سرا زینت میں وہ کمال کجا ہو کے کلچے پادھر ختم پڑ جائے ازق کر کلچے پادھر ختم پڑ جائے چل چکا کلچے پادھر ختم پڑ جائے</p>
<p>۱۰۳ بھائی مرے یہ کشتہ شمشیر پڑو ہیں میر بھی کلیے یہ کئی تر پڑے ہیں</p>	<p>۱۰۴ کیون نہ شجاعان جہاں موتنا ہوں یہ چار تھے کیا سو ہوں تو اکدم میں ہوں</p>	<p>۱۰۵ چو رنگ کراک ہاتھ میں شمشیر سے ہوں لے چار دیکر خون کا عوصن اس لکٹ سے ہوں</p>
<p>۱۰۶ نوشاہ نے دی تجھ پر اور شہر موتی سے فضا سے تر اور شہر موتی سے فضا سے تر اور شہر موتی سے فضا سے تر اور شہر</p>	<p>۱۰۷ موتی سے فضا سے تر اور شہر موتی سے فضا سے تر اور شہر موتی سے فضا سے تر اور شہر موتی سے فضا سے تر اور شہر</p>	<p>۱۰۸ موتی سے فضا سے تر اور شہر موتی سے فضا سے تر اور شہر موتی سے فضا سے تر اور شہر موتی سے فضا سے تر اور شہر</p>
<p>۱۰۹ پایگا نہ اک ہاتھ میں کاشانہ کمان کا ٹوٹا نظر آئے گا تجھے خانہ کمان کا</p>	<p>۱۱۰ کٹ کٹ گھر رات سے کہ پائے نہیں جان کشتے ہیں یہاں تک کہ اٹھا دی نہیں جان</p>	<p>۱۱۱ تلوار وہ باندھی کہ نظر ٹھہرے جسم پر کاندھے یہ رکھا گرز سر دوش سخن پر</p>
<p>۱۱۲ خاک میں نے غنیمت کی ہے سو جا خاک میں نے غنیمت کی ہے سو جا خاک میں نے غنیمت کی ہے سو جا خاک میں نے غنیمت کی ہے سو جا</p>	<p>۱۱۳ خاک میں نے غنیمت کی ہے سو جا خاک میں نے غنیمت کی ہے سو جا خاک میں نے غنیمت کی ہے سو جا خاک میں نے غنیمت کی ہے سو جا</p>	<p>۱۱۴ خاک میں نے غنیمت کی ہے سو جا خاک میں نے غنیمت کی ہے سو جا خاک میں نے غنیمت کی ہے سو جا خاک میں نے غنیمت کی ہے سو جا</p>
<p>۱۱۵ سارہ خطا کار چلی تیغ جو سن سے دو ٹکڑے کمان ہو گئی سرا دگیا تن سے</p>	<p>۱۱۶ انہوں نشان مٹ گیا ان ناموں کو کا سردار کو بھی غم ہوا تیرے پسرون کا</p>	<p>۱۱۷ زخمی ہو عکبر آنکھ میں تاریک جہاں سے مارا ہر مرے بیٹے کو بنے وہ کمان سے</p>

<p>۱۲۱ کبھی دم بیکار کوئی از کونین تو بھلے ہر قسم جوان اور کونین نیزہ و زار بے کس کی جی کبھی نہ ہو سہی نہ جی</p>	<p>۱۲۲ طبعی ہو غنیمت کڑکار و نکو اٹھالے او دل دان لبت پہ چار و نکو اٹھالے</p>	<p>۱۲۳ پچھنے کا نہیں تیغ چسوت چلے گی پرو کا کوئی جب کھائے گا حب فاکہ لگی</p>
<p>۱۲۴ جتنے ہیں نہ پوش ہو کھٹے ہیں انکو تن بیکر باسی کی طرح کٹے ہیں انکے</p>	<p>۱۲۵ کھیلے ہو غنیمت کڑکار و نکو اٹھالے او دل دان لبت پہ چار و نکو اٹھالے</p>	<p>۱۲۶ کبھی نہ ہو سہی نہ جی کبھی نہ ہو سہی نہ جی</p>
<p>۱۲۷ کبھی نہ ہو سہی نہ جی کبھی نہ ہو سہی نہ جی</p>	<p>۱۲۸ کبھی نہ ہو سہی نہ جی کبھی نہ ہو سہی نہ جی</p>	<p>۱۲۹ کبھی نہ ہو سہی نہ جی کبھی نہ ہو سہی نہ جی</p>
<p>۱۳۰ کبھی نہ ہو سہی نہ جی کبھی نہ ہو سہی نہ جی</p>	<p>۱۳۱ کبھی نہ ہو سہی نہ جی کبھی نہ ہو سہی نہ جی</p>	<p>۱۳۲ کبھی نہ ہو سہی نہ جی کبھی نہ ہو سہی نہ جی</p>
<p>۱۳۳ کبھی نہ ہو سہی نہ جی کبھی نہ ہو سہی نہ جی</p>	<p>۱۳۴ کبھی نہ ہو سہی نہ جی کبھی نہ ہو سہی نہ جی</p>	<p>۱۳۵ کبھی نہ ہو سہی نہ جی کبھی نہ ہو سہی نہ جی</p>
<p>۱۳۶ کبھی نہ ہو سہی نہ جی کبھی نہ ہو سہی نہ جی</p>	<p>۱۳۷ کبھی نہ ہو سہی نہ جی کبھی نہ ہو سہی نہ جی</p>	<p>۱۳۸ کبھی نہ ہو سہی نہ جی کبھی نہ ہو سہی نہ جی</p>
<p>۱۳۹ کبھی نہ ہو سہی نہ جی کبھی نہ ہو سہی نہ جی</p>	<p>۱۴۰ کبھی نہ ہو سہی نہ جی کبھی نہ ہو سہی نہ جی</p>	<p>۱۴۱ کبھی نہ ہو سہی نہ جی کبھی نہ ہو سہی نہ جی</p>
<p>۱۴۲ کبھی نہ ہو سہی نہ جی کبھی نہ ہو سہی نہ جی</p>	<p>۱۴۳ کبھی نہ ہو سہی نہ جی کبھی نہ ہو سہی نہ جی</p>	<p>۱۴۴ کبھی نہ ہو سہی نہ جی کبھی نہ ہو سہی نہ جی</p>
<p>۱۴۵ کبھی نہ ہو سہی نہ جی کبھی نہ ہو سہی نہ جی</p>	<p>۱۴۶ کبھی نہ ہو سہی نہ جی کبھی نہ ہو سہی نہ جی</p>	<p>۱۴۷ کبھی نہ ہو سہی نہ جی کبھی نہ ہو سہی نہ جی</p>
<p>۱۴۸ کبھی نہ ہو سہی نہ جی کبھی نہ ہو سہی نہ جی</p>	<p>۱۴۹ کبھی نہ ہو سہی نہ جی کبھی نہ ہو سہی نہ جی</p>	<p>۱۵۰ کبھی نہ ہو سہی نہ جی کبھی نہ ہو سہی نہ جی</p>

مجلس علمیه و معارف
تأسیس شد

<p>۱۰۰ از تپش آید و از تپش نکار از تپش نطق آید و از تپش نکار از تپش نطق آید و از تپش نکار از تپش نطق آید و از تپش نکار</p>	<p>۱۰۱ کھنکھ ورت پر مکتوم نظم ہو کوسنان نیز کوئی نظم ایک ایک مین ہو مین نظم نو کون شید صاف بجا و کون نظم</p>	<p>۱۰۲ کیا و زبانی غلام زو الجلال جارت مین شید شاعت مین ثبیل نوشید آسمان کرم صاحب کمال سبط نبی کا قوت بازو کمال</p>
<p>۱۰۳ کھنکھ جاو کھنکھ صاف صاف کارزاری تیزی ہر ایک بیت مین ہو ذوالفقار کھنکھ جاو کھنکھ صاف صاف کارزاری تیزی ہر ایک بیت مین ہو ذوالفقار</p>	<p>۱۰۴ ایک ایک دائرہ سپر لاجواب ہو ہر لام الف مین تیغ دو پیکر کی آہ ہو ایک ایک دائرہ سپر لاجواب ہو ہر لام الف مین تیغ دو پیکر کی آہ ہو</p>	<p>۱۰۵ ہے قمر اسکو یہ درجعت ملین ایسا جفتاب ہوتا ہے شرف ملین ہے قمر اسکو یہ درجعت ملین ایسا جفتاب ہوتا ہے شرف ملین</p>
<p>۱۰۶ جوبات ہو بلند ہو اور باوقار صفحہ ہر اک ورق کا جواہر نگار الماس جی جی جی جی جی جی جی صفحہ ہر اک ورق کا جواہر نگار</p>	<p>۱۰۷ نصرت شکر کی جی جی جی جی جی نصرت شکر کی جی جی جی جی جی نصرت شکر کی جی جی جی جی جی نصرت شکر کی جی جی جی جی جی</p>	<p>۱۰۸ رہتا ہے جو در قتل جی جی جی جی رہتا ہے جو در قتل جی جی جی جی رہتا ہے جو در قتل جی جی جی جی رہتا ہے جو در قتل جی جی جی جی</p>
<p>۱۰۹ وہ گل شمار جن پہ دل مشغری رہا وہ لعل اگل کہ زرد دل جو ہری رہا وہ گل شمار جن پہ دل مشغری رہا وہ لعل اگل کہ زرد دل جو ہری رہا</p>	<p>۱۱۰ وہ حامل نشان امام انام ہے صفدر لقب ہر حضرت عباس نام ہے وہ حامل نشان امام انام ہے صفدر لقب ہر حضرت عباس نام ہے</p>	<p>۱۱۱ نامی تو تھے دو چند نمودار ہو گئے جعفر کی طرح جنگ پہ تیار ہو گئے نامی تو تھے دو چند نمودار ہو گئے جعفر کی طرح جنگ پہ تیار ہو گئے</p>
<p>۱۱۲ کہ کھلا وہ گل کہ بیل فزونی کہ کھلا وہ گل کہ بیل فزونی کہ کھلا وہ گل کہ بیل فزونی کہ کھلا وہ گل کہ بیل فزونی</p>	<p>۱۱۳ کہ کھلا وہ گل کہ بیل فزونی کہ کھلا وہ گل کہ بیل فزونی کہ کھلا وہ گل کہ بیل فزونی کہ کھلا وہ گل کہ بیل فزونی</p>	<p>۱۱۴ کہ کھلا وہ گل کہ بیل فزونی کہ کھلا وہ گل کہ بیل فزونی کہ کھلا وہ گل کہ بیل فزونی کہ کھلا وہ گل کہ بیل فزونی</p>
<p>۱۱۵ لفظوں سے یوں رہیں رخصت لڑی ہوئے خاتم پہ جی طرح ہوں نگین بڑی ہوئے لفظوں سے یوں رہیں رخصت لڑی ہوئے خاتم پہ جی طرح ہوں نگین بڑی ہوئے</p>	<p>۱۱۶ قوت مین بھرے ہو دی بازو دیر کر دست خدا کا زور ہے پنجہ مین شیر کر قوت مین بھرے ہو دی بازو دیر کر دست خدا کا زور ہے پنجہ مین شیر کر</p>	<p>۱۱۷ تنہا بھی ہو تو فوج کے بلو کو تھام لے میدان اسی کی ہاتھ ہو جو انکا نام لے تنہا بھی ہو تو فوج کے بلو کو تھام لے میدان اسی کی ہاتھ ہو جو انکا نام لے</p>

<p>۱۰۷ کیا مجھے ہونا تو علمداروں کی میں ہونا تو ان پلیمین ان کی مکملوں کے حق میں جلائے ہوئے کے کچھ زبان سے قلم نقل البیان</p>	<p>۱۰۸ گوشتوں کی کڑی و کا کین جانبازی ہر زمانہ ذکر حال غنیمتیں شان ان کے حاکمین کی شان</p>	<p>۱۰۹ لیکن غلام ابن امیر عرب ہوئیں ہر حال میں انھیں رعایت طلب ہوئیں</p>
<p>۱۱۰ سیدان کی پھر ای ہر اک مرد سیاہ گویا لٹ گیا ہے مرقع سیاہ کا</p>	<p>۱۱۱ پیش نگاہ صورت جہار کھینچدوں تصور حرب و ضرب علمدار کھینچدوں</p>	<p>۱۱۲ میرزا میرزا میرزا میرزا میرزا میرزا میرزا میرزا</p>
<p>۱۱۳ جہان پیک دو تیر جاوے نیکو حال سے دانا کا نعت</p>	<p>۱۱۴ آواز شیر فارس دلدل ترانی دیکھو کبھی بلب کا کچھ ترانی</p>	<p>۱۱۵ میرزا میرزا میرزا میرزا میرزا میرزا میرزا میرزا</p>
<p>۱۱۶ جہنم زینکے شاہ کو صدمے جہاں روزی ہن منہ دھر ہوئی شانے پھا</p>	<p>۱۱۷ پسپا ہن گھاٹ کے جو صفین مین آتری ہوتی کے خوش فیری چڑھی ہوئی</p>	<p>۱۱۸ پھر نے لگے جنود معانی نگاہ میں کر کا ہوا صورت کا سپاہ میں</p>
<p>۱۱۹ جہاں میں جہاں میں جہاں میں جہاں میں جہاں میں جہاں میں</p>	<p>۱۲۰ جہاں میں جہاں میں جہاں میں جہاں میں جہاں میں جہاں میں</p>	<p>۱۲۱ جہاں میں جہاں میں جہاں میں جہاں میں جہاں میں جہاں میں</p>
<p>۱۲۲ جو غم ہوا وہ جان حزمین آج سہمی حسرت تمھاری سامنے مرنے کی رہ گئی</p>	<p>۱۲۳ پہل پڑی شیر کی تیغ آزمائی سو سادت اب وہ جو نہ سر کے لڑائی</p>	<p>۱۲۴ روح علی بن جان حسین شہید تا بہت آسین سو کہ سخی ہن سید ہن</p>

۱۰۷
۱۰۸
۱۰۹
۱۱۰
۱۱۱
۱۱۲
۱۱۳
۱۱۴
۱۱۵
۱۱۶
۱۱۷
۱۱۸
۱۱۹
۱۲۰
۱۲۱
۱۲۲
۱۲۳
۱۲۴

<p>۱۰۷ جوت نک کر نہ جادو ایچ ادخلی زینہ خنودا دے دک ماکنی من بن سوزنا ایچ بجانی کو صابی وقت اعلیٰ درج</p>	<p>۱۰۸ یہ زرتجا جی کر تھانہ عباد دی شاد و دم نہ خبر کار کیا بصدر زین پور جد پور اسوا عشق جو کوئی سے نہ نشاہ لہا</p>	<p>۱۰۹ چوین کی تھانہ قنطاری سری و ابرو کی تھانہ زور افکار نہا کر س نہ پور تھانہ ایچ کیمین جو تھانہ پور تھانہ</p>
<p>یہ روح القدس بھی راحت نہ پائی رنگ گویا سے تھانہ کی آواز آئی</p>	<p>رخ ہر ادھر حسین کے نامی جوان دیکھو حکم رہا ہے وہ خیر نشان</p>	<p>شکرش ہر ایک چشم کی تپلی سوز رہا گو یا کہ سوز لب کو شرمین شرم رہا</p>
<p>۱۱۰ عشق کر تھانہ تھانہ عکس کر تھانہ تھانہ دل تھانہ تھانہ مولاری تھانہ تھانہ</p>	<p>۱۱۱ ماکہ زین چک ہے تھانہ تھانہ آئی سوار تھانہ تھانہ نہ تھانہ تھانہ دزدن تھانہ تھانہ</p>	<p>۱۱۲ بجانی کو تھانہ تھانہ زور تھانہ تھانہ نہ تھانہ تھانہ نہ تھانہ تھانہ</p>
<p>چلا کر آپ رہن تو پھر کس کو کل پڑے ایسا نہ توڑ کے سکینہ لکل پڑی</p>	<p>پریان سواد قاف آپو پچن پیر کو خوشبو ز دست کر دیا سر و دشمن پیر کو</p>	<p>عرق عرق ہو منہ پیش آفتاب سے جاہ و فن بھرا ہے لبالب گلاب سے</p>
<p>۱۱۳ تھانہ تھانہ تھانہ تھانہ تھانہ تھانہ تھانہ تھانہ تھانہ تھانہ تھانہ تھانہ</p>	<p>۱۱۴ تھانہ تھانہ تھانہ تھانہ تھانہ تھانہ تھانہ تھانہ تھانہ تھانہ تھانہ تھانہ</p>	<p>۱۱۵ تھانہ تھانہ تھانہ تھانہ تھانہ تھانہ تھانہ تھانہ تھانہ تھانہ تھانہ تھانہ</p>
<p>حکمن ہے یہ کہ نہ آہ و بکا کر من پر دل تڑپ تڑپ کر جو رو کر تو کیا کرین</p>	<p>پر تو سے پنجاہ علم بو تراب کر تار و چکے آتہ بین حمرہ کی دھار کر</p>	<p>خوابیدگان کو نہ خود جا گئے گے اکھڑے آہود کے اسد جا گئے گے</p>

<p>۴۵ نیزہ وہ دوش کر بکھا دے خود گراں ٹھاسے نیزہ وہ دوش کر بکھا دے خود گراں ٹھاسے</p>	<p>۴۶ چلے چلے چلے چلے چلے چلے چلے چلے چلے چلے چلے چلے چلے چلے چلے چلے</p>	<p>۴۷ چلے چلے چلے چلے چلے چلے چلے چلے چلے چلے چلے چلے چلے چلے چلے چلے</p>
<p>سردار وہ لکھی تھاسے بجایاں میں لا دے تھے چارائے وا لے رکھیں</p>	<p>اڑنیکا تھا دیکھ کے پر یاں اچھل پڑیں سینہ سے منہ ملا دیا لکھیں نکل پڑیں</p>	<p>لی سانس بھی نہ یوں تہ و بالا کیا اُس رستے میں ہی اصل نے نوا لایا اُس</p>
<p>۴۸ بھابھ بھابھ بھابھ بھابھ بھابھ بھابھ بھابھ بھابھ</p>	<p>۴۹ دول کے چلے آئے چلے آئے چلے آئے چلے آئے چلے آئے چلے آئے چلے آئے</p>	<p>۵۰ چلے چلے چلے چلے چلے چلے چلے چلے چلے چلے چلے چلے چلے چلے چلے چلے</p>
<p>میدان میں معرکہ ہے جاری سے دیکھ کر لڑتا ہوں آج شیر آلی کے شیر کے</p>	<p>گرتے ہی بند جا رہے ہستی کے کھل گئے معنی ہر اک یہ تیغ دوستی کے کھل گئے</p>	<p>بچھا ہی تیغ سے تو نہ اُس دل کا ساتھ آخر ہو جا کے ظالم اداس کا ساتھ</p>
<p>۵۱ یکے نعرہ زن ہو رہے اب ای حامل نشان جنوب شہر</p>	<p>۵۲ چلے چلے چلے چلے چلے چلے چلے چلے چلے چلے چلے چلے چلے چلے چلے چلے</p>	<p>۵۳ چلے چلے چلے چلے چلے چلے چلے چلے چلے چلے چلے چلے چلے چلے چلے چلے</p>
<p>شہر بہت ہے دست قوی کی صفائی مشتاق میں بھی ہوں تری تیغ آگیا</p>	<p>ماہان تھا وہ قوی بھی خود اپنے شکوہ پر اک کوہ آہنی نظر آتا تھا کوہ پر</p>	<p>چمک رہا تھیٹ کر قدم وہ فنا ہوا پھرتا تھا فوج شام میں کھلی بنا ہوا</p>

۴۵
نیزہ وہ دوش کر بکھا دے
خود گراں ٹھاسے
نیزہ وہ دوش کر بکھا دے
خود گراں ٹھاسے

<p>۴۱۱ چونکہ جو صلیب کی چھبھائی ہو وہ ایک کی گمان ہے پاپے کا گھر کیونکہ وہاں نہ علی کا نہ نبی نہ جاننا نہ چہلی نہ چنے نہ نظر</p>	<p>۴۱۲ اس شہر میں بی بی وہ بی بی ہو نہ کی جی کہ ہے ہر گز نہ ہو نہ کی جی کہ ہے ہر گز نہ ہو نہ کی جی کہ ہے ہر گز نہ ہو</p>	<p>۴۱۳ کی وہ خطا فاش کہ سو فاسد ہے نہ کی جی کہ ہے ہر گز نہ ہو نہ کی جی کہ ہے ہر گز نہ ہو نہ کی جی کہ ہے ہر گز نہ ہو</p>
<p>۴۱۴ آہو کو پا کر چھوڑتے بھی ہیں اس کھین سر ایک زمین کھین جاتا جسہ کھین</p>	<p>۴۱۵ لازم ہے مرد لکھیں ہر دار و گیر میں سرکش کمان نگاہ تو ایک تیر میں</p>	<p>۴۱۶ ابن علی زوی ہر صدر و گھر نہ کی جی کہ ہے ہر گز نہ ہو نہ کی جی کہ ہے ہر گز نہ ہو نہ کی جی کہ ہے ہر گز نہ ہو</p>
<p>۴۱۷ نہ کی جی کہ ہے ہر گز نہ ہو نہ کی جی کہ ہے ہر گز نہ ہو نہ کی جی کہ ہے ہر گز نہ ہو نہ کی جی کہ ہے ہر گز نہ ہو</p>	<p>۴۱۸ نہ کی جی کہ ہے ہر گز نہ ہو نہ کی جی کہ ہے ہر گز نہ ہو نہ کی جی کہ ہے ہر گز نہ ہو نہ کی جی کہ ہے ہر گز نہ ہو</p>	<p>۴۱۹ نہ کی جی کہ ہے ہر گز نہ ہو نہ کی جی کہ ہے ہر گز نہ ہو نہ کی جی کہ ہے ہر گز نہ ہو نہ کی جی کہ ہے ہر گز نہ ہو</p>
<p>۴۲۰ خود دیر کی کہ جو ہر پیکار دیکھ لین چلتی ہو کس طرح تری تلوار دیکھ لین</p>	<p>۴۲۱ نہ کی جی کہ ہے ہر گز نہ ہو نہ کی جی کہ ہے ہر گز نہ ہو نہ کی جی کہ ہے ہر گز نہ ہو نہ کی جی کہ ہے ہر گز نہ ہو</p>	<p>۴۲۲ نہ کی جی کہ ہے ہر گز نہ ہو نہ کی جی کہ ہے ہر گز نہ ہو نہ کی جی کہ ہے ہر گز نہ ہو نہ کی جی کہ ہے ہر گز نہ ہو</p>
<p>۴۲۳ نہ کی جی کہ ہے ہر گز نہ ہو نہ کی جی کہ ہے ہر گز نہ ہو نہ کی جی کہ ہے ہر گز نہ ہو نہ کی جی کہ ہے ہر گز نہ ہو</p>	<p>۴۲۴ نہ کی جی کہ ہے ہر گز نہ ہو نہ کی جی کہ ہے ہر گز نہ ہو نہ کی جی کہ ہے ہر گز نہ ہو نہ کی جی کہ ہے ہر گز نہ ہو</p>	<p>۴۲۵ نہ کی جی کہ ہے ہر گز نہ ہو نہ کی جی کہ ہے ہر گز نہ ہو نہ کی جی کہ ہے ہر گز نہ ہو نہ کی جی کہ ہے ہر گز نہ ہو</p>
<p>۴۲۶ ماحقِ عظیم اس پر فراست نہ ہاں پر خفتہ نکالنا ہے شقی راہ ہوا نہ پر</p>	<p>۴۲۷ نہ کی جی کہ ہے ہر گز نہ ہو نہ کی جی کہ ہے ہر گز نہ ہو نہ کی جی کہ ہے ہر گز نہ ہو نہ کی جی کہ ہے ہر گز نہ ہو</p>	<p>۴۲۸ نہ کی جی کہ ہے ہر گز نہ ہو نہ کی جی کہ ہے ہر گز نہ ہو نہ کی جی کہ ہے ہر گز نہ ہو نہ کی جی کہ ہے ہر گز نہ ہو</p>

نہ کی جی کہ ہے ہر گز نہ ہو

<p>میں نے بھی کیا کیا کیا کیا میں نے بھی کیا کیا کیا کیا میں نے بھی کیا کیا کیا کیا میں نے بھی کیا کیا کیا کیا</p>	<p>میں نے بھی کیا کیا کیا کیا میں نے بھی کیا کیا کیا کیا میں نے بھی کیا کیا کیا کیا میں نے بھی کیا کیا کیا کیا</p>	<p>میں نے بھی کیا کیا کیا کیا میں نے بھی کیا کیا کیا کیا میں نے بھی کیا کیا کیا کیا میں نے بھی کیا کیا کیا کیا</p>
<p>اس پودے کوئی مبارزہ نہیں چوٹی تھی کیا تیغ کو خطاب پڑا نہیں</p>	<p>ہاں بڑا ہوا کب ورق یاں لٹکا چہرہ تھا ہر مالک نہ فر کا کٹ گیا</p>	<p>پانی نہ مانگا تیغ اک ایسی لگائی ہو روداد وہ جان تھا کہ کاسنہ کی کھائی ہو</p>
<p>میں نے بھی کیا کیا کیا کیا میں نے بھی کیا کیا کیا کیا میں نے بھی کیا کیا کیا کیا میں نے بھی کیا کیا کیا کیا</p>	<p>میں نے بھی کیا کیا کیا کیا میں نے بھی کیا کیا کیا کیا میں نے بھی کیا کیا کیا کیا میں نے بھی کیا کیا کیا کیا</p>	<p>میں نے بھی کیا کیا کیا کیا میں نے بھی کیا کیا کیا کیا میں نے بھی کیا کیا کیا کیا میں نے بھی کیا کیا کیا کیا</p>
<p>یہ ہر جہی سر بھی چپ گیا گیسوا لکہ اٹھا ہار سے ابر سیاہ کا</p>	<p>یہ نہاں ہو سے علم لیے جو جو یہ تم کیا عیب تھا کہ طبل بھی زیر گام تھے</p>	<p>بھائی کو کوئی بھائی نہ بھڑکے جہا نہیں جب شک بھر کر لائی تو جان تو جان نہیں</p>
<p>میں نے بھی کیا کیا کیا کیا میں نے بھی کیا کیا کیا کیا میں نے بھی کیا کیا کیا کیا میں نے بھی کیا کیا کیا کیا</p>	<p>میں نے بھی کیا کیا کیا کیا میں نے بھی کیا کیا کیا کیا میں نے بھی کیا کیا کیا کیا میں نے بھی کیا کیا کیا کیا</p>	<p>میں نے بھی کیا کیا کیا کیا میں نے بھی کیا کیا کیا کیا میں نے بھی کیا کیا کیا کیا میں نے بھی کیا کیا کیا کیا</p>
<p>تھا اک تو کو اور بھی بیکار ہو گیا تصویر نیم رخ وہ ستم گار ہو گیا</p>	<p>بیشک یہ حرب کم نہیں جید کی حرب لشکر چھ لاکھ کا تہ وبالا ہے ضرب</p>	<p>کاٹے لحد میں طرے کو نور عین کو کہ کہ کے ہاں بھائی وہ رو حسین کو</p>

<p>۴۴۴ راز تہ تیغ جان خدائی سوچا از خدائی سوچا از خدائی مگر از کسکے دوش چکا از خدائی سکوئی مگر ز شمشیر خدائی</p>	<p>۴۴۵ چہ کی خدائی پانی کی چہ کی پید بھی قلعہ قلعہ سے شہنائی شہنشاہ آفتاب کو پیر سر شہنشاہ پانی کی خدائی</p>	<p>۴۴۶ جنت نالود تھا اسب تمباکس بولے تھوڑے تھوڑے سے پانی کی خدائی چکارا کر سوچا آپ بولے</p>
<p>بھاگ گئے وہ ان کو سب تمکین لڑی ہو ماسٹر لڑی ہو کتھے نشان کتھے گڑی ہو</p>	<p>بھی بھی مچھلیاں کہ ہیں احیائیں غوطے لگائی پھرتی تھیں پران ذاتیں</p>	<p>دریا میں پانی پینے سے بالوں ہو گیا یوں تھوڑی اُچھائی کہ کھٹاؤں ہو گیا</p>
<p>۴۴۷ چکا زہرینہ شہنشاہ دریا میں چکا زہرینہ شہنشاہ نواز احبابوں کو زہرینہ شہنشاہ تھا شہنشاہ آفتاب</p>	<p>۴۴۸ دیا کرب و کربم چکا پانی کی خدائی انہی زبان میں سے پانی کی خدائی پانی کی خدائی</p>	<p>۴۴۹ کا زہرینہ شہنشاہ پودھا کرب و کربم چکا سامان مہج بھی خدائی پانی کی خدائی</p>
<p>پیکا جو خونیں مل کر بخ باصفا کا عطر خوشبو کی آب نہر نیا سوتا کا عطر</p>	<p>پھر فوج اُڑائی تھی آقا نظر کریں میں بھی بیرون ہونش زبان تیر کریں</p>	<p>تین تین چھٹی ہوئی تھیں برابر ترائی میں گویا بندھی تھی زنجیر کس زرائی میں</p>
<p>۴۵۰ تیر تیر کا اور علم سنکا تیر تیر کا اور علم سنکا تیر تیر کا اور علم سنکا تیر تیر کا اور علم سنکا</p>	<p>۴۵۱ اس وقت شہنشاہ پودھا کرب و کربم چکا تیر تیر کا اور علم سنکا تیر تیر کا اور علم سنکا</p>	<p>۴۵۲ تیر تیر کا اور علم سنکا تیر تیر کا اور علم سنکا تیر تیر کا اور علم سنکا تیر تیر کا اور علم سنکا</p>
<p>تھم جاتی تھیں کبھی بھی پھرتی تھیں بیز بیز کی مچھلیاں تھیں کہ ترتی تھیں تھیں</p>	<p>سیراب ہوں تو کون مجھے باور لکھو سقائی کی ہر سکی وہ سب آئندہ کیا</p>	<p>مذاہر تو گھر گھر ہے کیسا ترائی میں ہاں ہر سمنہ جان لڑائی میں</p>

نور محمد پٹیل

<p>۹۱ دل کے کہہ کر آئی راتوں پر جانی کو چھری ہونے سے پہلے خجور نہ بنیں وہیں اس کی تجربہ سب بچار ہو وہ راتوں پر</p>	<p>۹۲ نہاڑا عالم کا بچہ بچا نظر نہ کرے کہ وہ چھری سے بزرگ وار ملے کہ وہ چھری سے نہاڑا آدمی نہ ہو کہ وہ چھری سے</p>	<p>۹۳ برادری کی شہرت ہو کر بیگانہ دریا شکر کی شہرت مٹھتے ہیں انھوں کو شکر کی شہرت کھانا تو وہ شکر کی شہرت</p>
<p>۹۴ غل ہو کہ نام کر کے وہ تشنہ گلو گیا ستارے آل خلق سے کیا سرخو گیا</p>	<p>۹۵ داناں زین کہ سرخ کیا خون کی سیل تلواریں دین دو شہر اس کی سیل</p>	<p>۹۶ بر باد سب ریاض حق علم را ہو گیا اُس مشک سے دو تیر ہوا دین بار ہو گیا</p>
<p>۹۷ تھا کیا اُس سے جو بھارت پر اگر بھارت پر گیا تو بھارت پر خشنہ لگی نہ رہی کیا بھارت پر بھارت پر نہ رہی کیا بھارت پر</p>	<p>۹۸ شکار سے دست نہ کرے کہ وہ سالم جو بھارت پر تھا بھارت پر رہی ہے کہ بھارت پر تھا بھارت پر تلوار بھی پاس نہ رہی بھارت پر</p>	<p>۹۹ کھنکھائی کی شہرت ہو کر سب غلامین کی شہرت ہو کر بھارت پر نہ رہی کیا بھارت پر بھارت پر نہ رہی کیا بھارت پر</p>
<p>۱۰۰ سہرین لہری لہری ہون بابا لہری خند دین جس شکوہ سے شیر خدا لہری</p>	<p>۱۰۱ از لہری دست و تیغ کا بچہ کا سا تھا بازو تو پ رہا تھا یہ قہقہے پر اتھ تھا</p>	<p>۱۰۲ جان اب کوئی رقی ہر تہ زخا دین حضرت کا شیر لوت راہی کھیلا دین</p>
<p>۱۰۳ لاکھوں کی شہرت ہو کر توڑی نہ رہی کیا بھارت پر کھا کر جو بھارت پر تھا بھارت پر بھارت پر نہ رہی کیا بھارت پر</p>	<p>۱۰۴ اس لہری کی جلدی ہو کر بھارت پر نہ رہی کیا بھارت پر بھارت پر نہ رہی کیا بھارت پر بھارت پر نہ رہی کیا بھارت پر</p>	<p>۱۰۵ سننا تھا یہ کہ بھارت پر بھارت پر نہ رہی کیا بھارت پر بھارت پر نہ رہی کیا بھارت پر بھارت پر نہ رہی کیا بھارت پر</p>
<p>۱۰۶ دسے میں سو طرح کی ہو فکر ایاں جانکو اب مشک کو چھپاؤں کہ تھا سونگ</p>	<p>۱۰۷ جس ہاتھ میں الم تھا ہوا وہ بھی کر دیا سینہ جری زہر شکر سکینہ پر دھریا</p>	<p>۱۰۸ چلا زخا بھائی جہاں سے گزریا صفت ماتی بھائی کہ عبا مل گئے</p>

[illegible]

<p>حالا رو کر کا حسین اور اینک مگر کز جوباب و برب درد فراق کز سر گری و غم بیکر چرخ و چرخ و چرخ</p>	<p>حالا یکے پنے تھو سنا شام پیلار لڑا دن تو نا تھا دم کر کھانے رو در در کجا پہنچون کر کے شیراز کو نام</p>	<p>حالا بیت بزان سنیدنی کجا و نہ شوگر کجا و کجا سرخ شمن ہو کجا کجا بیکر چرخ و چرخ و چرخ</p>
<p>لکے نہ کر شبیدہ پیر نہ روکتے پھر ساتھ ہی سفر تھا جو اکبر نہ روکتے</p>	<p>اسد کیا علی کا پس حق شناس تھا مر کھی سر حسین کا قدموں کیاس تھا</p>	<p>سہے ہر کا ایک غل ہو اگر مرین امام کے مان گر پڑی زمین بے کھجور و تھام کے</p>
<p>حالا ساز فین ہو جانی سب کمر خنجر باوین سب چرخ و چرخ و چرخ و چرخ دل بے بہشت کجا و غدا کجا</p>	<p>حالا رو کر کار و شاد زمان لوگر کجا و شاد زمان سرخ شمن ہو کجا کجا بیکر چرخ و چرخ و چرخ</p>	<p>حالا بیت بزان سنیدنی کجا و نہ شوگر کجا و کجا سرخ شمن ہو کجا کجا بیکر چرخ و چرخ و چرخ</p>
<p>حسرت یہ ہے کہ جراتن پاش پاش ہو جب کج ہوں تو آپ کے پہلو میں لاش ہو</p>	<p>بچوں کو حق میں بھی نہ کیا کچھ زبان قدموں پہ بندھ رکھے سدھار و جان</p>	<p>بولی پیاسے خمرین ملاطمت کمان چلے آتا ہے باپ سدھار گئی تو کمان چلے</p>
<p>حالا پیکر اس کمر و شاد پیکر اس کمر و شاد پیکر اس کمر و شاد پیکر اس کمر و شاد</p>	<p>حالا پیکر اس کمر و شاد پیکر اس کمر و شاد پیکر اس کمر و شاد پیکر اس کمر و شاد</p>	<p>حالا پیکر اس کمر و شاد پیکر اس کمر و شاد پیکر اس کمر و شاد پیکر اس کمر و شاد</p>
<p>!! ایسی گھڑی تو ہے مشکلا کشائی کی امداد دیجیے وقت اجل میری بھائی کی</p>	<p>بہم رو پر ہرین آنکھ لگی تم کو لٹے ہیں کیسی پیچیدہ آئی کہ اب بولتے نہیں</p>	<p>دل مضطرب ہو کر طے کلمہ کہو تو ہیں سنتی نہیں ہے کیا کہ چچا جان رو تو ہیں</p>

<p>۱۱۸ پوٹا دلیر کا تھا سپر تھا دل سپر کا رکتا وہ کیا کسی سے کہ بچہ تھا شیر کا پوٹا دلیر کا تھا سپر تھا دل سپر کا رکتا وہ کیا کسی سے کہ بچہ تھا شیر کا</p>	<p>۱۱۹ فصلیہ کے خند و شرم کی گونج ایک لڑکے کا طرہ سے بے صفو نکارا گھر سے آئے جہاں کا دل نویابی شمار میں نہ دراز</p>	<p>۱۲۰ پہونچا تہ ہو کہیں جسد پاش پاش بیٹا تڑپتا آتا ہے بابا کی لاش پر پہونچا تہ ہو کہیں جسد پاش پاش بیٹا تڑپتا آتا ہے بابا کی لاش پر</p>
<p>۱۲۱ پوٹا دلیر کا تھا سپر تھا دل سپر کا رکتا وہ کیا کسی سے کہ بچہ تھا شیر کا پوٹا دلیر کا تھا سپر تھا دل سپر کا رکتا وہ کیا کسی سے کہ بچہ تھا شیر کا</p>	<p>۱۲۲ پوٹا دلیر کا تھا سپر تھا دل سپر کا رکتا وہ کیا کسی سے کہ بچہ تھا شیر کا پوٹا دلیر کا تھا سپر تھا دل سپر کا رکتا وہ کیا کسی سے کہ بچہ تھا شیر کا</p>	<p>۱۲۳ پوٹا دلیر کا تھا سپر تھا دل سپر کا رکتا وہ کیا کسی سے کہ بچہ تھا شیر کا پوٹا دلیر کا تھا سپر تھا دل سپر کا رکتا وہ کیا کسی سے کہ بچہ تھا شیر کا</p>
<p>۱۲۴ پوٹا دلیر کا تھا سپر تھا دل سپر کا رکتا وہ کیا کسی سے کہ بچہ تھا شیر کا پوٹا دلیر کا تھا سپر تھا دل سپر کا رکتا وہ کیا کسی سے کہ بچہ تھا شیر کا</p>	<p>۱۲۵ پوٹا دلیر کا تھا سپر تھا دل سپر کا رکتا وہ کیا کسی سے کہ بچہ تھا شیر کا پوٹا دلیر کا تھا سپر تھا دل سپر کا رکتا وہ کیا کسی سے کہ بچہ تھا شیر کا</p>	<p>۱۲۶ پوٹا دلیر کا تھا سپر تھا دل سپر کا رکتا وہ کیا کسی سے کہ بچہ تھا شیر کا پوٹا دلیر کا تھا سپر تھا دل سپر کا رکتا وہ کیا کسی سے کہ بچہ تھا شیر کا</p>
<p>۱۲۷ پوٹا دلیر کا تھا سپر تھا دل سپر کا رکتا وہ کیا کسی سے کہ بچہ تھا شیر کا پوٹا دلیر کا تھا سپر تھا دل سپر کا رکتا وہ کیا کسی سے کہ بچہ تھا شیر کا</p>	<p>۱۲۸ پوٹا دلیر کا تھا سپر تھا دل سپر کا رکتا وہ کیا کسی سے کہ بچہ تھا شیر کا پوٹا دلیر کا تھا سپر تھا دل سپر کا رکتا وہ کیا کسی سے کہ بچہ تھا شیر کا</p>	<p>۱۲۹ پوٹا دلیر کا تھا سپر تھا دل سپر کا رکتا وہ کیا کسی سے کہ بچہ تھا شیر کا پوٹا دلیر کا تھا سپر تھا دل سپر کا رکتا وہ کیا کسی سے کہ بچہ تھا شیر کا</p>

۱۱۱
 کہیکو یہ جو بیٹا تھا وہ سب
 تھار بار چاکی عیاس
 کر جھوٹا کشت کو علم پر
 زباز تھے کہ کھڑے

۱۱۲
 کہتا تھا وہ کہ جان بیدین دیگر جانینگ
 خیمے میں اپنے باپ کو ہم لیکے چاکی

۱۱۳
 جوڑا تھا کہ کو دین حضرت خلیفہ
 بیابا چھٹیا کے سدا پر گھر
 نہر گھر چلو پہ سدا پر گھر
 ویاغری بجا رہی اور

۱۱۴
 نادور کر ساتھ ظلم کے جنگل میں روئو
 پس اب چاکی لاشہ قتل میں روئو

۱۱۵
 آسکا انجب سب کا کوئی
 نہیں اب خیمے میں جا کر کوئی
 نیک و عیسیٰ کے ان کوئی
 ہنگامے راہ وین کا کوئی
 نہ سیکم وہ خاکی کوئی

۱۱۶
 خالق سواب دعا، تراب جا بجا پڑھوں
 عہا شری مزار یہ یہ مرثیہ پڑھوں

۱۱۷
 سلام آج جاگے
 شہانہ میں بندہ دیوہ جاگے
 جواد جتوڑی نعلین کے شاگلے
 مانہ میں کہ نموی شونہ جاگے
 زبان خن کر کے ہر خون زباگے

۱۱۸
 سلامی ترک ہو جھلے سے زباگے
 خن میں کہ دی تیری مری زباگے
 زبا نے نخل عالم میں اقدار خن
 خن آ رہو تو میں زباگے

۱۱۹
 دعا و صحت و سب و ذکر آل رسول
 خزانے دین میں عجب نہیں زباگے
 خزانہ عطا و نہ نعت خزانہ زباگے
 زبان ہن کر کے ہر دہن زباگے

۱۲۰
 جبین و اس و شیم و خ و لب دندان
 دیو دیکہ نہ اسے بجا دیکہ

۱۲۱
 بیان جو زبان حال میں جکھن
 سہید ہے تین تار مری زباگے
 عین و نخل کوئی غریب کوئی
 خداداد علم جی چاویا زباگے

۱۲۲
 عرب کو تھے جن کے خطبہ عجا
 ہوتی جو ختم فصاحت نہی زباگے
 شاہ جو جہاں میں توب ذکر حسین
 شاہ جو جہاں میں توب ذکر حسین

۱۲۳
 تو چھپیاں تھی تیرے زباگے
 کہیں ہو مارا گھوڑے نخل مالو
 زمین خرد ہو آخری سکا گے
 لبت کو واسطے ہر سو تیرے زباگے

۱۲۴
 خزانہ و سب و شیم و خ و لب دندان
 دیو دیکہ نہ اسے بجا دیکہ

۱۰ سوئے رخصت کے غم ہے تم میں
حفاظت میں کمان فینڈیا کی ہے
۱۱ زمین کو واسطیوں میں چارہ مصوم
کہ علیہ امترا بان میں آسمان کی ہے
۱۲ ملک پہ تیار خود غلی ملی سرہ
ہوا بیج اسی نام عراذ کی ہے
۱۳ کوئی دھنیں درخت قبہ شیر
بلند گر ہے کوئی فوق آسمان کی ہے
۱۴ نہ بھول زور جوتی میں صنعت پری
کہ ہر مبارکی سے ابتداء فرما کر ہے
۱۵ ابواب کا بندہ ہوں آ زمین میں
فشار اس قدر آکشت آخو انگر ہے
۱۶ سب اٹھاؤ دیکھ آسمان چھکون کھک
بڑی براتی بھی گڑی کی انگر ہے

۱۷ چار شے ہیں حضرت گزری ہیں
سحر ہوئی علی اکبر اٹھوا ان کی ہے
۱۸ پانچین غل غل غل غل غل غل
وہ کہے میرے ہیں اسی کما کر ہے
۱۹ کیا پشت میں جب تڑپنے بول
مگلا و عذر دوس میں مہمان کی ہے
۲۰ جہاز سے چھپ کر فتنہ میں کمر
گمراہان نہ ملا کوشت لکھ کر ہے
۲۱ اگر ہے طالب روزنی شفا کی بھیج
ہما بھی خاک چھلکا ہی آخو ان کی ہے
۲۲ امام دین کو فقط آسمان نہیں دیا
بنا زمین کو بھی کی قلد زما کر ہے
۲۳ پیادہ تھا احباب کا جو غبار
سویچو پر دھتے نہر کی انگر ہے

۲۴ یقین رنج و مصیبت میں بدو تار
حسین رو بہین ہکام دم کج انگر ہے
۲۵ قیامت آگ کی آوجھان دون بدر
امام پاک کا شہر کی نشان کی ہے
۲۶ کیا دیکھ کے عدا گردن جہاد
عصمت کا ہر طوق الیہ تو انگر ہے
۲۷ جو بیچ کھینچے عابد تو خلق آجانب
گلاب عادیو یوسف کاروانگر ہے
۲۸ قطعہ
پکری نیت علی سر سے جب چلی پر
لباس خاک ہو اب جہنم آخان کی ہے
۲۹ اگر کسی است بچا سے طوفان کو
راہ قاطبہ دینی ہوں باد بکے ہے
۳۰ تلخ عالم غافل کو دھت کرے
نہر تو ہے اب جہنم کو دھت کرے

<p>۱۱۱ وہ قافلہ کی کوئی غیبت نہ کرے ورنہ رازی کے ساتھ ہو کر سباز بنے تو بیکار سے بھی بڑی راہ ہے جو راز کو چھوڑے</p>	<p>۱۱۲ نہ کہ کسی غلطی سے نہ کہ کسی واقف نہ تو افسوس نہ کہ کسی امیر و بزرگ نہ کہ کسی</p>	<p>۱۱۳ فرمانے کے حضرت عباسؓ کے سکینہ سے نہ کہ کسی موتوری جرات کو نہ کہ کسی</p>
<p>۱۱۴ نور کی رضا شاہ خوش اقبال رکھو جس طرح بنے قاطر کے لال کو روکو</p>	<p>۱۱۵ چھٹیں صفت شیر کو سب ہو کر ہٹ جائیں نورہ کرین بڑھ کر تو کیجئے ابھی ٹھہریں</p>	<p>۱۱۶ آٹھ جان دو پہلے مجھے اس رحمت سے ترب یا یوں لاشہ مرا جب بیکار رہے</p>
<p>۱۱۷ اگر نہ تاج ہو وراثت کا چار کیا تیرے رونماں کی سیرت نہ بنا</p>	<p>۱۱۸ دیکھا جو سوسے فوج جیتے تونہ کہ خفت و کتا آب بہان بھوکہ</p>	<p>۱۱۹ اگر نہ تاج ہو وراثت کا چار کیا تیرے رونماں کی سیرت نہ بنا</p>
<p>۱۲۰ تسست میں تباہی ہو تو پھر وغرغہ کیا راغز و گناہ اسیر و گناہیتوں کا خلاہ</p>	<p>۱۲۱ کوہ غم داندزدہ دالم ہم پر گرے عباسؓ گرا کر تو نہ پھر جا کر پیر</p>	<p>۱۲۲ دولت نہ لڑ سبیل رسولؐ عینی کی لازم ہر حفاظت ہمیں مشکل نبی کی</p>
<p>۱۲۳ وہ کہ جسے حضرت عباسؓ نے دلائے تیرے سبب سے نہ کہ کسی</p>	<p>۱۲۴ پہلے حلقہ پہنچا ہے تو چھوڑ رو کا اندھین عباسؓ نہ چھوڑ</p>	<p>۱۲۵ پہلے حلقہ پہنچا ہے تو چھوڑ رو کا اندھین عباسؓ نہ چھوڑ</p>
<p>۱۲۶ نویسہ مجھے نہیں کہ آل نبی کی کیسے تو مزادوں انھیں اس بزدلی کی</p>	<p>۱۲۷ شہزادہ کو شمشیر و سنان خانہ زندہ جاں نانی ہیں و گناہیتوں کا خلاہ</p>	<p>۱۲۸ جب حکم امام دو جہان بایگاہ عباسؓ کو فرماں بھی جا کر جگہ آئیگاہ عباسؓ</p>

<p>۱۳۵ بہشت میں جہنم سے افضل جہنم میں جہنم سے افضل جہنم میں جہنم سے افضل جہنم میں جہنم سے افضل</p>	<p>۱۳۶ اگر کمال تو تیرا بازو باری اگر کمال تو تیرا بازو باری اگر کمال تو تیرا بازو باری اگر کمال تو تیرا بازو باری</p>	<p>۱۳۷ بہشت میں جہنم سے افضل جہنم میں جہنم سے افضل جہنم میں جہنم سے افضل جہنم میں جہنم سے افضل</p>
<p>۱۳۸ سکون جو قدم صائب شیشہ نہ کنا شکر نہ الٹ دون تو مجھے شیر کنا</p>	<p>۱۳۹ احسان ہو اگر سر سے گزر جائے دوپٹہ تو اور علی اکبر کا بدن مہر جائے دوپٹہ</p>	<p>۱۴۰ بھائی بھئی وہ بھائی جسے کچھ پیرایا کس طرح تو تیغ میں کھدو نہ ہر گز ایسا</p>
<p>۱۴۱ کیونکہ جہنم میں جہنم سے افضل کیونکہ جہنم میں جہنم سے افضل کیونکہ جہنم میں جہنم سے افضل کیونکہ جہنم میں جہنم سے افضل</p>	<p>۱۴۲ بہشت تو میری کینا کینا کینا بہشت تو میری کینا کینا کینا بہشت تو میری کینا کینا کینا بہشت تو میری کینا کینا کینا</p>	<p>۱۴۳ بہشت میں جہنم سے افضل جہنم میں جہنم سے افضل جہنم میں جہنم سے افضل جہنم میں جہنم سے افضل</p>
<p>۱۴۴ بچو کہیں ہو شور غلطش در آب نہیں ہے اب پرچہ آٹھانے کی کھان تباہ نہیں ہے</p>	<p>۱۴۵ لطیف نہو دھوپ کی جروح نہ کو مرنے پہ تو راحت ہو مجھ آوارہ وطن کو</p>	<p>۱۴۶ جینو دو کوئی دم کہ جگر چاک ہو بھائی جبت کی خصیت ہو پھر خاک ہو بھائی</p>
<p>۱۴۷ بہشت میں جہنم سے افضل بہشت میں جہنم سے افضل بہشت میں جہنم سے افضل بہشت میں جہنم سے افضل</p>	<p>۱۴۸ بہشت میں جہنم سے افضل بہشت میں جہنم سے افضل بہشت میں جہنم سے افضل بہشت میں جہنم سے افضل</p>	<p>۱۴۹ بہشت میں جہنم سے افضل جہنم میں جہنم سے افضل جہنم میں جہنم سے افضل جہنم میں جہنم سے افضل</p>
<p>۱۵۰ ان قدموں میں لاکھوں کو مرل مل مرل جو کہ گئے ہیں شیر لہی وہ گردن گا</p>	<p>۱۵۱ مرنے پہ بھی ظلم بافعال کر سینگے سر کاٹنے لاش مارا مال کر سینگے</p>	<p>۱۵۲ آفت ہو دم زنج و بلا بھائی کامرنا بھائی کوئی چاہیگا بھلا بھائی کامرنا</p>

<p>۱۳۷ کھنکھاتی ہوئی آواز سنائی دیتی ہے کھنکھاتی ہوئی آواز سنائی دیتی ہے کھنکھاتی ہوئی آواز سنائی دیتی ہے کھنکھاتی ہوئی آواز سنائی دیتی ہے</p>	<p>۱۳۸ خلیفہ خاندانِ اہل بیت علیہم السلام خلیفہ خاندانِ اہل بیت علیہم السلام خلیفہ خاندانِ اہل بیت علیہم السلام خلیفہ خاندانِ اہل بیت علیہم السلام</p>	<p>۱۳۹ شکر و شکر و شکر و شکر و شکر و شکر شکر و شکر و شکر و شکر و شکر و شکر شکر و شکر و شکر و شکر و شکر و شکر شکر و شکر و شکر و شکر و شکر و شکر</p>
<p>۱۴۰ بعد آپ کو گرفتار نہ ہو جاؤنگی صاحب لاشے میں رد کر کے کوئی لاشہ نہ ہو</p>	<p>۱۴۱ ملاؤں ہو کیا دیکھیں اس گلابی کو کرتی ہے یہ دوست غزال ختنی کو</p>	<p>۱۴۲ دیوار ہے لوہے کی سہراہ تو کیا ہے توحید و صدقہ کھڑی قلم کشا ہے</p>
<p>۱۴۳ گلابی گلستانِ عجب ہے گلابی گلستانِ عجب ہے گلابی گلستانِ عجب ہے گلابی گلستانِ عجب ہے</p>	<p>۱۴۴ گلستانِ گردانِ دانم در کو عجب ہے گلستانِ دانم در کو عجب ہے گلستانِ دانم در کو عجب ہے گلستانِ دانم در کو</p>	<p>۱۴۵ بنو خلیل جو غلامِ نبوی ہیں بنو خلیل جو غلامِ نبوی ہیں بنو خلیل جو غلامِ نبوی ہیں بنو خلیل جو غلامِ نبوی ہیں</p>
<p>۱۴۶ ہر شے سے شکر یہ سخنِ اشکِ حلال عباسؑ یہ تھیں محل سے نکل آئے</p>	<p>۱۴۷ گھر میں رہے تھے یہ ہو تم حق کر دی رخصت یہ تمہاری انہیں رخصت علی</p>	<p>۱۴۸ پھرتی ہوا جل جمع مردم کی نظریں برق مگنہ در آئی ہے جگر میں</p>
<p>۱۴۹ جگمگاتے ہوئے درختِ بزمِ شاد جگمگاتے ہوئے درختِ بزمِ شاد جگمگاتے ہوئے درختِ بزمِ شاد جگمگاتے ہوئے درختِ بزمِ شاد</p>	<p>۱۵۰ سوار ہو کر وہ چاروں طرف سوار ہو کر وہ چاروں طرف سوار ہو کر وہ چاروں طرف سوار ہو کر وہ چاروں طرف</p>	<p>۱۵۱ چلے چلے چلے چلے چلے چلے چلے چلے چلے چلے چلے چلے چلے چلے چلے چلے چلے چلے چلے چلے چلے چلے چلے چلے</p>
<p>۱۵۲ نیکوئی کی چمک قس گرتی ہوئی آئی گرد آسکے ہوا دشت کی پھرتی ہوئی آئی</p>	<p>۱۵۳ خوشبو سے ارم تھی نفس باد صبا میں ملاؤں تھا گھوڑا بھی پھر بریلی ہو میں</p>	<p>۱۵۴ کہتی ہر زمین صاف ستارہ کی چمک میں چن میں کوئی ہوں یہ خوشنما ہے</p>

۱۳۷
 کھنکھاتی ہوئی آواز سنائی دیتی ہے
 کھنکھاتی ہوئی آواز سنائی دیتی ہے
 کھنکھاتی ہوئی آواز سنائی دیتی ہے
 کھنکھاتی ہوئی آواز سنائی دیتی ہے

و ملحق است به این کتاب
در حدیث و تفسیر و فقه و کلام
و تاریخ و جغرافیا و طب و فنی
و سایر علوم و صنایع
و در هر یک از اینها
در حدیث و تفسیر و فقه و کلام
و تاریخ و جغرافیا و طب و فنی
و سایر علوم و صنایع

۱۳۸
ما نچو سوزا رخ و سحر خال تن تو
نماند بر قدرت کی بود چو بی تو
نماند بر قدرت کی بود چو بی تو

شبان کسی کی بر شباهت بر کسی
ما طق بر جو قرآن بر صورت بر کسی

۱۳۹
خود مکتوبه جو بر در دران آید
خود مکتوبه جو بر در دران آید

موتی مرے میزان سخن سخن ملای
عقد جوہرین نظم مرع میں ہر کلمہ

۱۴۰
خاک و تر و مٹی و آب و آتش
خاک و تر و مٹی و آب و آتش

اک چاندی جو خاک لکش کف پا
ہمارے خاک اپر جو ہمارے تو جاب

۱۴۱
کیا جیسے ثبات قدر شکر کا انداز
شبتا اندین کی جاکے کی دور
شبتا اندین کی جاکے کی دور

جرات میں کچھ فرق نہ طافت میں
ہاتھ آتے ہیں ہاؤن میں میر غمی ہے

۱۴۲
فطرت کی جی کہ وہ خج شکلی
سبکی سیکھا دی ہے جو بیانی
سبکی سیکھا دی ہے جو بیانی

وصات شائندہ گوہر میں اسی کے
دو کرتی کہ کیا کو یہ جو سر میں اسی کے

۱۴۳
بان وہ کہ کہ میں سب کا جاب
دشمن و دوست تو اچھی ہے گھڑی
دشمن و دوست تو اچھی ہے گھڑی

بلا رہا ہو اگر مہر جو مل گئی سن سے
گردن ہو تو سر لگی اور ہاتھ بدن سے

۱۴۴
نیز کوئی وہ کہ کہ میں سب کا جاب
دو دو جو جاب سے ملانے کی جاب
دو دو جو جاب سے ملانے کی جاب

بکھوہ سپر پشت فلک قدر کی جی
تارے لیے رات آگنی ہو بر کی جی

۱۴۵
چاؤش دھوا کہ کار کی یاد
بکھوہ سپر پشت فلک قدر کی جی
بکھوہ سپر پشت فلک قدر کی جی

زچہر ہر جملہ دوش پامہر کا نشان
یخہ یہ علم کا نہیں آمد کا نشان ہے

۱۴۶
آباد وہ جو نہایت خدا جاب
جس نے نہایت کو سدا در جاب
جس نے نہایت کو سدا در جاب

ہر چند حسن کا بھی پس خوب لڑا تھا
ابن وہ پڑ گیا کہ جو میر میں پڑا تھا

<p>۴۴۴ کجی زینت غدا زان روز دل کجی سیدان تو سید عجب جبین است کجی تو سید عجب چنگامه جگر مر جگر</p>	<p>۴۴۵ کون کسے سوا بدست کون کون کسے سوا باز و سر و راز کون کسے سوا شیدا و زند جان کون کسے سوا جفا و سب و دزدان</p>	<p>۴۴۶ کون کسے سوا بدست کون کون کسے سوا باز و سر و راز کون کسے سوا شیدا و زند جان کون کسے سوا جفا و سب و دزدان</p>
<p>آواز جو اس صاحب شمشیر کی آئی رویا یہ سمجھے کہ صدا شمشیر کی آئی</p>	<p>مرکبانہ کبھی کون صفت جبریں جا کر لکے لیے خورشید پھر اغرب میں جا کر</p>	<p>لاکھوں سرا ہی تشنہ دہانی میں لڑو گا وہ آگ میں لڑو تھے میں یا نی میں لڑو گا</p>
<p>۴۴۷ با صفت اول کی صفت شیدا لڑنے کے لیے اس کی صفت شیدا شیدا کی صفت شیدا شیدا شیدا کی صفت شیدا شیدا</p>	<p>۴۴۸ کجی زینت غدا زان روز دل کجی سیدان تو سید عجب جبین است کجی تو سید عجب چنگامه جگر مر جگر</p>	<p>۴۴۹ کجی زینت غدا زان روز دل کجی سیدان تو سید عجب جبین است کجی تو سید عجب چنگامه جگر مر جگر</p>
<p>آپو کئی اہل شور اٹھا چار طرف سے کوئی یہ پکارے کہ علی آئی بخت سے</p>	<p>ادبار بھی اس قمر کے تھا ساتھ تو بول تھے دوش محمد یہ قدم ہاتھ توں پر</p>	<p>اڑتے ہوئی مرغان جہنم شمشیر سے صحرا سے علی شمشیر ہن دست سے بھاگے</p>
<p>۴۵۰ کجی زینت غدا زان روز دل کجی سیدان تو سید عجب جبین است کجی تو سید عجب چنگامه جگر مر جگر</p>	<p>۴۵۱ کجی زینت غدا زان روز دل کجی سیدان تو سید عجب جبین است کجی تو سید عجب چنگامه جگر مر جگر</p>	<p>۴۵۲ کجی زینت غدا زان روز دل کجی سیدان تو سید عجب جبین است کجی تو سید عجب چنگامه جگر مر جگر</p>
<p>افلاک بھی ہیں زیر نگین شمس قمر بھی سب دیو بھی ہیں بیان بھی لاکھ شمشیر بھی</p>	<p>سر پر جو گئی ازیر زمین تیغ دوسرے تھی مرچ کا نہ سینہ تھا نہ مرکب کی کرتھی</p>	<p>اس خشم بن خشم فزون ہو گئیں آنکھیں گلگون کالو دیکھا خون ہو گئیں آنکھیں</p>

مثنوی شریف
 جلد اول
 صفحہ ۱۳۵

<p>۱۴۰ کسی کو چنگ نہ پان کرے شہید و ساجو کما زدن پان بندم تھادہ منجمن کو جو کس کے لئے پان کا بایا</p>	<p>۱۴۰ حاجتیں بجا کرے کسی کو چنگ نہ پان کرے شہید و ساجو کما زدن پان بندم تھادہ منجمن کو جو کس کے لئے پان کا بایا</p>	<p>۱۴۰ کسی کو چنگ نہ پان کرے شہید و ساجو کما زدن پان بندم تھادہ منجمن کو جو کس کے لئے پان کا بایا</p>
<p>۱۴۰ بسل بھی کرنا دڑے سے مشتوق ہو کر کشتی چرتی ہے گلی</p>	<p>۱۴۰ صفت تیغز نوکنی کے ہر ماہرین دو ایک کے تھو چار تھے دو</p>	<p>۱۴۰ باجہ آگے گئے چلے بھی نہ کھینچے گئے</p>
<p>۱۴۰ کشتی کی غل کی جو بوند تھے بوند</p>	<p>۱۴۰ کشتی کی غل کی جو بوند تھے بوند</p>	<p>۱۴۰ کشتی کی غل کی جو بوند تھے بوند</p>
<p>۱۴۰ خاک اڑتی تھی بھاگا تھا جوں لشکر میں نہ ڈکا نشان تھا نہ علم کا</p>	<p>۱۴۰ کیسان روٹ ہفت ہزاری گلشن میں سدا باد بہاری نہیں رہتی</p>	<p>۱۴۰ لشکر میں نہ ٹھہرے کہیں یہ کیا ایسا کہ گئے قمر سقر میں</p>
<p>۱۴۰ کشتی کی غل کی جو بوند تھے بوند</p>	<p>۱۴۰ کشتی کی غل کی جو بوند تھے بوند</p>	<p>۱۴۰ کشتی کی غل کی جو بوند تھے بوند</p>
<p>۱۴۰ تھانلو فری زخم ہر اک بدلہ تھا یہی خون جگر بند حسن کا</p>	<p>۱۴۰ تھا شور کھی بارہ مین یہ گھاٹ نہ کھا ہمنے کھی تلوار مین یہ کاٹ نہ دیکھا</p>	<p>۱۴۰ تھا شور کھی بارہ مین یہ گھاٹ نہ کھا ہمنے کھی تلوار مین یہ کاٹ نہ دیکھا</p>

۱۴۰
کشتی کی غل کی
جو بوند تھے بوند

<p>۱۳۱ اگر کہ کچل جانی کھ گور و دیو شیرابی کی آغوشی نورستم کی چھٹھی</p>	<p>۱۳۰ وہ خوش کر لے بی بی عجب میں کا گلشن کیو نہ سب کیون</p>	<p>۱۲۹ اگر کہ کچل جانی کھ گور و دیو شیرابی کی آغوشی نورستم کی چھٹھی</p>
<p>۱۳۰ اگر کہ کچل جانی کھ گور و دیو شیرابی کی آغوشی نورستم کی چھٹھی</p>	<p>۱۲۹ اگر کہ کچل جانی کھ گور و دیو شیرابی کی آغوشی نورستم کی چھٹھی</p>	<p>۱۲۸ اگر کہ کچل جانی کھ گور و دیو شیرابی کی آغوشی نورستم کی چھٹھی</p>
<p>۱۲۹ اگر کہ کچل جانی کھ گور و دیو شیرابی کی آغوشی نورستم کی چھٹھی</p>	<p>۱۲۸ اگر کہ کچل جانی کھ گور و دیو شیرابی کی آغوشی نورستم کی چھٹھی</p>	<p>۱۲۷ اگر کہ کچل جانی کھ گور و دیو شیرابی کی آغوشی نورستم کی چھٹھی</p>
<p>۱۲۸ اگر کہ کچل جانی کھ گور و دیو شیرابی کی آغوشی نورستم کی چھٹھی</p>	<p>۱۲۷ اگر کہ کچل جانی کھ گور و دیو شیرابی کی آغوشی نورستم کی چھٹھی</p>	<p>۱۲۶ اگر کہ کچل جانی کھ گور و دیو شیرابی کی آغوشی نورستم کی چھٹھی</p>

<p>۱۴۳ خبر رسید کہ میں نے میں نے بھی بڑے بڑے میں نے بھی بڑے بڑے میں نے بھی بڑے بڑے</p>	<p>۱۴۲ میں نے بھی بڑے بڑے میں نے بھی بڑے بڑے میں نے بھی بڑے بڑے میں نے بھی بڑے بڑے</p>	<p>۱۴۱ میں نے بھی بڑے بڑے میں نے بھی بڑے بڑے میں نے بھی بڑے بڑے میں نے بھی بڑے بڑے</p>
<p>گل رنگ ب نہر و درہ نظر آئے خون گج ترائی میں برتا نظر آئے</p>	<p>پرترہ تھیں اکھین غضب بود نظر تھی پیش آنی ہر آفت یہ اسی بھی خبر تھی</p>	<p>بیکل تھا فرم مجھ سے اُس شرمین کے ہر ناب ہلاقی تھی کلیجہ کو زمین کے</p>
<p>۱۴۰ میں نے بھی بڑے بڑے میں نے بھی بڑے بڑے میں نے بھی بڑے بڑے میں نے بھی بڑے بڑے</p>	<p>۱۳۹ میں نے بھی بڑے بڑے میں نے بھی بڑے بڑے میں نے بھی بڑے بڑے میں نے بھی بڑے بڑے</p>	<p>۱۳۸ میں نے بھی بڑے بڑے میں نے بھی بڑے بڑے میں نے بھی بڑے بڑے میں نے بھی بڑے بڑے</p>
<p>نوجوان کو شکست آج دی جاتا ہو علی منہ تکتے ہوا در شاہی جاتا ہو علی</p>	<p>چار آنکھوں کی تھی مروتان خاکا ظالم کی سپر کیا تھی کہ جہرہ تھا بلا کا</p>	<p>مرد بھی جفا کا رہی غارت دین بھی سالار سپہ شمر بھی تھا اور وہ لعین بھی</p>
<p>۱۳۷ میں نے بھی بڑے بڑے میں نے بھی بڑے بڑے میں نے بھی بڑے بڑے میں نے بھی بڑے بڑے</p>	<p>۱۳۶ میں نے بھی بڑے بڑے میں نے بھی بڑے بڑے میں نے بھی بڑے بڑے میں نے بھی بڑے بڑے</p>	<p>۱۳۵ میں نے بھی بڑے بڑے میں نے بھی بڑے بڑے میں نے بھی بڑے بڑے میں نے بھی بڑے بڑے</p>
<p>پس اب بھی یاد رہے امام ازلی کا مرا ٹوٹا بعد اسکے حسین ابن علی کا</p>	<p>سب ج وہیں تھیں گئی جو نہ پر تھی سوت اُس تم ایجاد کی گرد نہ پر تھی</p>	<p>وہ اور ہیں جیوٹ جو دلیر و شہر تھیں نادان کہیں رو باہ بھی شیر و لشکر تھیں</p>

<p>۱۰۱ بیان عشاق کی حالت شمع جگر جانتی ہو این شمع کا تین تین شمعوں کو بہار میں جگر کو جو جگر کو</p>	<p>۱۰۲ کیا کچھ کہتا ہے تو ادا کیا ہے سننے کے قابل تیری طلسمانہ تیرا آگاہ نہیں کیا کہ میں ہوں بازو کی سیرت پر تو کجا جو علم ہوگی تیرے</p>	<p>۱۰۳ لڑکا ہے ریگانہ مراد ارکھل جا مہلت ہی رکھ اب ہاتھ سے تلوار کھا کیا تجھے وہ کچھ نہیں جو رنگ کی سر لیکے ترا میان میں تلوار رکھینگے</p>
<p>۱۰۴ جان اسکو کچھ کہتا ہے جو تیرا ہون تیرے دم میں نہیں نہ اس کے مہلک مری شمشیر سے نہ تیرے سب تیری جانی پر غم تمام</p>	<p>۱۰۵ دیکھتے ہیں بہت تیرے دیکھنے کب تیری بین ہر جگہ میں ان کے پیش رو کے ہیں بے پایے کوئی کبھی سچے تیرے ہیں بے پایے</p>	<p>۱۰۶ زندہ ہوا بھی موت کی گھنٹی سے لبر کر جاراحت و آرام سے مرا اپنی لبر کر صحت الٹی ہے لڑکے کی ہمارے جو وہ خاکہ ٹکڑی تن از رزق کی پڑے تن</p>
<p>۱۰۷ خارج ہوا جب اپنی تیری بے عیب و بوجہ اور سو زانی بیاد قمار کی لڑاؤں میں نہیں ہو جا بجا کس کے دوا کر اب نہیں ہو جا بجا</p>	<p>۱۰۸ تیرے منہ سے جو آواز نکلتا ہے کیا قاطعہ کالالہ میں جو قابل جو تیری طرح ہے پیر و پادشاه جو تیری طرح ہے پیر و پادشاه</p>	<p>۱۰۹ میدان میں اگر جنگ کو دارو تو کیا ہو ارد ہو گا یہ رود و جوارڈ ہے تو کیا ہو مقبول نہ شیر و نہ کھنکھار لڑکے بھی ہنسینگے وہ فضیحت تیری ہوگی</p>

[illegible]

<p>۱۴۱ جگر تیرا کیسی بھڑکے ہوئے اچانک سے کہاں سے چلے ہوئے سر نہ لگے گویا کہ کھڑے ہوئے تیرے نہیں چھپے پاؤں نہ ہوئے</p>	<p>۱۴۲ تیرا تیرا کیسی بھڑکے ہوئے اچانک سے کہاں سے چلے ہوئے سر نہ لگے گویا کہ کھڑے ہوئے تیرے نہیں چھپے پاؤں نہ ہوئے</p>	<p>۱۴۳ تیرا تیرا کیسی بھڑکے ہوئے اچانک سے کہاں سے چلے ہوئے سر نہ لگے گویا کہ کھڑے ہوئے تیرے نہیں چھپے پاؤں نہ ہوئے</p>
<p>دو ساعتہ تلوار کے جو پیش نہ تھو اعدادِ عناصر کی طرح ایک جگہ تھو</p>	<p>شہ نہ پڑے پتھر کی سپر ہو گئی عیا بانی کیلئے خونین تر ہو گئے عیا</p>	<p>حسرت ہو کہ آیا نہ فلک بھٹ کر زمین جو ہاتھ تھا سدا وہ گر اکٹ کر زمین</p>
<p>۱۴۴ سوچا کہ کیسی بھڑکے ہوئے اچانک سے کہاں سے چلے ہوئے سر نہ لگے گویا کہ کھڑے ہوئے تیرے نہیں چھپے پاؤں نہ ہوئے</p>	<p>۱۴۵ تیرا تیرا کیسی بھڑکے ہوئے اچانک سے کہاں سے چلے ہوئے سر نہ لگے گویا کہ کھڑے ہوئے تیرے نہیں چھپے پاؤں نہ ہوئے</p>	<p>۱۴۶ تیرا تیرا کیسی بھڑکے ہوئے اچانک سے کہاں سے چلے ہوئے سر نہ لگے گویا کہ کھڑے ہوئے تیرے نہیں چھپے پاؤں نہ ہوئے</p>
<p>ان سب کا بھگنا تھا کہ پیغامِ صلح دال ان گھر گئے پھر کہ جو شہادت کا فحل</p>	<p>سرکٹ کر اس کا لٹامی کا عوض لین مردان و غلام و دشامی کا عوض لین</p>	<p>تلوار چلی فوج ستر سوچ پہ سن دیکھا بھی نہ ملو کہ جدا کیا ہوا سن</p>
<p>۱۴۷ تیرا تیرا کیسی بھڑکے ہوئے اچانک سے کہاں سے چلے ہوئے سر نہ لگے گویا کہ کھڑے ہوئے تیرے نہیں چھپے پاؤں نہ ہوئے</p>	<p>۱۴۸ تیرا تیرا کیسی بھڑکے ہوئے اچانک سے کہاں سے چلے ہوئے سر نہ لگے گویا کہ کھڑے ہوئے تیرے نہیں چھپے پاؤں نہ ہوئے</p>	<p>۱۴۹ تیرا تیرا کیسی بھڑکے ہوئے اچانک سے کہاں سے چلے ہوئے سر نہ لگے گویا کہ کھڑے ہوئے تیرے نہیں چھپے پاؤں نہ ہوئے</p>
<p>تلوار کو کہ شگل میں نہ گھرا تو تھو عیا ہر غول سے لڑ بھر کر لکل آتے تھو عیا</p>	<p>خوشبو ہے پسینے سے ترائی لب جو کی چھینڈیں تھیں ہر پر ہشتی کہ سو کی</p>	<p>پسا ہوسے پستی اسو کہتے ہیں بہا شمشیر دوستی اسو کہتے ہیں بہا</p>

۱۴۰
 عاتق
 دانش
 خاک داد
 کہ میر تقی میر
 کی خدمت میں
 ۱۴۱
 شہزادہ

<p>۱۶۰ حضرت علم و شکر کے جگر میں تھوڑا بیا بیا وہ جگر کے خالق تھوڑا سبحان اللہ میں خاک غزل سنہ چار نزدیک علم ہو بہا عجایب اس کی</p>	<p>۱۵۹ کون سی تیرا جگر کے جگر تھوڑا کون سی تیرا جگر کے جگر تھوڑا کون سی تیرا جگر کے جگر تھوڑا کون سی تیرا جگر کے جگر تھوڑا</p>	<p>۱۵۸ پیارے کا سنہ تیرا جگر تھوڑا پیارے کا سنہ تیرا جگر تھوڑا پیارے کا سنہ تیرا جگر تھوڑا پیارے کا سنہ تیرا جگر تھوڑا</p>
<p>پہنچے کا اموہا تھ سے مل مل کے جگر منہ ڈھانپ کر پیٹی وہ نہی لانا زین</p>	<p>کس طرح تیرا بلب جو بھائی کا دیکھوں سے ہی میں کئی کئی کھوئی امو بھائی کا دیکھوں</p>	<p>تصویر غم و درد و الم ہو گئے تھیں باز و جو کئے مشک پیچم ہو گئے تھیں</p>
<p>۱۶۱ پہنچے کا سنہ تیرا جگر تھوڑا پہنچے کا سنہ تیرا جگر تھوڑا پہنچے کا سنہ تیرا جگر تھوڑا پہنچے کا سنہ تیرا جگر تھوڑا</p>	<p>۱۶۰ کون سی تیرا جگر کے جگر تھوڑا کون سی تیرا جگر کے جگر تھوڑا کون سی تیرا جگر کے جگر تھوڑا کون سی تیرا جگر کے جگر تھوڑا</p>	<p>۱۵۹ پیارے کا سنہ تیرا جگر تھوڑا پیارے کا سنہ تیرا جگر تھوڑا پیارے کا سنہ تیرا جگر تھوڑا پیارے کا سنہ تیرا جگر تھوڑا</p>
<p>تم جب سو سدا ہمارے تھ نظر جان و تھی لا شاہی نہ ایگا یہ جس کو نہ خبر تھی</p>	<p>یوں سو کے کہ کہ کہ نہ کشاہ جگا جنت میں علی لیکے چھاتی کلاکار</p>	<p>دنیا سے جفا کار سے منہ موڑ رہی تھی رتی پہ پڑے شہر سے دم توڑ رہی تھی</p>
<p>۱۶۲ پہنچے کا سنہ تیرا جگر تھوڑا پہنچے کا سنہ تیرا جگر تھوڑا پہنچے کا سنہ تیرا جگر تھوڑا پہنچے کا سنہ تیرا جگر تھوڑا</p>	<p>۱۶۱ کون سی تیرا جگر کے جگر تھوڑا کون سی تیرا جگر کے جگر تھوڑا کون سی تیرا جگر کے جگر تھوڑا کون سی تیرا جگر کے جگر تھوڑا</p>	<p>۱۶۰ پیارے کا سنہ تیرا جگر تھوڑا پیارے کا سنہ تیرا جگر تھوڑا پیارے کا سنہ تیرا جگر تھوڑا پیارے کا سنہ تیرا جگر تھوڑا</p>
<p>مر جاو گی لا شہر جدارہ نہ سکونگی میں سوگ میں زندان کا الم نہ سکونگی</p>	<p>ماتہ تھا کہ رو تھتے جوان فوج عہد عباس کی آنکھوں میں بھی آنسو تھوڑا</p>	<p>کیا لاش نہیں ہے کہیں اس تشنہ گلہ اکبر مجھے بو آتی ہو بھائی کے لہو کی</p>

میرا دل ہے غریب و نیاز
ایسے سحر و سحر و سحر
یہ کہ تباہی کا نقصان
مطوفانِ ملامت و دریں براب

بڑا حوالہ اس قوم قمار میں چھوڑا
تم پار ہو اور میں منجر ہار میں چھوڑا

لیکھ دو تیر کی سنی ہو کر
تاہم میں تم خاک اتر گئے
منہ دیکھ کے جان کا شہر بیکار
بی بیو اب آن کر اسی ہمارے

زخم تیر و تر و سان کھا تو میں ہم بھی
حلق اپنا کٹ کر لے جا تو میں ہم بھی

آتش کے ساعی ہو کر
رکھ کر عشق کے ہوا میں ہو کر
دور و دور کا تیر ہو کر
سلاخ ہو کر طبیعت کا تیر ہو کر
سختی کے صلہ اسکا تیر ہو کر

ماتم کاری اک شور ہر اک دل پر ہے
اکبر کو جدا ہو نیکا احوال غضب ہے

سلام
سب سے برا ہے سب سے برا
شیریں سے غریب و نیاز
معتداتِ باطن کو کیا کوئی بخورے
نیز پختی سب کا فی بلا ہم اشرکار

کاش شاہی تو غرضاتِ غریب و نیاز
بے نیو و در تیرا سب فقیر و نیاز

وصف کھلاؤ در از حلیہ زیبا کا
قافہ میں میں لازم کر بیت اندھا

در کھلیں جب میر شہر زیبا کا
چلیا جاسد پیر رسیدن ہم اندھا

کشتن کر تیر شائق ہو طواف شاہ کا
کے کہ جب کیا شکل ہے برگ کاہ کا

حق نشا سار علی سر صدف زیبا کا
جہا ہے وہ جواری کر کلام اندھا

اسے زنجار عشق صادق ہو کر
چاہ میں جی دم ہم اور بیتِ زنجار

دہ گھر میں کسے علی گاہ کا
دہ گھر میں کسے علی گاہ کا

بلوہ تو درختان کسے جو شہر کا
سینہ گردن اہل نجات و نیاز کا

جہاں قبول تھا خیر اٹو کے اہ کا
مین ہوت شیر پر چلا ہو جاو خلق اندھا

چلیا جب باہر علی سوکھ دین کا
خانہ زاد و تیر میں متعلق اندھا

تو کریت و دل جو سے جو کوئی اندھا
غل شوارد و نیو بسم اللہ ہم اندھا

یہ چھپے کیا ہو عدم کرے پھر چاہ حال
ہم نشا دینے لے جو شہر اندھا

۱۵۱
 توفانی میں اٹھا دیوں نہیں
 دیکھا کہ گردن تل کی یک برس کا
 ۱۵۲
 باغ غنیمت میں کہ اسلئے بیوی چلے ہم
 تمام کروان دولت اپنی خیر راہ کا
 ۱۵۳
 توفانی میں صدا جان کو فوج شاہ
 دان تاجا لگا جگہ خدا کی راہ کا
 ۱۵۴
 کہتے تھے حیدر و شہید آٹ دو گارین
 ماتم ہوں اس کا باز دراصل اس کا
 ۱۵۵
 ایک ہی ضربت میں حسب کو علی خود کیا
 زور کیا شہر خدا سے چلے رو باہ کا
 ۱۵۶
 حکم دے دو جام کو در عدین بول علی
 دیکھ سے یہ ہم پر سید نبی چاہ کا
 ۱۵۷
 ہم کے یاد دہانی جانیں کے لئے تھے
 جب کہ ہوا کہ بہت فتن کی راہ کا

۱۵۸
 کہتے تھے خون محمد نین ناز کا
 مانو تھیا بکواران کو بہت لکھا
 ۱۵۹
 کہتے تھے سر دین کو یہ ہم خدا کی
 کسک کہ تار تار کی دھن کی
 ۱۶۰
 بات کر کے کی نہ دولت ہی دھن کی
 حشر تک تم رہا قائم ہے کے پیادہ کا
 ۱۶۱
 کہہ کے تاجا زین سب عشق علی کر ملک
 جا پو چھا کہ جو شوق دل جلوئی آہ کا
 ۱۶۲
 غلام دلوں سے ہر فتن بیت السریہ
 پینا لیا کہ خدا کا وہ غلیل اس کا
 ۱۶۳
 کہتے تھے فرزند تو قاتل کیوں جا لگا
 اک توارہ کہ ہم جنم کی بی آہ کا
 ۱۶۴
 کہتے تھے باوجود ان کو سرور خلق
 کیا کیا ارمان علی اگر تھار پیادہ کا

۱۶۵
 فتنہ دل تیغ کی شیب کی
 فتنہ کہ کہہ کیا حضرت در لکھ
 ۱۶۶
 بچان کھانزادہ بچہ نیک اسلطان
 سنا ہے کہ کو بی بی غم جاکا
 ۱۶۷
 ابن لکھ کو علی نے جام کو شاد دیا
 نیر غواہ کہ شمس ہوا بدخواہ کا
 ۱۶۸
 کہتے تھے کہ بچہ بچوں کو شادی
 غلام مولائے فتنہ بہت فتنہ اس کا
 ۱۶۹
 کہتے تھے کہ شہر ہو گا کس بنگل کیل
 تاج اس بی بی انکا فقیر اس کا
 ۱۷۰
 تاجی کہ عجب دیر انداز
 دل خاک کہ کوی صبیح فانی
 ۱۷۱
 تھے احباب لکھ کی کوس
 اس کوئی نہ اچھا نہ بچا تھا

<p>جگر خندان چرخ چرخ کشتن از کشتن کشتن دلمان بزرگ صاحب کمال مثنوی میرزا حسن</p>	<p>دلمان بزرگ صاحب کمال کشتن از کشتن کشتن دلمان بزرگ صاحب کمال مثنوی میرزا حسن</p>	<p>جگر خندان چرخ چرخ کشتن از کشتن کشتن دلمان بزرگ صاحب کمال مثنوی میرزا حسن</p>
<p>رفت پرتی سپاه سعادت بویار سو حکم کنی آهون بخت کی</p>	<p>اندلس فیض نور رسالت جلوه تها فوق و تحت بین یاج آفتاب</p>	<p>همین نیم باز گسی آهون اک اک جوان قیامت علی شکریم</p>
<p>جگر خندان چرخ چرخ کشتن از کشتن کشتن دلمان بزرگ صاحب کمال مثنوی میرزا حسن</p>	<p>دلمان بزرگ صاحب کمال کشتن از کشتن کشتن دلمان بزرگ صاحب کمال مثنوی میرزا حسن</p>	<p>جگر خندان چرخ چرخ کشتن از کشتن کشتن دلمان بزرگ صاحب کمال مثنوی میرزا حسن</p>
<p>سرگامی پری پر پریم چلی من جان آنی پیر کس کی</p>	<p>نظرو سے اون پنجہ خورشید فوج رسول کا حشم آکھونین جبرگیا</p>	<p>فرماتے تھے ترانی جی پوہتا ہے شوکار کھسار من</p>
<p>جگر خندان چرخ چرخ کشتن از کشتن کشتن دلمان بزرگ صاحب کمال مثنوی میرزا حسن</p>	<p>دلمان بزرگ صاحب کمال کشتن از کشتن کشتن دلمان بزرگ صاحب کمال مثنوی میرزا حسن</p>	<p>جگر خندان چرخ چرخ کشتن از کشتن کشتن دلمان بزرگ صاحب کمال مثنوی میرزا حسن</p>
<p>اقبال دیکھ کر خلت بیعت کو پہلے ہاتھ بڑھا آفتاب کا</p>	<p>مالک اب اسکا تخت عباس نامدار پس خاتمہ ہوا</p>	<p>دیکھے ادھر یہ تاب تصویر تھی شباب رسالت اب کی</p>

<p>۱۵۱ فادہ سوزان بفرق زینت و عین خندان بہ لب کلین و لب زینت مہربان و زبان سنجی و لب زینت سربلندی و لب زینت</p>	<p>۱۵۲ ان لائق ابواب و دروازہ لانا و کوہ و کوہ و کوہ و کوہ لبان و کوہ و کوہ و کوہ و کوہ نور و کوہ و کوہ و کوہ و کوہ</p>	<p>۱۵۳ کامیاب و کامیاب و کامیاب سود و سود و سود و سود و سود قد و قد و قد و قد و قد و قد دولت و دولت و دولت و دولت و دولت</p>
<p>پر یونین غل ہو فاطمی جان سہی شوکت گواہ ہے کہ سلیمان سہی</p>	<p>چہرہ حسن کھد زلف سیاہ کا دھوکا ہر شاہی و نکور سالت پناہ کا</p>	<p>سو تو وہ کیا کہ صرت تیغ آزادی تھی بچین کی چند زگیں آنکھوں میں جہاں تھی</p>
<p>۱۵۴ جسب و شمع و شمع و شمع و شمع خل و خل و خل و خل و خل و خل بہر و بہر و بہر و بہر و بہر و بہر لیختی و لیختی و لیختی و لیختی و لیختی</p>	<p>۱۵۵ اعتقاد شہنشاہ و شہنشاہ الہ و الہ و الہ و الہ و الہ و الہ خل و خل و خل و خل و خل و خل صفت و صفت و صفت و صفت و صفت و صفت</p>	<p>۱۵۶ شہنشاہ و شہنشاہ و شہنشاہ خل و خل و خل و خل و خل و خل توسہ و توسہ و توسہ و توسہ و توسہ و توسہ لیختی و لیختی و لیختی و لیختی و لیختی و لیختی</p>
<p>مہر و پہلے آپ ہی بیجان ہو گیا چھپ چھپ جو ان حسین کر قربان ہو گیا</p>	<p>خونبار الش و حین بہر و حین بہر یا قوت ہو رہے ہیں بچھاؤ حسین بہر</p>	<p>پیارے لو اسے فاجہ دہر و حین کے مہر و حین کے جوشن باز و حین کے</p>
<p>۱۵۷ باقی رہے غلامی و غلامی و غلامی سب قدم چھپ چھپ چھپ چھپ چھپ حکیم و حکیم و حکیم و حکیم و حکیم و حکیم چاند باز و چاند باز و چاند باز و چاند باز و چاند باز و چاند باز</p>	<p>۱۵۸ لاہوت و لاہوت و لاہوت و لاہوت و لاہوت و لاہوت مطلق و مطلق و مطلق و مطلق و مطلق و مطلق تہذیب و تہذیب و تہذیب و تہذیب و تہذیب و تہذیب عرب و عرب و عرب و عرب و عرب و عرب</p>	<p>۱۵۹ سکر و سکر و سکر و سکر و سکر و سکر شہنشاہ و شہنشاہ و شہنشاہ و شہنشاہ و شہنشاہ و شہنشاہ استان و استان و استان و استان و استان و استان ہند و ہند و ہند و ہند و ہند و ہند</p>
<p>تیغ و انکی ناریوں کا منہ پھرا دیا اک لک جری و لاشہ پہ لاشہ گرا دیا</p>	<p>تکسائی منہ بہ ایک بہادر حسین کا سب بڑھا ہوا ہی تہذیب حسین کا</p>	<p>خون جوشین تھافون شکر کو دیکھ کر پچھلے ہوئے تھے کو فیکلٹ کو دیکھ کر</p>

<p>ایسا دلجوئی آرد و نہین دیا کیوں سوکھ سزا دلجو کون سن جا اٹھی حاجت آکر بس دو پیرین ماز تھانہ</p>	<p>جلاوین ہم کی دیر ادا کی منہ دی گویا تھانہ کسی سوچ سے قاسم کے کاروبار کسی تھانہ</p>	<p>۲۵ نورانیہ علی سید شاہ قاسم روشنی ہو سکے عجب بولایا اچانک زمین جہانگیر</p>
<p>ہاتھ کو دل و دل پر تہ مجرور کے قہر باقی وہ رہ گئے کہ جو کھڑے جگر کو تھو</p>	<p>اس تھو ہرق دم کی صفائی بھی دیکھو بھٹیا اٹھو ہماری لڑائی بھی دیکھو</p>	<p>ہو گا نہ چین خلق نہ جیتک کٹا نیکو قاسم جہانگیر ہین دہن ہم جی</p>
<p>۳۵ نورانیہ علی سید شاہ قاسم کھجور سے گلیا نیکو آدم تھو تھو تھو تھو نورانیہ علی سید شاہ قاسم</p>	<p>۳۵ نورانیہ علی سید شاہ قاسم آدم تھو تھو تھو تھو نورانیہ علی سید شاہ قاسم</p>	<p>۳۵ نورانیہ علی سید شاہ قاسم آدم تھو تھو تھو تھو نورانیہ علی سید شاہ قاسم</p>
<p>ہنگام نظر عالم ترسانی رہ گیا سبکس کے پیاس اک سپرہائی گیا</p>	<p>مقتل سے گھڑن آکر تسلی ہو کر قربان جاؤں دھاکا پر سا دھون</p>	<p>یہ داغ ہو گا ناکو گوارا نہ باپ کو کس کا یہ جو صلہ ہے جو رو گیا آپ کو</p>
<p>۴۵ نورانیہ علی سید شاہ قاسم آدم تھو تھو تھو تھو نورانیہ علی سید شاہ قاسم</p>	<p>۴۵ نورانیہ علی سید شاہ قاسم آدم تھو تھو تھو تھو نورانیہ علی سید شاہ قاسم</p>	<p>۴۵ نورانیہ علی سید شاہ قاسم آدم تھو تھو تھو تھو نورانیہ علی سید شاہ قاسم</p>
<p>دل و فراق اپنے فدائی کو دے گئے منزل کا کچھ تباہی نہ بھائی کو دے گئے</p>	<p>برپا ہے گھڑن دو لھا کا ماکہ آ لاشا ہمارا آ گیا اب ہسم نہ آ</p>	<p>خادم کو تیغ ظلم سے گردن کٹا کر لونا تھو تھو تھو تھو تھو تھو</p>

<p>۱۵۷ از منبر کو بر منبر ایستاده مناجات کردی و مناجات کردی قاضی شمس الدین محمد بن علی قاضی شمس الدین محمد بن علی</p>	<p>۱۵۸ ای شاه ذوالجلال و ذوالکرم بکام تو ای شاه ذوالکرم دامن فرات کو کجاست دامن فرات کو کجاست</p>	<p>۱۵۹ ای شاه ذوالجلال و ذوالکرم بکام تو ای شاه ذوالکرم دامن فرات کو کجاست دامن فرات کو کجاست</p>
<p>آباد رسکے ساتھ تن پاش پاش اک تھوڑی دیر روئے عمو کی لاش</p>	<p>بھائی ہمیں یہ جبر بہت ناگوار ہے مرے حسین پہلے تو بھر اختیار ہے</p>	<p>صبر درمناسبتے کام شہ تشہ کام جسے نہ کھا جائیگا لاشہ امام کا</p>
<p>۱۶۰ بجائے اگر کیونست غم مرے حضور سید عالم رزق نہ ملے تو دیکھو رزق نہ ملے تو دیکھو</p>	<p>۱۶۱ گئے تو آٹھ گھنٹے گئے تو آٹھ گھنٹے گئے تو آٹھ گھنٹے گئے تو آٹھ گھنٹے</p>	<p>۱۶۲ ان سو بار کہنے کے ان سو بار کہنے کے ان سو بار کہنے کے ان سو بار کہنے کے</p>
<p>دیکھا تو ہوگا سرور عالی مقام لے ہاتھوں کو جوڑ کر رو کا غلام لے</p>	<p>تم یمن بعد دلیہ زہرا کو جانو سیت کاری قبر میں دفنا کر جانو</p>	<p>جائے یہ سرور شوقین کو فز کی راہ لے چھٹ لکٹ لاش اٹکے قتل گاہ لے</p>
<p>۱۶۳ ای شاہ ذوالجلال و ذوالکرم ای شاہ ذوالجلال و ذوالکرم ای شاہ ذوالجلال و ذوالکرم ای شاہ ذوالجلال و ذوالکرم</p>	<p>۱۶۴ ای شاہ ذوالجلال و ذوالکرم ای شاہ ذوالجلال و ذوالکرم ای شاہ ذوالجلال و ذوالکرم ای شاہ ذوالجلال و ذوالکرم</p>	<p>۱۶۵ ای شاہ ذوالجلال و ذوالکرم ای شاہ ذوالجلال و ذوالکرم ای شاہ ذوالجلال و ذوالکرم ای شاہ ذوالجلال و ذوالکرم</p>
<p>کھینچے تھے غم ہوا جس حسن کی جلد کا ہم ظالموں سے لینے عوض اپنی جھکا</p>	<p>دیکھو رضا کہ جائیں سراب کشا الکرور دکھ لے لاش اٹھانی کو</p>	<p>سایہ نصیب ہوئے ترانی فرات کی زخمیہ دل کی دھوپ اوسل کی</p>

<p>۱۵۷</p> <p>کد تکی زبان سے یہ کلمہ تو عید ہو عجاس جاحسین کے برے شہید ہو</p>	<p>۱۵۷</p> <p>بگڑے نصیب جان پاس غم مری صدرتے گئی دھن ہو تو چھو کہ کیا بنی</p>	<p>۱۵۷</p> <p>بیکسے ساتھ لپیٹے جانی کو ہم کا دان غل چاکہ سر کی</p>
<p>۱۵۷</p> <p>کد تکی زبان سے یہ کلمہ تو عید ہو عجاس جاحسین کے برے شہید ہو</p>	<p>۱۵۷</p> <p>بگڑے نصیب جان پاس غم مری صدرتے گئی دھن ہو تو چھو کہ کیا بنی</p>	<p>۱۵۷</p> <p>بیکسے ساتھ لپیٹے جانی کو ہم کا دان غل چاکہ سر کی</p>
<p>۱۵۷</p> <p>کد تکی زبان سے یہ کلمہ تو عید ہو عجاس جاحسین کے برے شہید ہو</p>	<p>۱۵۷</p> <p>بگڑے نصیب جان پاس غم مری صدرتے گئی دھن ہو تو چھو کہ کیا بنی</p>	<p>۱۵۷</p> <p>بیکسے ساتھ لپیٹے جانی کو ہم کا دان غل چاکہ سر کی</p>
<p>۱۵۷</p> <p>کد تکی زبان سے یہ کلمہ تو عید ہو عجاس جاحسین کے برے شہید ہو</p>	<p>۱۵۷</p> <p>بگڑے نصیب جان پاس غم مری صدرتے گئی دھن ہو تو چھو کہ کیا بنی</p>	<p>۱۵۷</p> <p>بیکسے ساتھ لپیٹے جانی کو ہم کا دان غل چاکہ سر کی</p>

<p>۴۰ جانی کو تن کی سب سے بڑی چیز تو جان کی سب سے بڑی چیز تو جان کی سب سے بڑی چیز تو جان کی سب سے بڑی چیز</p>	<p>۴۱ جانی کو تن کی سب سے بڑی چیز تو جان کی سب سے بڑی چیز تو جان کی سب سے بڑی چیز تو جان کی سب سے بڑی چیز</p>	<p>۴۲ جانی کو تن کی سب سے بڑی چیز تو جان کی سب سے بڑی چیز تو جان کی سب سے بڑی چیز تو جان کی سب سے بڑی چیز</p>
<p>کیونکہ نہ مال غیر ہو زہرا کو لال کا غرت میں ساتھ ہوتا ہے بکسیر لال کا</p>	<p>بچپن سے رحم و لطف رہا سیر حال پر حکومتی صدر کیجئے زہرا کے لال پر</p>	<p>شہ سے کہا میں یہی ہو گیاں ہے رکنا مسافران عہد کا حال ہے</p>
<p>۴۳ جانی کو تن کی سب سے بڑی چیز تو جان کی سب سے بڑی چیز تو جان کی سب سے بڑی چیز تو جان کی سب سے بڑی چیز</p>	<p>۴۴ جانی کو تن کی سب سے بڑی چیز تو جان کی سب سے بڑی چیز تو جان کی سب سے بڑی چیز تو جان کی سب سے بڑی چیز</p>	<p>۴۵ جانی کو تن کی سب سے بڑی چیز تو جان کی سب سے بڑی چیز تو جان کی سب سے بڑی چیز تو جان کی سب سے بڑی چیز</p>
<p>گھٹ رہا ہے فاطمہ کے نور عید کی اس دکھ میں تم تو ساتھ بچو حسین کا</p>	<p>یا پانی لائیں نہر سے یا سر فدا کریں خادم ہیں ہم تو کچھ حق خدشت ادا کریں</p>	<p>راہِ خد میں صبر کا پابند ہے حسین اچھا سدھار میں یہ بھی رضا مند ہے حسین</p>
<p>۴۶ جانی کو تن کی سب سے بڑی چیز تو جان کی سب سے بڑی چیز تو جان کی سب سے بڑی چیز تو جان کی سب سے بڑی چیز</p>	<p>۴۷ جانی کو تن کی سب سے بڑی چیز تو جان کی سب سے بڑی چیز تو جان کی سب سے بڑی چیز تو جان کی سب سے بڑی چیز</p>	<p>۴۸ جانی کو تن کی سب سے بڑی چیز تو جان کی سب سے بڑی چیز تو جان کی سب سے بڑی چیز تو جان کی سب سے بڑی چیز</p>
<p>بزدل و یاس کیجئے ذرا غور کون ہے سب سزا لایر سے سوا اور کون ہے</p>	<p>بیکس کیا سبھوں نے شہِ مشرق کو تیر تو نہیں چھوڑے جاتے ہیں تنہا حسین کو</p>	<p>تڑپینگے بعد مرگ بھی انکی جدائی میں ہم دفن ہو گئے دشت میں اور تیرائی میں</p>

<p>۱۵۸ پاک نوبت علی را مئی از کار تاریخ خلق و زود عجب عالم رضعت تو کم بودی عجب دنیای دولی تا بپای سکینہ جاوید</p>	<p>۱۵۹ حفت صدای تو سحر و سحر اگر سبک صفت تو دلا ترا تو نقبت بکار نمی دلا ترا تو سختی تو سحر و سحر</p>	<p>۱۶۰ رہو کار دہد عجب اور اسوار تو سحر و سحر تو سحر و سحر عجب عجب تو سحر و سحر لوہا پر سحر و سحر</p>
<p>مرفی ہوں پیاس کو کچھ پیغمبر شکر پانی دہان بل گیا جہاں پچا لے ہیں</p>	<p>اقبال گستاخا تھا جاہ و حشم کے ساتھ سہ خادم قدیم بھی حاضر قدم کے ساتھ</p>	<p>مخ کیا سفید و سرخ ہے اس آفتاب کا نقشہ دکھا رہا ہے علی کے شہاب کا</p>
<p>۱۶۱ فرمایا جان لیگا تو بولیں غوغا پیشکبر سے لائے تیرے پیر مشافہ کے ہاتھ سے لکھتے ہیں نکاح محرم حضرت عیسیٰ</p>	<p>۱۶۲ گلوں میں سب جا تھا کھڑے محل میں سب بنائے تھے وہ شہر کا کمر گزرتے تھے جہاں دیدہ ہو</p>	<p>۱۶۳ دیکھو ان ابرو کو جو کج تو جہاں سے توں نشہ تو جہاں سے توں نشہ تو جہاں سے توں نشہ</p>
<p>خوف سے حویرین تکنے لگیں اس سین کو جھاڑ ابرو کوں دوڑ کر پوئیں زمین کو</p>	<p>جینا میس چکاروں سے جیسا مست پڑا اس کسیت اڑا اُدھر اُتر اوہ جا پڑا</p>	<p>اندر فیض خامہ قدرت نگار کا سحر اگر بلا ہو نہوند متار کا</p>
<p>۱۶۴ ہزار چھوڑ کر تاجا شہان تو سحر و سحر تو سحر و سحر تو سحر و سحر تو سحر و سحر تو سحر و سحر تو سحر و سحر</p>	<p>۱۶۵ گوئی تو سحر و سحر تو سحر و سحر تو سحر و سحر تو سحر و سحر تو سحر و سحر تو سحر و سحر تو سحر و سحر تو سحر و سحر</p>	<p>۱۶۶ تو سحر و سحر تو سحر و سحر تو سحر و سحر تو سحر و سحر تو سحر و سحر تو سحر و سحر تو سحر و سحر تو سحر و سحر</p>
<p>خفگی ہے رایت شہ دلا کر سایہ میں شیر اکہ جاتے ہیں طوبی کے سایہ میں</p>	<p>دیکھے پری تو ہوو جنوں اک نگاہ میں سایہ چھلا وہ نیکیا تھا زرم گاہ میں</p>	<p>کیسان سپاہیوں نے نظر ہے گڑی ہوئی دولاکھ سے ہے شیر کی تیلی لری ہوئی</p>

[illegible]

<p>سے جسے اس کا استاد جلا جلا کر جوتے تھے اسے اس کا استاد جلا جلا کر بجلا کر اس کا استاد جلا جلا کر بجلا کر اس کا استاد جلا جلا کر</p>	<p>وہ ہے کہ جس کا استاد جلا جلا کر بجلا کر اس کا استاد جلا جلا کر بجلا کر اس کا استاد جلا جلا کر بجلا کر اس کا استاد جلا جلا کر</p>	<p>وہ ہے کہ جس کا استاد جلا جلا کر بجلا کر اس کا استاد جلا جلا کر بجلا کر اس کا استاد جلا جلا کر بجلا کر اس کا استاد جلا جلا کر</p>
<p>اس حسن سے کہ تیغ مہ نو پہ فوق ہو کہ راست ہو یاد رکھے غم ہو کہ طوق ہو</p>	<p>سرست سوانی تنگ ہو دشت مسیح موزون ہو اس کی درج بھی بحر مرین</p>	<p>یان سرکشو پو تو جلا اس کی کلاٹ سر دریا پشیر آتا ہے ہشیار گلاٹ سر</p>
<p>وہ ہے کہ جس کا استاد جلا جلا کر بجلا کر اس کا استاد جلا جلا کر بجلا کر اس کا استاد جلا جلا کر بجلا کر اس کا استاد جلا جلا کر</p>	<p>وہ ہے کہ جس کا استاد جلا جلا کر بجلا کر اس کا استاد جلا جلا کر بجلا کر اس کا استاد جلا جلا کر بجلا کر اس کا استاد جلا جلا کر</p>	<p>وہ ہے کہ جس کا استاد جلا جلا کر بجلا کر اس کا استاد جلا جلا کر بجلا کر اس کا استاد جلا جلا کر بجلا کر اس کا استاد جلا جلا کر</p>
<p>بڑھ جا اور دم اگر آہن میں غرق ہو نہ آب میں کمی نہ روانی میں فرق ہو</p>	<p>ترکی تمام ہے کہ وحید زمانہ تھا تارنگہ تہذیب تاریمانہ تھا</p>	<p>پوچھی یہ صفت گرا کے رسالو پہ گھاٹ ستے میں پھینکتی گئی سرکلاٹ کاٹ</p>
<p>وہ ہے کہ جس کا استاد جلا جلا کر بجلا کر اس کا استاد جلا جلا کر بجلا کر اس کا استاد جلا جلا کر بجلا کر اس کا استاد جلا جلا کر</p>	<p>وہ ہے کہ جس کا استاد جلا جلا کر بجلا کر اس کا استاد جلا جلا کر بجلا کر اس کا استاد جلا جلا کر بجلا کر اس کا استاد جلا جلا کر</p>	<p>وہ ہے کہ جس کا استاد جلا جلا کر بجلا کر اس کا استاد جلا جلا کر بجلا کر اس کا استاد جلا جلا کر بجلا کر اس کا استاد جلا جلا کر</p>
<p>شک اس میں کیا ہو صاف نمودار ہم ہیں سہاک ہلال جلوہ گرا اور چار ہم ہیں</p>	<p>یون بڑھ گئے قدم بہ قدم سر لڑائی تم تھم کر شیر جاتا ہے جیسے ترائی میں</p>	<p>شیاست فرسے پشت کو جس کے چرخ باقی ہوا تھ تھادہ اچل سے چرخ</p>

<p>۱۰۰ اگر کھل کر کہو سب کو بیکین کھل کر کہو سب کو ملا مارنے شاد بیا نام و نشان بوج اگر کیا تیار ہوا کاروان بوج</p>	<p>۱۰۱ سجین کے نگوں غنیمت سجین کے نگوں غنیمت صحر کو کھڑی تھی تو دریا کو کھڑا دیکھ پوئے کھو کو دریا میں کھڑا</p>	<p>۱۰۲ میں نے کھل کر کہو سب کو میں نے کھل کر کہو سب کو تجلی زینج گرم تھی تاسان بوج تجلی زینج گرم تھی تاسان بوج</p>
<p>۱۰۳ بھاگو تو پھوندا میں ساحل میں دم لیا آتش سر اٹھی جو اسی منزل میں دم لیا</p>	<p>۱۰۴ دوسے ہر اک گوزن بھی نزدیک تھا جیتے رہی یہ دشت کی جیتو نہیں شو تھا</p>	<p>۱۰۵ سوزان تپان زمین پر سب فوج شوم تھی تلوار کی تھی کہ باد سسوم تھی</p>
<p>۱۰۶ میں نے کھل کر کہو سب کو میں نے کھل کر کہو سب کو سجین کے نگوں غنیمت سجین کے نگوں غنیمت</p>	<p>۱۰۷ جو عازم دھافت نہیں ہیں جو عازم دھافت نہیں ہیں</p>	<p>۱۰۸ میں نے کھل کر کہو سب کو میں نے کھل کر کہو سب کو تجلی زینج گرم تھی تاسان بوج تجلی زینج گرم تھی تاسان بوج</p>
<p>۱۰۹ اس پر بھی خوف تھا کہ بدن خونیں بھر گیا ملو تو نہ ہاتھ تھے کہ مین سر آتر بھاگے</p>	<p>۱۱۰ فوراً سفینوں روح گئی رو سیاہی تڑپا نہ سانس لی نہ کرا مانا آہ لی</p>	<p>۱۱۱ پانی کو بدے تیغ نے آب فدا دیا ہر دیو قدر کو آگ کا پتلا بنا دیا</p>
<p>۱۱۲ میں نے کھل کر کہو سب کو میں نے کھل کر کہو سب کو تجلی زینج گرم تھی تاسان بوج تجلی زینج گرم تھی تاسان بوج</p>	<p>۱۱۳ سجین کے نگوں غنیمت سجین کے نگوں غنیمت صحر کو کھڑی تھی تو دریا کو کھڑا دیکھ پوئے کھو کو دریا میں کھڑا</p>	<p>۱۱۴ میں نے کھل کر کہو سب کو میں نے کھل کر کہو سب کو تجلی زینج گرم تھی تاسان بوج تجلی زینج گرم تھی تاسان بوج</p>
<p>۱۱۵ فارس تھا کوں سا جسے خونیں بھرا تھا زیر دوز برہنو کوئی ایسا پرانہ تھا</p>	<p>۱۱۶ بڑھتا تھا کوئی اور کوئی تھا بٹا ہوا ایک ایک کو دکھاتا تھا چہرہ کٹا ہوا</p>	<p>۱۱۷ جو آیا کھات پر وہ خط خونیں غرق تھا نہ دست دیا نہ صدمہ نہ گردن فرق تھا</p>

<p>۹۹۱ میں نے اپنے ہاتھوں سے اپنی زندگی بھر کی اعمال کو غنیمت سمجھا دیکھا ہی نہیں تھا میں نے اپنی زندگی کی سب کچھ کو غنیمت سمجھا</p>	<p>۹۹۲ جو کچھ تھا خون میں دھوئی پلا تو میں نے جا کر اپنے موت کی گھنٹی بجائی میں نے اپنی زندگی کی سب کچھ کو غنیمت سمجھا</p>	<p>۹۹۳ میں نے اپنے ہاتھوں سے اپنی زندگی بھر کی اعمال کو غنیمت سمجھا دیکھا ہی نہیں تھا میں نے اپنی زندگی کی سب کچھ کو غنیمت سمجھا</p>
<p>۹۹۴ رنگت تھی زرد زیت کی نور دلی چادر پڑی تھی قلمز گرد و پیر گردلی</p>	<p>۹۹۵ لاشے اٹھا کر گھیت سے کیو تاجی مردوں کی بھی لہو سے مٹی خراب تھی</p>	<p>۹۹۶ گھر کے ہوا یہ اندھیر کچا مین لاکھوں نے ایک شیر کو گھیر کچا مین</p>
<p>۹۹۷ تھا ایک سر جو ایک گدے پر تین چوبیس کھائی تھی چوبیس پر زکی زین پر لڑنے کے لیے تو تو کچھ کچھ کچھ</p>	<p>۹۹۸ تھوڑے تھوڑے تھوڑے تھوڑے تھوڑے تھوڑے تھوڑے تھوڑے تھوڑے تھوڑے تھوڑے تھوڑے</p>	<p>۹۹۹ میں نے اپنے ہاتھوں سے اپنی زندگی بھر کی اعمال کو غنیمت سمجھا دیکھا ہی نہیں تھا میں نے اپنی زندگی کی سب کچھ کو غنیمت سمجھا</p>
<p>۱۰۰۰ رستے تھے لال خوشی ہر اک ہفتا بازار تھا ہنسا کا کنارے فرات کے</p>	<p>۱۰۰۱ شیشہ انتقام جہان فسرین علی لو آسمان پر تیج کے ڈیسے زمین علی</p>	<p>۱۰۰۲ سر کاٹ لے دھوم کنارے فرات تھی ریتی مین دن کو خاک اڑنے سے رات تھی</p>
<p>۱۰۰۳ وہ تھوڑے تھوڑے تھوڑے جانبین تھوڑے تھوڑے تھوڑے بڑے تھوڑے تھوڑے تھوڑے تھوڑے تھوڑے تھوڑے</p>	<p>۱۰۰۴ میں نے اپنے ہاتھوں سے اپنی زندگی بھر کی اعمال کو غنیمت سمجھا دیکھا ہی نہیں تھا میں نے اپنی زندگی کی سب کچھ کو غنیمت سمجھا</p>	<p>۱۰۰۵ میں نے اپنے ہاتھوں سے اپنی زندگی بھر کی اعمال کو غنیمت سمجھا دیکھا ہی نہیں تھا میں نے اپنی زندگی کی سب کچھ کو غنیمت سمجھا</p>
<p>۱۰۰۶ کفار کی غضب کی اسو لاگ ہو گئی پنی پی کے مار یوں کا لہو آگ ہو گئی</p>	<p>۱۰۰۷ پیا سا ہی نور چشم امیر عرب چلا گھوڑا بھی باؤ فاکا یوں نہیں تشہ چلا</p>	<p>۱۰۰۸ ایسے ہر برس کسی کتاب مضامین تھی جس صفت میں دھنکے سیف لکائی وہ تھی</p>

۱۰۰۹
نورانیہ کتب
اورانیہ کتب
نورانیہ کتب
اورانیہ کتب
نورانیہ کتب
اورانیہ کتب
نورانیہ کتب
اورانیہ کتب

<p>۱۰۰۰ اس عاجی کی تیغی از انور پاستون پانی کیے پونجی جب تیرا ناخاکونی خانان سنے پر سر کو بچا کرے</p>	<p>۱۰۰۱ عینون ہوا جب راجہ ہکینہ خالی کیلک گرنے کا زمین ہو جو یعقوب کی ایک شکر</p>	<p>۱۰۰۲ ابر الہی مراد کی نغوار این فاطمہ ساحل ہر جا تو کا دریا بیابان کی پانی کا</p>
<p>کتنے تھی آبر و مری آج او خدا ہے بچ جائے سب ابو یہ پانی بچا رہا</p>	<p>گرد گران کی ضرب لگا کر پٹ گیا فرق خواب حضرت عبا عین گیا</p>	<p>شاید کین قریب لاش اس لیر کی لو آری ہے صاف مجھ اپنے شیر کی</p>
<p>۱۰۰۳ گاہ دہشت شادی ہو کر بازو بچا کرے کانپدن کا بچہ مردوں پہ</p>	<p>۱۰۰۴ گر تو کے جو تیرے اس شور خاکہ میں صدف ہوا کیلک جلی حین</p>	<p>۱۰۰۵ روتو ہو کر آئی بیت پانی لاش بجائی کو غم جلائی باغ مارے</p>
<p>کھٹے میں دہ جری سو قاتل جو یان دو سر بھی ہاتھ قلم ہو کر گیا</p>	<p>کٹا ہر کوئی دم میں سرسوں جوان کا ٹٹا ہی اب نشان علی کے نشان کا</p>	<p>دوبی امین کل مرے گلزار کی تصور مٹ گئی اسد کردگار کی</p>
<p>۱۰۰۶ کیا تو نے اس کی راتوں کو جس کی چور شہنشاہ کی</p>	<p>۱۰۰۷ اس کی اس کی اس کی</p>	<p>۱۰۰۸ اس کی اس کی اس کی</p>
<p>پیکان ظلم توڑ کے مشکیزہ رہ گیا پانی جو زخم کھا کے بھرا تھا وہ رہ گیا</p>	<p>جمع ہٹا دو فوج ستم کا ترائی ہو بیابان دو جلد مجھے پانی بھائی ہو</p>	<p>سر پہ پہن سرور دیگہ دیکھے لاش کے گرد پھرتے ہیں شیر دیکھے</p>

<p>۱۱۷ عبداللہ بنی جویہ اور ان کے ہر ایک کے آقا بنی جویہ پوچھا کہ میں نے کہا تھا کہ حضرت پیر کے بھائی کو بڑا</p>	<p>۱۱۸ پیارے تھاری بابی سکینہ کے پیر کے کہ یہ بھی یہ جہنم اک لفظ اور سب کو قید بن گیا کہ یہ کہ جان بے ہوش</p>	<p>۱۱۹ اور دوسری بیوی جویہ بنی جویہ نیز ادیان محل کو سکینہ کے دیکھتا ہے کہ یہ سکینہ کے دیکھتا ہے کہ یہ سکینہ کے</p>
<p>مشتاق اس صدا کا دل تشنہ کام تھا گر بولتے نہ تم تو یہ بکس تمام تھا</p>	<p>بیاسی ہون میں بھی تین دن توین اب پانی بھر کے لائیے عمر فرات</p>	<p>اُس کے لکڑیوں بوسے امام زمین بخشیں حضور اپنی عمار کا کفن مجھے</p>
<p>۱۲۰ عبداللہ بنی جویہ اور ان کے ہر ایک کے آقا بنی جویہ پوچھا کہ میں نے کہا تھا کہ حضرت پیر کے بھائی کو بڑا</p>	<p>۱۲۱ نیک بات اور گارڈین کو کر سکینہ کے عمار تھا کہ کہ گئے شہر سے پوچھا کہ کہ گئے شہر سے</p>	<p>۱۲۲ عبداللہ بنی جویہ اور ان کے ہر ایک کے آقا بنی جویہ پوچھا کہ میں نے کہا تھا کہ حضرت پیر کے بھائی کو بڑا</p>
<p>صد ہین جانگنی کو فزون اُس جہنم بھائی کا داغ پوچھے کوئی دوسرے</p>	<p>کچھ بس چلا اجل سے نہ اس کے قصہ مجبور ہو گیا یہ ہستی حضور کا</p>	<p>پہنچ ہے کہ ہر شیر ترائی ضرور بھائی مگر ہماری لہر سے روز</p>
<p>۱۲۳ عبداللہ بنی جویہ اور ان کے ہر ایک کے آقا بنی جویہ پوچھا کہ میں نے کہا تھا کہ حضرت پیر کے بھائی کو بڑا</p>	<p>۱۲۴ صفتیں مری وقت بابی کہ چھوڑ کر یہ بے نصیب میں کہ چھوڑ کر یہ بے نصیب میں کہ چھوڑ کر یہ بے نصیب</p>	<p>۱۲۵ عبداللہ بنی جویہ اور ان کے ہر ایک کے آقا بنی جویہ پوچھا کہ میں نے کہا تھا کہ حضرت پیر کے بھائی کو بڑا</p>
<p>کہتے ہیں کہ گئے تھے کہ ہم پانی کتبک بناب حضرت عبادہ</p>	<p>سر کے نہ خانہ زاد امام دلیہ سکینہ کے ترائی میں حضرت</p>	<p>لیجا لینگے روائین بھی اُس اثر سرنگہ رائدین لکھن گئی</p>

<p>۱۱۱ یہ کہو والدین کی سب سے پہلی فریاد ہو شادی جو نہیں ہو خلعتِ اجیری اور کبیر دریا اسکو بھی بولتے ہیں گورِ انورِ خفا</p>	<p>۱۱۲ حیدر کی یہ صدائیں ہی کوئی زبان میں سخن بیدار ہے منہ پہنی تھی فاطمہؑ اس پر پس خشتِ پیر ہے زانو</p>	<p>۱۱۳ تھا کہ یہ علم وہ علما کر لیا ہو یہ نشانِ حیدر اور کیا ہو سبب ہی کا جنہر کیا ہو کیا یہ وہ بکینو کا دوا گار کیا ہو</p>
<p>۱۱۴ دماں زخم ہوئے مگر جسم پاک پر عریان پڑی رہنمائی تری لاشِ خاک پر</p>	<p>۱۱۵ پیشتر کو تھے جو سینے کو روزِ کر دریا کا گھاٹ ہلاتا تھا ماتم کو شورش</p>	<p>۱۱۶ ای شاہ کی علم ترا حاصل کدہ گیا ہر ہی یہ کسا خون تری دامن میں گیا</p>
<p>۱۱۷ کون کون سے بابین کی بکری نہ تو اچھی گردو نہ دھیرا کا نورین محبوب چنگر ہے شاہِ شہین حیکم بعد قید چھٹ کر نہ ہو دین</p>	<p>۱۱۸ اب علم کی بکری کا کلام اکتبر فی رکت ہے یہ کلامِ اتم اب علم کی بکری کا کلام زبانِ شہ نے فوج سے کیا کلام</p>	<p>۱۱۹ کہتے تھے کوئی کہ سونہ ہے اکبر نہ کھلے سب بابین کی خصلتِ اکبر جب کھینک کر تھی سونہ بہارِ خلیج سے بھی شہید ہو کر</p>
<p>۱۲۰ گاڑے گا اگر عابد رنجور تنِ قصین بھیا ہمارے ساتھ ملیگا کفنِ قصین</p>	<p>۱۲۱ خنجر سے اب ٹیڈا گلا ای سپر نیز یہ کوئی دم میں علم ہوگا سرا</p>	<p>۱۲۲ مردم کو احترازم ترافض عین ہے قواب ہما نین نخلِ عزای حسین ہے</p>
<p>۱۲۳ ننگرِ غیر ہو گیا آرمینِ افکار کا بچا چلی تیرے چہرے کی خصلتِ خصال جانی کو سانسے ہوا بجا بجا خال</p>	<p>۱۲۴ ہاٹ اب علم کی بکری کا بول نہو تھو سنا ہے سلطانِ جود تیب خاک سے اٹھا کہ علم کو پیہر نہیے ہیں بگیلیاں نہ غلوں کا پیہر</p>	<p>۱۲۵ جلاتی تھی سکینہ یہ گیا بول ہر ہی چاہی تھیں دھونِ دوزخ بول ہو چکا علم اور آپ ہیں اسے تیب یہ وہی ایک کمار بول</p>
<p>۱۲۶ ارواحِ انبیاء وہ سب بھڑکے اک حشر تھا کہ مشہ کا علما ر مگر گیا</p>	<p>۱۲۷ رایت بنا دیا جو شہِ مشرقین کا کاینی زمین یہ غل ہوا جو حسین کا</p>	<p>۱۲۸ جان اپنی کھوئی ماتھ بھتیجی پہ وار کے شہ ترے شمار میں اس چاہ پیار کے</p>

<p>۱۳۱ تو نہی نہی دنیا و دنیاوی چیزیں پہنچو جو پہنچو کر میں جگہ کے نورانی میں ٹوٹ پڑا غم کا آئین نورانی علم چاری تباہی کا زون</p>	<p>۱۳۲ نورانی میں کوئی نہ ہو نورانی میں کوئی نہ ہو نورانی میں کوئی نہ ہو نورانی میں کوئی نہ ہو</p>	<p>۱۳۳ نورانی میں کوئی نہ ہو نورانی میں کوئی نہ ہو نورانی میں کوئی نہ ہو نورانی میں کوئی نہ ہو</p>
<p>۱۳۴ بستی تھی ترائی میں شیر الہ کی اب کونسی ہو شکل ہماری بیاہ کی</p>	<p>۱۳۵ صاحب تسلی دل غمگین نہو تگی گھر میں تو مجھ کو روئے سے تسکین نہو تگی</p>	<p>۱۳۶ روئے نہ وہ جسے یہ ملال عظیم ہو اب ہم جہاں ہیں انداز میں اور تم یتیم ہو</p>
<p>۱۳۷ صاحب کوئی نہ ہو جو چھوڑے اب کونسی ہو شکل ہماری بیاہ کی</p>	<p>۱۳۸ نورانی میں کوئی نہ ہو نورانی میں کوئی نہ ہو نورانی میں کوئی نہ ہو نورانی میں کوئی نہ ہو</p>	<p>۱۳۹ نورانی میں کوئی نہ ہو نورانی میں کوئی نہ ہو نورانی میں کوئی نہ ہو نورانی میں کوئی نہ ہو</p>
<p>۱۴۰ در در پھرون اسیر نہ ایسا غضب شرط و فایہ ہے کہ مجھے بھی طلب کر</p>	<p>۱۴۱ بے بس نیاں گزر بھی نہیں گاہ سوئی تمہاری لاش علی کی پناہ</p>	<p>۱۴۲ میت نہ اٹھ سکی تو خالی نہ آئینے گو دین ہم کیے ہوئے ہاتھوں کو لائینے</p>
<p>۱۴۳ آفاق ہے تیرے تیرے تیرے جہاں ہے تیرے تیرے تیرے</p>	<p>۱۴۴ اسد مہر خاں کوئی نہ ہو نورانی میں کوئی نہ ہو</p>	<p>۱۴۵ نورانی میں کوئی نہ ہو نورانی میں کوئی نہ ہو</p>
<p>۱۴۶ لئے ہیں ہم لہلہ بکونی دم میں صاحب ہمیں کچھ آج کی خبر نہیں</p>	<p>۱۴۷ روتی ہیں آپ منہ کو دھر کیوں لاش کیئے تو کچھ گزر گئی کیا بابا حبان پر</p>	<p>۱۴۸ رونا تلاش کرتے شہید جہاں لاش اب تم آٹھانا باب کے بدلی چاک لاش</p>

۱۱۱ سید ابوالیاس سبط مصطفیٰ کرار اوتار
 ۱۱۲ رہتی ہو محسن میں اس سر چاندنی
 ۱۱۳ بند و غلست اس چرخ غنی و غم چاندنی
 ۱۱۴ جبین را تو کو پھر غنی و غم چاندنی
 ۱۱۵ داغ تو ام کا مل بیگیا پر عبور
 ۱۱۶ یان از حلیہ کے باہر اندر چاندنی
 ۱۱۷ کھلی ہے بہت تاب تارک میں
 ۱۱۸ میری نظر و ندین اندر پھر ہے اور چاندنی
 ۱۱۹ گلگو سے شاہ کی گام قتل
 ۱۲۰ زیر خنجر خانہ کا ہے خنجر چاندنی
 ۱۲۱ دن کو فدی کی لاش سپین چاندنی
 ۱۲۲ رات کو رہتی تھی تن چاندنی
 ۱۲۳ زکریا کا گلیا اجل کفن
 ۱۲۴ بچہ طہات میں گویا اسکندر چاندنی

<p>۴۱ شیریں زبانی بہارِ بستانِ گلشنِ بستان نصرتِ بستانِ گلشنِ بستان اہلِ سخن کو جلوہ طبع سار کا</p>	<p>۴۲ خضر کے عاشقوں کی طرح کافی ہو تر آہ و بکا درد سخن صبرِ ناکِ گیسوات کا چین عبداللہ سبیلین میں بن نوزن</p>	<p>۴۳ اگر شاہِ جہاں عسکری سابق کی سونو سونو سونو کچھ مونیو سونو سونو سونو بہارِ بستانِ گلشنِ بستان</p>
<p>۴۴ مشرقیاتِ فلک لاجورد ہمو نشر لگین دلوں پہ وہ لفظ نہیں در دہم</p>	<p>۴۵ فورا خیالِ قیس و طرب دور ہو گئے شیشے میں دیکھ چوٹ لگی چور ہو گئے</p>	<p>۴۶ حصہ ہے اگلا چشمہ کوثر کے انہیں عاصی شریک ہو گئے ہمارے ٹہن</p>
<p>۴۷ جنتِ کربلا کی اور حکام اکھا خود بینِ بقیعِ قافِ روزِ بقیع سب جو نہیں مگر غریبوں کا کام سینہ میں مصائبِ تار و تار</p>	<p>۴۸ بہارِ بستانِ گلشنِ بستان محاسنِ بستانِ گلشنِ بستان ناری سبز ناز آہ و بکا پند افغانِ بستانِ گلشنِ بستان</p>	<p>۴۹ بہارِ بستانِ گلشنِ بستان محاسنِ بستانِ گلشنِ بستان ناری سبز ناز آہ و بکا پند افغانِ بستانِ گلشنِ بستان</p>
<p>۵۰ نام میں ہیں غلامِ شیرِ مشرقین کے کیا بکسی سے نام پہ صد حسین</p>	<p>۵۱ تا حیرانم غلامِ بھلا کوئی چہ نہیں کہتے ہیں خود علی کہ یہ میر عزیز ہیں</p>	<p>۵۲ گرمی میں آفتاب قیامت کو ملو تھے تھا وہ ہدیہ جلیہ کا جبین یہ جو تھے</p>
<p>۵۳ ابحارِ کربلا کی اور حکام اکھا خود بینِ بقیعِ قافِ روزِ بقیع سب جو نہیں مگر غریبوں کا کام سینہ میں مصائبِ تار و تار</p>	<p>۵۴ بہارِ بستانِ گلشنِ بستان محاسنِ بستانِ گلشنِ بستان ناری سبز ناز آہ و بکا پند افغانِ بستانِ گلشنِ بستان</p>	<p>۵۵ اسکے شاہِ کربلا کی اور حکام اکھا خود بینِ بقیعِ قافِ روزِ بقیع سب جو نہیں مگر غریبوں کا کام سینہ میں مصائبِ تار و تار</p>
<p>۵۶ تجلی کا ذکر ہوا قلبِ حلتے ہیں انسان کا دل تو نرم ہے چھلچھلے ہیں</p>	<p>۵۷ اگر طحاہوں میں گر یہ پھلتے چھوٹے ہیں بھولوں گا میں انھیں جو مجھے بھولوں ہیں</p>	<p>۵۸ عاشقِ نیک کو ستر و جہان سے گزرتا ہے دھڑکا مجھے یہی ہے کہ ساداتِ مزار</p>

<p>۱۶۰ اگر کر پیکر شاہ عالم کرم معدود ملکین بے بڑ جان کینج جنگلے سلی کی کینج گم کرد کر کر غازی بونکر</p>	<p>۱۶۱ پیسہ نہیں ایک درہم کچھ تو سکا ہین تو اس کا زان زق گیا صفائے دربار دین وہ کیا کرے جو اور کے بونج</p>	<p>۱۶۲ جو انوار نہ ہو اس میں صلح کیا چانی پیکر صوبہ بونج انے بجای جلا ہون ہے فرخی سخت جان بونج کے بونج</p>
<p>جا کر حرم سر سے سات پناہ کی عرض کو حضور چلے رر مگاہ میر</p>	<p>چر چار ہا کہ خون غمہ بیکس کا بھگیا پایا تو قتل ہو گیا فرزند رہ گیا۔</p>	<p>بدتر اجل سے ہجر تیری رسول ہے حضرت یحییٰ تو سب مصیبت قبول ہے</p>
<p>۱۶۳ ایمان نہ کی فوج اور کھڑے جاو ہین بے جنگ شہنشاہ غیب روانا نہ بجائی کے نام نہ غیب بابا جو بے توجہ کیا کیے</p>	<p>۱۶۴ بولی یہ دیو تمام کو ان میں کیا کہہ کر ہوا اسے علی بیان عزیزت فاطمہ کی طرف دیکھا کیا کے صلح آپ اس میں کیا</p>	<p>۱۶۵ نظام کی سبھی زمینیں سخت جلا سبھی زمینیں اب پانچ بجایوں میں محبوب جو بونج کے بونج</p>
<p>۱۶۶ کیونکر قبول پاک کو دلبر کو دل مجبور نہ روئے تو میں سرور کو دل</p>	<p>بر چھی لگی مرے تو دل نا صبور باندھین ہین ہاتھ کھلا کچھ حضور پر</p>	<p>ہر چند صبر ہجر سپر میں محال ہے یریرہ تھار الال وہ زہر اکال ہے</p>
<p>۱۶۷ اب کیا ہو باندھ کر بونج بے رخصت حضور کے سر کو پائے ماہون کو جو رہا ہون میں نورانی شہا ہو جو وہ کہے لکھا ہوا ہے</p>	<p>۱۶۸ بولی نیت فاطمہ زہرا طلب جلا ہوا عیان بونج جاہا کر کو کو بند بونج جراہین غیب میں بونج</p>	<p>۱۶۹ یہ کو بونج کیسی ہوا دل ارکے کو بونج کیسی ہوا دل سب کو بونج کیسی ہوا دل</p>
<p>۱۷۰ وان سر کف حبیب خدا کا حبیب ہے کچھ فکر کیجیے کہ قیامت قریب ہے</p>	<p>نرفہ جو کچھ ہے جو بیکار ظاہر ہے یان یہ تڑپ ہین کہ صدمہ ہون باپ</p>	<p>خونمیں نزاؤ سید والا کے سانے مادر کو سرخ رو کر د زہر کے سانے</p>

۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰

<p>۱۳۷ با تو یکبارگی کوکاز و کوکاز دنیا از دین کی لگا پیچھے منہ ہوئے کہ ابن علی علیہ السلام منہ سے تو کو کوکاز ہو کر نکلا</p>	<p>۱۳۸ چھاتی ہو باغ میں لولہ و زلف ارشاد کیا یہ تو کا ہے ارشاد حضرت مرزا علی بن ابی طالب چھاتی ہو باغ میں لولہ و زلف</p>	<p>۱۳۹ بزرگ مان بھی نہیں ہو سکا منہ پر پل جلد سہارو نہ کارو اٹھارہ سال کا حق قدرت ادا کرو داری جوان جان کوئی کارو</p>
<p>۱۴۰ حضرت تو بایں تیغ و نین لخت جگر کجا صاحب ان سپر کہیں حد سے مر کجا</p>	<p>۱۴۱ مولا کی جگر ہوتا ہے شق اس کلام عابد سے کیسے یہ جو کہا غلام</p>	<p>۱۴۲ لبس اب زبان سروہ نکو جو کجا ڈرتی ہوں مجھ کو شجرت کا کجا</p>
<p>۱۴۳ کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر بخشش کا عادیوں کی کہہ کر کہہ کر مہم کو کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر</p>	<p>۱۴۴ وہ بے جا نہیں کہہ کر کہہ کر کہہ کر گھر میں جا بی جا بی جا بی جا بی اپنی تو زندگی کا عادیوں کی کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر</p>	<p>۱۴۵ جنت کا آگے جا کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر روئی اپنے جانی کو کہہ کر کہہ کر کہہ کر فرمایا کہ کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر</p>
<p>۱۴۶ دم بھر یہ صبر کر کے ٹھہرتے تو جھکا بالو ہم انکے سامنے مرتے تو خوش تھا</p>	<p>۱۴۷ تمہیں تو کیا بعد ہے حضرت کہہ کر کہہ کر اب گھر سے کیا غرض مہر طلب ہے کہہ کر</p>	<p>۱۴۸ آخر ہے دن کام بہ مدت جدائی کی عباس راہ تکتے ہیں کوڑہ بجائی کی</p>
<p>۱۴۹ کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر</p>	<p>۱۵۰ کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر</p>	<p>۱۵۱ ارشاد کیا ہے کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر</p>
<p>۱۵۲ جاگلی اپنی جان کچھ ان کا نہ جاگے اچھا صد حارین باپ ہی لاشہ اٹھاگے</p>	<p>۱۵۳ عاقل ہو تو جوان ہو شبیہ رسول ہو یہ رنگ واقعی کہیں کی نہ قبول ہو</p>	<p>۱۵۴ دم پھر تم اسے اور یہ تم کو جدا نہوں بلو میں اہلیت نبی بے رو انہوں</p>

<p>۴۴ بصیرت و بینش کی روشنی سے روشنی کی کوئی کمی نہ ہو نصیب و دولت میں خیر و برکت ہو جلالتی بان چرخ و راج ہو</p>	<p>۴۵ پیر و اٹھارہ اٹھارہ سال کی گویا جسم و سر و سالت کی ہنچھکی چھکا کر شکر و شکر کی مراوردی جری کر اس عجب کی</p>	<p>۴۶ وہ حسن و جان و شوکت کی پیر و مرد و نر و عطا و نر و ہنچھکی چھکا کر شکر و شکر کی مراوردی جری کر اس عجب کی</p>
<p>۴۷ دینا اصرار کی لہر تیک خوچلا مرنگو نورین مرے روبرو چلا</p>	<p>۴۸ مولا کھڑی ہیں ڈیوڑھی میں سرسبز لکھنوی کے حضور کو جلدی سوار ہوں</p>	<p>۴۹ سرس زمین پاک کا بالا درخش تھا آئینہ حلب پر ستار و نکا فرش تھا</p>
<p>۴۸ بہ اذن شکر کی غبار کی سخت جگہ سے غم کی حالت کی بران کا غنچہ کی</p>	<p>۴۹ ایزس مصر کے شہر کی زبورین غنچہ کی چالان شکر کی</p>	<p>۵۰ بجھا اٹھا کر کاویٹ کی نیابت ہو کر چنے کے ازار نام</p>
<p>۵۱ چہرہ خوشی کی شوقین گلزنگ ہو گیا مارے خوشی کی درخت بدن ہو گیا</p>	<p>۵۲ بجلی نظر سے اہل بصیرت کے پھر گئی خود دل جیت و خیر لگا ہو نہیں پھر گئی</p>	<p>۵۳ مصلح دودمان علی و قبول دیکھو ہی جوان شبیر رسول ہے</p>
<p>۵۴ بانی چھوٹی سیل کو دوبین و درویش کی بڑھ کر سپہ سالار کی</p>	<p>۵۵ نیزے کو کھڑک و درویش کی جوان کی سبب کی پریان بنار ہو آسمان کی</p>	<p>۵۶ ابن الحسن علی کی عجب کی جان کی نیزہ بنار ہو آسمان کی</p>
<p>۵۷ ابن یاس میں تھی ہمو نقطہ آس کی اب کون ہو کہ لاش اوٹھا لگا باکی</p>	<p>۵۸ حیرت تھی سخت عیسیٰ گردون قاق زور سے یہ تھے زیر نسل آق</p>	<p>۵۹ حاصل کیا کمان یہ شرف آق پالا ہے اسکو زنبیب حضرت آق</p>

یہ شعر ہر روز پڑھو

سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ
سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ
سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ
سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ
سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ
سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ
سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ
سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ
سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ
سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ

کیونکہ کہیں شمس کے یا شمس طور ہے
ہر وہ خود ہے جس طرحی وہ نور ہے

سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ
سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ
سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ
سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ
سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ
سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ
سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ
سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ
سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ
سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ

دیکھو گھر غرق خون جو یا ست دروگا
خوش قیامت ایسا تیرا قیامت ہوگا

سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ
سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ
سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ
سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ
سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ
سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ
سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ
سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ
سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ
سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ

سنے کلمہ ہر کے نہان میں بند
دیوان حسن ہر ہی مہرے بلند

سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ
سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ
سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ
سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ
سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ
سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ
سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ
سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ
سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ
سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ

تا بندہ جو ہے اس کے ضیا سے وہ نور
نور القمر کا صاف یہی نصرت چادر

سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ
سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ
سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ
سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ
سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ
سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ
سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ
سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ
سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ
سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ

بے شبہ یہ شبہ جناب رسول کا
آیہ وہ نور کا تھا یہ شان نزول کا

سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ
سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ
سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ
سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ
سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ
سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ
سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ
سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ
سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ
سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ

بھونے آئین مال سر اسر بھر ہو
یہ سب ہر ذوالفقار میں جو ہر بھر ہو

سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ
سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ
سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ
سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ
سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ
سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ
سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ
سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ
سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ
سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ

یہ شمع چشم مرثیہ کو کیا دیر سر ہر
آہو کہا اٹھیں جو ترانی کے شیرین

سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ
سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ
سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ
سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ
سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ
سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ
سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ
سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ
سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ
سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ

غصے میں دیکھو ہر جبرہ آنکھ بھر کے
جنگل میں آب کرتے ہر زہر کو شیر کے

سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ
سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ
سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ
سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ
سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ
سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ
سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ
سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ
سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ
سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ

کو نہ لایا ہر سو پہ جو رخ جناب کا
پہنچا کیا ہے گیسو ورنے آفتاب کا

<p>دہ آفتاب کی وجہ سے کیا ہے کچھ خشک نہیں ہو گیا ہے کرتی تھی جس کو غنیمت میں پیارا ہو جسے کوئی اور درخشاں</p>	<p>دہ جگت را دھڑا دھڑا چھوڑ کیونکہ تھکا سہیچ جگت میں چھٹا جو تھک تو کس کی تھی چار زباں دوا لغات کی تھی چار</p>	<p>دہ جگت را دھڑا دھڑا چھوڑ کیونکہ تھکا سہیچ جگت میں چھٹا جو تھک تو کس کی تھی چار زباں دوا لغات کی تھی چار</p>
<p>پہلے میں تھامیہ زرد کہ دستِ خدا بنا موسوی جھپک گئی جو عصا اُڑد ہا بنا</p>	<p>پیدل تھے پامال تو میر سوار تھے جو دم گئے وہ مر گئے باقی فرار تھے</p>	<p>پہلے میں تھامیہ زرد کہ دستِ خدا بنا موسوی جھپک گئی جو عصا اُڑد ہا بنا</p>
<p>دہ جگت را دھڑا دھڑا چھوڑ کیونکہ تھکا سہیچ جگت میں چھٹا جو تھک تو کس کی تھی چار زباں دوا لغات کی تھی چار</p>	<p>دہ جگت را دھڑا دھڑا چھوڑ کیونکہ تھکا سہیچ جگت میں چھٹا جو تھک تو کس کی تھی چار زباں دوا لغات کی تھی چار</p>	<p>دہ جگت را دھڑا دھڑا چھوڑ کیونکہ تھکا سہیچ جگت میں چھٹا جو تھک تو کس کی تھی چار زباں دوا لغات کی تھی چار</p>
<p>اسطرح زرد ہو اعلیٰ رواق میں + جیسے شکست کی تھی کسی کو طمان</p>	<p>پہننے کی کہیں تھی نہ موقع تھا آرد کا لاشون دم میں بھر گیا دامن پھاڑ کا</p>	<p>اسطرح زرد ہو اعلیٰ رواق میں + جیسے شکست کی تھی کسی کو طمان</p>
<p>دہ جگت را دھڑا دھڑا چھوڑ کیونکہ تھکا سہیچ جگت میں چھٹا جو تھک تو کس کی تھی چار زباں دوا لغات کی تھی چار</p>	<p>دہ جگت را دھڑا دھڑا چھوڑ کیونکہ تھکا سہیچ جگت میں چھٹا جو تھک تو کس کی تھی چار زباں دوا لغات کی تھی چار</p>	<p>دہ جگت را دھڑا دھڑا چھوڑ کیونکہ تھکا سہیچ جگت میں چھٹا جو تھک تو کس کی تھی چار زباں دوا لغات کی تھی چار</p>
<p>بھاگی بدنس و روح یہ بے صبر ہو گئی خندق تن شقی کے لیے قبر ہو گئی</p>	<p>تج دو سر کافات سر غل تا بہ قافیت آپ آزی جس مصاف پہ میران صافیت</p>	<p>بھاگی بدنس و روح یہ بے صبر ہو گئی خندق تن شقی کے لیے قبر ہو گئی</p>

<p>۱۷۷ کالو نشان کھل کر تین تین باندھ بیچ بیچے صفین جہ جلد فغا چوٹ لگی پور و سبیم نارودہ کوس دوق کردہ نور بزم</p>	<p>۱۷۸ بولن میان بولی وہ جات تین مخل تھا کہ دست برگ و سہا نن جو جلا ہے موع مکان کہ جلا سختے جلا ہیں آیت موع سہا</p>	<p>۱۷۹ جگر اگر گرتن جگر تین تین ٹنڈا آٹا خبے گسہ ہوا کھانی تین وہ ہندو ہ ہندو آری تین تمہی از دوز اہل علی تین تین</p>
<p>۱۸۰ بلو اتام فوج کا شیر خدا کا تھا نیزے بلند تھے کہ نیشان ہوا یہ تھا</p>	<p>۱۸۱ رختے وہ ہٹ گئی ہو ردا تھی رلی اہل گویا دھن جھانے سے نکلی جھکی ہوئی</p>	<p>۱۸۲ قبضے میں موت تھی تو اہل اختیار میں بسمل بھی لٹتے تھے مزار تھامہ دار میں</p>
<p>۱۸۳ چھڑا جری نر ادریم تھکا کو دھلا دیا جلات دھلک سوار جلودہ دیا جو جاعتہ شعلہ بار کو سجوا علی نے کھینچ لیا ذوالفقار</p>	<p>۱۸۴ جب کشن نے لگا تو خباب کو تو لاجری کی ماتھ میں تھکا کو تیا ب چو بھڑک تھکا کو سے دم تھکا کو سہا کو</p>	<p>۱۸۵ سکینہ لاجری تھکا کو چو بھڑک تھکا کو تھکا کو باری جبار تھکا کو تھکا کو بڑھے کی چھپو تھکا کو تھکا کو</p>
<p>۱۸۶ رختے عروس فتح کے برق اکٹ گیا ظاہر ہوا اہلال ظفر ابر ہٹ گیا</p>	<p>۱۸۷ چکی تو یا حفیظ ملک کی ہٹ گئی تھر کے سب خطوط شعاعی سر گئی</p>	<p>۱۸۸ افتادہ تھیں زمین پر سنہین کٹی ہوئیں خنجر دکھا رہے تھے زبانیں کٹی ہوئیں</p>
<p>۱۸۹ وہ بیچ کیا بری جان سوزان یا زور و سوز سوزان یا برینا بر و سوزان یا سوز سوزان سوزان</p>	<p>۱۹۰ کے بیچ سوز سوزان سوز سوز سوز سوزان سوز سوز سوز سوزان سوز سوز سوز سوزان</p>	<p>۱۹۱ سوز سوز سوز سوزان سوز سوز سوز سوزان سوز سوز سوز سوزان سوز سوز سوز سوزان</p>
<p>۱۹۲ وہ بیچ نہ جائے سن ہو دارانہ کو خال کی شہسوار نے کاٹی جہاد کو</p>	<p>۱۹۳ نصرت دے صدرا کہ یہ شیر و لکڑا ہنسنی تھی تھکا کو تھکا کو</p>	<p>۱۹۴ موت آؤ جب تو قلم آسں بھی پھر چار آئینہ بھی پھر جو شں بھی پھر</p>

نقد کر کے
مردیہ بوس

تھی تیغ بن گئی تھی تیغ بن گئی تھی
کیا ہو کر دھڑکتی ہوئی تھی
تیرے تھے تیرے دم آبار تیرے
تیرے تیرے دھار تیرے دھار تیرے

باز و قلم تھے اُنکے جو مرد مصافحہ
پانی تھا وہ چھری کہ کلیجے شگاف تھے

جلوہ سپرد کھانا جو کھا تھی
شوقی پر کسی صاف نظر تھی
تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے

نفسہ اجل کا۔۔۔ تیرے تیرے تیرے
نہ استخوان رہے نہ رگوں میں امور

تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے
تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے
تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے

سرمہ پہ یون سپر تیرہ تیرے
جیسے خزان میں گرے ہیں تیرے

تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے
تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے
تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے

کیا تیریاں تھیں تیغ بہادر کی دھار
گھوڑا بھی تھا دو نیم اُسی ایک وار

تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے
تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے
تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے

جاتے کہاں کہ دام ہلاکت میں قید تھے
ضیاد ایک تیغ تھی اور لاکھ صید تھے

تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے
تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے
تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے

انٹا کیونکی صفت میں صد یہ جوش تھی
سب سے سمیت زکی زمین سرخ پوش تھی

تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے
تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے
تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے

نہ دیاؤں پشیرا جل نے اُسے اُٹھ کر
ذلت اُٹھا اُٹھا کے رمانے سوا اُٹھ کر

تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے
تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے
تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے

اک شور تھا کہ خاتمہ ہے کائنات کا
بالنوں اچھل کر گرتا ہے پانی فزات کا

تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے
تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے
تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے

نزدیک کون آئے کسے اسکا ڈر تھا
سب کا قدم جگہ سے بڑھتا ہے سر تھا

<p>۹۹۱ میں بے قرار تیرا ملک کھنکھاتا تھا پہلے ہی ہر طرف کو تمام ہوا تھا جو تیرے جوہر سے کہیں نہ جاتا تھا میں نے تیرے جوہر سے کہیں نہ جاتا تھا</p>	<p>۹۹۰ کتنے تیرے تیرے گھر کے گھر کتنے تیرے تیرے گھر کے گھر کتنے تیرے تیرے گھر کے گھر کتنے تیرے تیرے گھر کے گھر</p>	<p>۹۸۹ بقیہ وصال آتے سبک دیا تھا جو زاد و مال ہم دے دیا تھا بچا تھا ہنس سے ہر گھر دیا تھا بچا تھا ہنس سے ہر گھر دیا تھا</p>
<p>۹۹۲ دکھلا کر اپنے جوہر ذاتی بہان رہی دھتار ہی جب لگا تو اصالت کہاں رہی</p>	<p>۹۹۰ آفت کی کاٹ چھاٹ ہو دیر لکھ نہ جلدی ہوا ہو یا اس کے کین برقم نہ</p>	<p>۹۸۹ آتی نہیں وہ تیز روی کچھ قیاس میں رہوار کیا ہوا ہی پر کی لباس میں</p>
<p>۹۹۳ وہ روز شوخ تیرے گھر کا وہ بچا وہ روز شوخ تیرے گھر کا وہ بچا وہ روز شوخ تیرے گھر کا وہ بچا وہ روز شوخ تیرے گھر کا وہ بچا</p>	<p>۹۹۵ صد تیرے تیرے تیرے تیرے صد تیرے تیرے تیرے تیرے صد تیرے تیرے تیرے تیرے صد تیرے تیرے تیرے تیرے</p>	<p>۹۹۱ پیشہ شہر ہو نہ پھر پھر پھر پیشہ شہر ہو نہ پھر پھر پھر پیشہ شہر ہو نہ پھر پھر پھر پیشہ شہر ہو نہ پھر پھر پھر</p>
<p>۹۹۴ تن چاک چاک کرتی تھی ہر خصال قطرہ بھی چھوڑتی تھی نہ خون حلال</p>	<p>۹۹۶ کتنا تھا ہر وہ فلک نہ رواق ہوں دعویٰ یہ تھا کہ برق ہو کیا میں اُن ہوں</p>	<p>۹۹۷ دوڑی گلوں نہ کرتو قدم کا اثر نہ ہو شبنم کے موتوں کو سونگنی نہ ہو</p>
<p>۹۹۵ کتنی تیرے تیرے تیرے تیرے کتنی تیرے تیرے تیرے تیرے کتنی تیرے تیرے تیرے تیرے کتنی تیرے تیرے تیرے تیرے</p>	<p>۹۹۶ ارٹش کی شہنائی کوئی نہ کر نہ خود گھونچا ہر شہباز کوئی نہ کر نہ</p>	<p>۹۹۹ عل تھا پھر خصال نہ نہ نہ نہ نہ تعبا نہیں نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ</p>
<p>۹۹۶ یان کچھ مری بسا نہیں بے ثبات ہو کشتی ہوں کوئی دہن کی کھینچا ات ہو</p>	<p>۹۹۷ کاویں تیز برق ہو اور پھر کان نہیں گویا کہیں اس کے کوئی استخوان نہیں</p>	<p>۹۹۸ خویر کا حسن چہرے پیدا ہو گرد میں تحت الحاک کو باندھ کر تہم بزدل میں</p>

<p>۱۰۱ کھجور آجی ہو خوشی ہو خوشی لیلی کو دودھ پاتھ میں نشان کا سب کو مال آغا ہو تیرا کام فرس کا نہیں کام</p>	<p>۱۰۲ جامہ ارزا تو منفقہ لیا جا رہتا ہوں ست اداہ وار برہم گو جھانے بھادون بھون بھون بھون بھون</p>	<p>۱۰۳ کیا ہنسی رہے پڑھا آرتین باہر نہ لے جاوے کوا عروین منفقہ کا تھاجام تو اس کے چھین پلو پلو تیری عمر کا تیرا جو لین</p>
<p>۱۰۴ الزا سمٹ سمٹ کر قرینہ ہو شیر کا آہو کے ہاتھ پاؤں میں سینہ شیر کا</p>	<p>۱۰۵ ماروٹان تو جانکے لالو ہوں گیو کو زہرہ ہوا تبغ لگاؤں جو دیو کو</p>	<p>۱۰۶ کم ظرف خود سری یہ تجھے کیا ضرور اکدم میں تیرا کاسہ سر چور چور</p>
<p>۱۰۷ کھجور ایل اگر دینے لگا کلاؤں میں گھون پھوٹاں غزل تیرے تیرے تیرے تیرے پاؤں آغا ہو تیرا کام فرس کا نہیں کام</p>	<p>۱۰۸ ارچن میں کھجور کھجور کھجور جوالان کر دین سمند تو تر کام ہر شے پر تھا بلکہ کون انک حکمہ فیض ہے نکلا ہوں بھگ</p>	<p>۱۰۹ کھل جائیگا غلط تیرا آجی آہو جو غلط ہے کھجور کھجور ہر شے پر تھا بلکہ کون انک حکمہ فیض ہے نکلا ہوں بھگ</p>
<p>۱۱۰ کھکتا تھا کہ اوس کے قدم راہ چھو نعلوں کی نوں ہمارے نوشتق میں</p>	<p>۱۱۱ آڑو پہ آجو حوصلہ ہے کچھ تیز کا کافی ہے ایک وار تجھ جو تیز کا</p>	<p>۱۱۲ آگے ہمارے سب کی ہر طاقت گھٹی دیکھی تو ہوگی تیغ سے بھلی ٹٹی ہوئی</p>
<p>۱۱۳ جب وہ درخت کے نزدیک طاف سے کورس کو دم چھو جوبہ دانت ایک سونو راج تو اٹھ کر کھینچ کر آگے</p>	<p>۱۱۴ کھنکھنے شے غنچہ شے کا کھنکھنا کھنکھنے دیاں کھنکھنے دیاں نعرہ کھنکھنے کھنکھنے کھنکھنے دھنکھنے کھنکھنے کھنکھنے کھنکھنے</p>	<p>۱۱۵ لکھا ہوا نام تیرا دانت کا دانت کا لکھا ہوا نام تیرا کونے کا کیا جی نے لکھا کونے کا کیا جی نے لکھا</p>
<p>۱۱۶ غور کیا کہ رستم و سہراب و سام میں کیا تاز فوج دلیران شام</p>	<p>۱۱۷ روکا ہو کس سے موت کو دست دراز کو یہ تیغ تیز کرتی ہے دو یکہ تاز کو</p>	<p>۱۱۸ اوبہ نظر نہ دیکھ ادھر گھور گھور کے نیچا کر نیچے سر ترا کھے غدر کے</p>

۱۰۱
 کھجور آجی ہو خوشی ہو خوشی
 لیلی کو دودھ پاتھ میں
 نشان کا سب کو مال
 آغا ہو تیرا کام فرس کا نہیں کام

<p>۱۱۱ کوئی نہ کوئی جنگ چھوڑ کر از قہر جی ناز و ناز کہیں نہ وہ گلیا تیرے قضا فیہ تیرا مال بھی جی ہو گا دم نہ</p>	<p>۱۱۲ گر بارش و آریہ بچا ہے کھلے ہاتھ دیاں دھڑکے پتھر پتھر پتھر پتھر پتھر پتھر پتھر پتھر پتھر پتھر</p>	<p>۱۱۳ جلالا علیہ السلام جیسا کہ ہے کس کی جاوہ خیر زخمی ہوا انسان کسی جاوہ خیر نور کی کہ نور کوئی طعن نہ</p>
<p>۱۱۴ لرزان ہے آسمان کا جگر وہ لیر ہوں لڑکا مجھے نہ جان میں شہر و کا شہر</p>	<p>۱۱۵ چھوٹی لپک نہ تیرے کین غازی کا ٹر گیا زور پر نشان جب آگئی رہو اور اڑ گیا</p>	<p>۱۱۶ ہم شیر تیرہ بازی میں بھی سر بلند ہیں مشکلا کشا نے بازہ میں جو وہ بند ہیں</p>
<p>۱۱۷ کس نے کیا تھا تو تیغ برتن کی کس نے کیا تھا تو تیغ برتن کی</p>	<p>۱۱۸ ہو چو کہ جگر کی کٹا کر گیا مژدہ کی زبان جی پی پی پی</p>	<p>۱۱۹ سما ہو کمان اٹھا کر گیا جواوہ تیرے میں جی پی پی پی</p>
<p>۱۲۰ ملت ہو مثل شمع سوا ایک آن کی کاٹگی سرترا یہ درازی زبان کی</p>	<p>۱۲۱ آیا جو پھر فروش مڑا کر دیس لے دو تین جا سے کاٹھا مڑا اند شیر نے</p>	<p>۱۲۲ کا پنا کلیہ رنگ اڑا خانہ جنگ کا جگہ تھا کمان کا نہ پیکان خدنگ کا</p>
<p>۱۲۳ جیسا کہ سانسے آیا وہ خیر دیند شاہ دین نے شہر میں لیا دھر</p>	<p>۱۲۴ چا لیا کمان دیکھ کے آتش شعلہ کی طاقت رہی جی جی جی جی</p>	<p>۱۲۵ آج بچہ کھنچے وہ خانہ جنگ کا آج بچہ کھنچے وہ خانہ جنگ کا</p>
<p>۱۲۶ سرکش ہو معرکہ میں تر دودھ کیا اڑا دست خدا جسے یرطوبی عطا کرے</p>	<p>۱۲۷ سیکھا ہو تو یہ کس کے میدان میں کھنچا رنگ و ان ہو خاک تباہ ہو کھنچا</p>	<p>۱۲۸ حیرت ہوئی ہر اک کو زمین پر زماؤں غل پڑ گیا بری گئی آئینہ خانے میں</p>

<p>۱۲۱ مگر آنی بھر مٹی سپر سکر کا کتنے تھوڑے تھوڑے کرتے ہیں گھوڑی جلتے پھٹے چار پہن گمراہ ظلمت میں ہمارا آواز نہیں بھانپتا</p>	<p>۱۲۲ جو دور چھوڑنا اور ملو اور کھینچ اردین تو جو مٹی شہر سو بیکھا موت نکست مٹی پر کھینچا گھوٹ تانوں میں کھینچا</p>	<p>۱۲۳ میں نے ایک ننگی لڑکی کو دیکھا سنگلا سہا سہا سہا سہا میں نے ایک ننگی لڑکی کو دیکھا سنگلا سہا سہا سہا سہا</p>
<p>لیکن نظر نہ آئی تھی صورت سوار کی اندھیرا بلیاں بڑی تھیں رخو غیر غبار کی</p>	<p>جھجھکا جھجکا کر کے وہ پامال ہو گیا یاں حیرت و عروس طعنے لال ہو گیا</p>	<p>دیکھا چمک جو تھم گئی اس شعلہ باری رہواری کمر تھی نہ گردن سوار کی</p>
<p>۱۲۴ تو تھے روٹی میں تھیں گے آنکھیں جواب شہر میں نہ صدادی بھابھو جانکاہ و پر کے پورے وقت تو تھے گھر سے شاہ و پورے وقت</p>	<p>۱۲۵ جگا جو وہ شہر دل تو تھا لب گھوڑی بھی بھول بھول تو اپنی سنگ نچ شام ہو پامال تیری چھٹی تباہ ہوا مال</p>	<p>۱۲۶ تو جو بلی تھی نہ راز و نیاز اکثر اٹھا کر سیت تھیں نہ بلیاں آنا ہو گئی اور کسی کو تو جلد سے سوئی کہ سبے تھوڑے دھالو بلیاں</p>
<p>نیزوں کے زخم کھا کر نہ میداں چھڑے مندا حسین بر چھپوں والوں میں گھڑے</p>	<p>کا تو نہیں جو صدای گیر دہزن پڑی جنگل میں بھاگنے کے سوا کچھ نہیں پڑی</p>	<p>حکام کیا خود اپنے جو سرکش سوار تھے پھرتی سوار کرتے ہوئے صفت پار تھے</p>
<p>۱۲۷ پینک رنگ اور گلیاں حالت میں میں نے تیرے تھیں نہ جانیں نہ جان گھبراہٹ کر رہیں چھپوں والوں میں میں نے تیرے تھیں نہ جانیں نہ جان</p>	<p>۱۲۸ تو ان باتوں میں فاق کیا تھا بیک بیک میں تھیں نہ جانیں نہ جان میں نے تیرے تھیں نہ جانیں نہ جان میں نے تیرے تھیں نہ جانیں نہ جان</p>	<p>۱۲۹ میری دفاتر میں نہ جان تھا صفت پست نہ جان تھا بیک بیک میں تھیں نہ جانیں نہ جان میں نے تیرے تھیں نہ جانیں نہ جان</p>
<p>مگر کا جو پیدلوں کو رسالو نہ چاڑھے گھٹا اڑا کر بر چھپوں والوں پر چاڑھے</p>	<p>تصویر نہ رنگ کی جو بٹی سے اٹھتی چہاڑے جسٹیل کی گیتی الٹ گئی</p>	<p>نہ تھوڑے دم دم چمک اسکی درانی تھی دامن جو پھیلتے تھے تو بکلی جلاتی تھی</p>

میں نے تیرے تھیں نہ جانیں نہ جان
میں نے تیرے تھیں نہ جانیں نہ جان
میں نے تیرے تھیں نہ جانیں نہ جان
میں نے تیرے تھیں نہ جانیں نہ جان

<p>۱۸۳ بوی چو کبوتری که در غنچه بوی چو کبوتری که در غنچه بوی چو کبوتری که در غنچه بوی چو کبوتری که در غنچه</p>	<p>۱۸۳ بوی چو کبوتری که در غنچه بوی چو کبوتری که در غنچه بوی چو کبوتری که در غنچه بوی چو کبوتری که در غنچه</p>	<p>۱۸۳ بوی چو کبوتری که در غنچه بوی چو کبوتری که در غنچه بوی چو کبوتری که در غنچه بوی چو کبوتری که در غنچه</p>
<p>نورہ کیا یہ شیرنے سینے کو تاج کے صدقے ہزار ہر سے سپہا با جاک</p>	<p>دست ہوا کہ آپ ہمیں چھوڑ کر جاہز ٹھہر رہے تھے ہمیں علی کیسے ہم آواز</p>	<p>بیکس چو بھی فراق کو صد سے ترقی کیا جانو تم کہ باب یہ کیا کیا گزرتی ہو</p>
<p>۱۸۳ بوی چو کبوتری کہ در غنچه بوی چو کبوتری کہ در غنچه بوی چو کبوتری کہ در غنچه بوی چو کبوتری کہ در غنچه</p>	<p>۱۸۳ بوی چو کبوتری کہ در غنچه بوی چو کبوتری کہ در غنچه بوی چو کبوتری کہ در غنچه بوی چو کبوتری کہ در غنچه</p>	<p>۱۸۳ بوی چو کبوتری کہ در غنچه بوی چو کبوتری کہ در غنچه بوی چو کبوتری کہ در غنچه بوی چو کبوتری کہ در غنچه</p>
<p>قبضے میں تیغ تیز تھی برچی نہ حال تھا ہاتھ اٹھتے جاتے تھے یہ تیغ کا کاٹھا</p>	<p>زندہ ہو وہ جو راہ خدا میں گزر گیا بیٹا تو جائز سے کے جیسا باب مر گیا</p>	<p>اکھونسو تم نہاں ہو کیا ہم تو مر گئے گو یا فراق یا زمین برون گزر گئے</p>
<p>۱۸۳ بوی چو کبوتری کہ در غنچه بوی چو کبوتری کہ در غنچه بوی چو کبوتری کہ در غنچه بوی چو کبوتری کہ در غنچه</p>	<p>۱۸۳ بوی چو کبوتری کہ در غنچه بوی چو کبوتری کہ در غنچه بوی چو کبوتری کہ در غنچه بوی چو کبوتری کہ در غنچه</p>	<p>۱۸۳ بوی چو کبوتری کہ در غنچه بوی چو کبوتری کہ در غنچه بوی چو کبوتری کہ در غنچه بوی چو کبوتری کہ در غنچه</p>
<p>زخمی ہوں جان ہو نٹو پیہ ہوشنہ کا نام آپ اس طرف گھر سے ہیں ادھر میں تاج</p>	<p>اب در یہ پہاڑ گرا کھنڈ کے بھائی کا ہو ہے علی بھی آؤ نہ مسکشت کی</p>	<p>میں تیرے دوسے جان بھی جاتی بیکار بیٹے کو بہ پاس میں پانی نہ لیکار</p>

<p>۱۸۳ دور در صدای کیسک پکاراوه جایا کیسک کیسک کیسک دور در صدای کیسک کیسک کیسک</p>	<p>۱۸۲ چو کا عرق ز در چو کا عرق حضرت کو در چو کا عرق دور در صدای کیسک کیسک کیسک</p>	<p>۱۸۱ مکلی زنت فاطمہ زنت نور در صدای کیسک کیسک کیسک دور در صدای کیسک کیسک کیسک</p>
<p>۱۸۴ کچھ نستی تھیں سب بد نکی رگین ساتھ آکر سر کو ٹٹک رہی تھی زمین پر گرا کر</p>	<p>۱۸۳ ای لال دل ہو ہے جگر چاک چاک اب زندگی بھی خاک پر پانی بھی خاک پر</p>	<p>۱۸۲ روزی یہ مان جان حزمین درد مند کیا باسے کمین کہ زبان نھیں بند</p>
<p>۱۸۵ آئی تھی فاطمہ کی صدائے آواز تو نام اسلہ ایوانی کوئی پلائے جہاں کی کھینچے ہوئے حضرت کی کھینچے</p>	<p>۱۸۴ اولاد واسلے کمین کیسک کیسک ایو زونیا تو کھینچے کھینچے سیکھت ہوئے کھینچے کھینچے</p>	<p>۱۸۳ جیک جیک کہ کیسک کیسک کیسک ٹیا باجہ کیسک کیسک کیسک بہر چو کیسک کیسک کیسک</p>
<p>۱۸۶ دشمن سے زکریا کیسک نہ قاتل سے پوچھے گذری جو کچھ حسین کو دہ دلسر پوچھے</p>	<p>۱۸۵ صدہ جوئے روح کا تھا جسم پاک اک چو دھوین کا جامہ تڑپتا تھا خاک</p>	<p>۱۸۴ زمین کو منگ کر نہیں سکتے پکار کر روزی میں سر پہ خون بھرے ہاتھ نکار کر</p>
<p>۱۸۷ کام کیسک کیسک کیسک بہر چو کیسک کیسک کیسک جہاں کی کھینچے ہوئے حضرت کی کھینچے</p>	<p>۱۸۶ تو زونیا تو کھینچے کھینچے سیکھت ہوئے کھینچے کھینچے جہاں کی کھینچے ہوئے حضرت کی کھینچے</p>	<p>۱۸۵ کام کیسک کیسک کیسک بہر چو کیسک کیسک کیسک جہاں کی کھینچے ہوئے حضرت کی کھینچے</p>
<p>۱۸۸ عش یاد م آٹا گیا خاموش ہو گئے جہاں پر ہنہ کو رکھتے ہی زہوش ہو گئے</p>	<p>۱۸۷ تن کا پتہ ہو نہ دے چہرہ خراب اب ہو کوئی گھر میں غروب آفتاب</p>	<p>۱۸۶ تیر میں دلغ اپنا جوانی کا دے چلے ای لال اپنے ساتھ پر کو نہ لیچلے</p>

<p>۱۰۰ موتو بنیاد بجا چنانکہ ہر کی جا بجا بنو غزا و انتقال کہ بیکو گنجی بنو بی سہا درد و غمی کی بیان کھوڑو بن</p>	<p>۱۰۱ قطع رہن و پین بن نہایت کفن کر بلا کاردار بلا کی</p>	<p>۱۰۲ بجل گئی فرد عصیان لخت مگنی سا خوب ہم خاک شفا کی</p>
<p>۱۰۳ مقتل ہو اہلیت ہو نام ہے ہر بن روزا تو اب یہ کاکیلے حسین بن</p>	<p>۱۰۴ ملک کہنے بن بھلو اس حد کرائی ہے بوجہ ہم خاک شفا کی</p>	<p>۱۰۵ ہوا جنبہ دل ادا ہے خوشی وین زین آسمان چینی کر بلا کی</p>
<p>۱۰۶ سلامی بنو گنجی کیا کیا خفا کی دشاک مونی آل شکلا شفا کی</p>	<p>۱۰۷ چچا کو بھینٹہ شمس اب جلیان سیانی سن کے خاک شفا کی</p>	<p>۱۰۸ غیبت نام ہر درد نہ دالو کاب آمد ہو مہر شفا کی</p>
<p>۱۰۹ بجاک کے شہر شہت ادا کی سلامی مجو نہ رحمت خدا کی</p>	<p>۱۱۰ پیشہ شوخ و خنک غلبہ بن بن غلب زانو کج ہے خاک شفا کی</p>	<p>۱۱۱ غلاب بن بن ہم جہان بن ہوا ہو دم کیا باطاس شفا کی</p>
<p>۱۱۲ بجک کے تھکے کر بلا کی بجک کے تھکے کر بلا کی</p>	<p>۱۱۳ تینا بن تھکے کر بلا کی گرہ در کی کو لیتے بن بن</p>	<p>۱۱۴ فلک بھی یو بن بنیا ہے دو لکھ صد ہو ہی ہو کر آس کی</p>
<p>۱۱۵ بجک کے تھکے کر بلا کی بجک کے تھکے کر بلا کی</p>	<p>۱۱۶ اثر ہے چکچکی بن خاک شفا کی بجک کے تھکے کر بلا کی</p>	<p>۱۱۷ غضب کا نام ہے شفا کی نہر آتش کو نہیں آتش کی</p>

پیارے گئے کوچ کتے تھے عاتبہ
نیلی کچھ خبر اس مریض بلا کی
گفت پاسبین چاہے ہیں چھانوینچہ
عیسیٰ نے سپین ہماری دوا کی
پوچھتی عاتبہ وقت غارت
کے پیریت نہیں اس ردا کی
کچھ اسے پیر رہنے دے ایکو
اسے ستر چادر سہ خیر انسا کی
کہ یہ کند چادر سہ خیر انسا کی
نماشاں تھے کہ نہ میں راوکر
پہن گئے زیب و قدرت خدا کی
اٹھا رکھو جبکی مان کا خباہ
وہ اب نہ کو محتاج ہو کر داک
نہیں
ان کو خود ہوگی سو
قدر میں اگر خاک ہو کر بلا کی *

<p>۸۱ یارِ حسین کی خوشبو مبارک سینے کو خوشناس سے بھر لانا سینے کو عطر جیسے دھڑکے بنا کام کی زبان کو فصاحت کا</p>	<p>۸۲ علی کا کہ پہلی گمشدہ جبریت مردانہ محبوبین دل لیل چھٹی کاکار کو کہ دیوارِ دل کا رخ ہو سینے چاچو جس کو خونِ دل کے رخ ہو</p>	<p>۸۳ سحر سے مجھ کو ہوتی اس کا بوجھ سینے پر ریاضت کی بس باغ کی سینے کے لیے گلِ دل کی تعمیر سینے کے لیے گلِ دل کی تعمیر</p>
<p>۸۴ جس دم یہ لکھ لیں بندھو بیلو کا رنگ رنگین بیانیوں کو اڑاؤں گلو کا رنگ</p>	<p>۸۵ رضوان کے خلدین بھی یہ پھل لے لیں پھول اس روش کو بارغ ارم کھلے لیں</p>	<p>۸۶ ان سب ریاضتوں کو جو صلیجے بدلتے یہ پھول ان لٹاؤں تو وہ ان کا پھل لے لیں</p>
<p>۸۷ کونچے جو اس پر تازہ کاری شقانِ عذیب بنو پھر پاری پھولوں کو جو فاطمہ کو گلزاری پیرِ حسن دکھا کر کہتے ہزار کی</p>	<p>۸۸ چاندنی یہ عطر نشانی یہ رنگ پہلی ہوئی ہو گشتِ فردا کی دانت بن مالکان گلِ باغِ آرزو یوہو جو ہے گھٹا جو ریاضت کی</p>	<p>۸۹ نورِ آفتاب رسالت دکھا چھو ہر صلیجے رسول کی صورت دکھا چھو وہ رخِ دلفاہ قد و قامت دکھا چھو وہ سنِ شباب وہ شوکت دکھا چھو</p>
<p>۹۰ کوثر سے آبرو دین توں جو شاکستہ ایسا لگاؤں باغ کہ رضوان کی رشاق</p>	<p>۹۱ مختہ ہر خونِ دل کا جو پھول اس شجر کا ہر نکتہ کی گٹا ہوا گڑا گل کا سہو</p>	<p>۹۲ سہا آبرو کہ داخل کارِ ثواب ہوں دعویٰ وہ زبانِ لفظ کہ مین کا سیاب ہوں</p>
<p>۹۳ اہون کے سوراخوں کو زنجیر چندہ بنیں نازک تازہ بو فنا خیل لے چھو بے غل بو باس آری آٹھ ہشتو کی جا بو</p>	<p>۹۴ لب</p>	<p>۹۵ وزنِ وصفِ اہلِ گرام ابو دکھان بن بن بن بن بن بن بن رخسارِ نودہ بن بن بن بن بن بن بن کچھ جاؤ تازہ رنگ کو بن بن بن بن بن</p>
<p>۹۶ دالین نگاہ اہلِ نظر جس نہال پر بھیجیں دردِ احمدِ مرسل کی آل پر</p>	<p>۹۷ چنے کین ہل درگین ہیرے لگا ہو سینے میں لکھ جاہن ذخیرہ لگا ہو</p>	<p>۹۸ چھو ہو طورِ حسن رسالت ماکہ کا دور سے مین پر پیکر لیں نورِ آفتاب کا</p>

۱۰
تیرے ہر حال میں جو کچھ ہو
لیکن کوئی غم نہ دے
مردان اگر تیرے کھون
رہت کھون بے صیبت جو کچھ ہو

مقصود ہوں درخیز قمر دلخیز آتش ہوں
وہ برجیاں چلین کہ جگر پاش ہوں

۱۱
بہ اعظم مصائب بنائے ہیں
کرتا ہی میں دل کو تو کبھی
تجلی کا نور تھا ہے نور نظر کا جو
چھو چھو کے اپنے پختہ ہو

بیٹا چھٹا تو جان بدن سے لٹل گئی
اور دن کو کیا خبر کہ چھری کسیہ چل گئی

۱۲
کیا سو درد گل کوئی توڑا ہے
بیل پہنچ چل گئی خون ہو گیا ہے
کھمبہ کھینچ کر کھینچ کر
گرہ بکھی تو بکھی ہی کی جان پہ

صر کو کیا چمن پہ جو صدمہ گذر گیا
ہر سون مارے جس نے کیا وہ تو مر گیا

۱۳
بہتر ہو گھر سے جو دروازہ تھا
دنیا جو سیارہ جو نور نظر تھا
توئی جو بات پیار پر تھا
اس دروازہ پر آس گھر تھا

ایسی چھری چلی کہ جگر چاک ہو گیا
سو ت آئی زندگی کا مزا خاک ہو گیا

۱۴
مغفول اس علم سے رکھے زور الہی
یہ داغ ہو وہ داغ کہ زور زوال
رکھو بین انبیا بھی یہ داغ غم و مال
گھٹا ہو یوں کہ پھینکنا ہوا چھوٹا

رویا کرے اگر آسے رہنے پا کر
یہ آگ وہ نہیں جسے پانی بجھا سکر

۱۵
کس کا ہون غم جو کچھ ہو
کس کا ہون وقت آرام جو کچھ ہو
کس کا ہون سحران اٹھاؤ
کس کا ہون ضعیف ہو تو تختیاں

آنکھوں کے آگے خاکہ بیٹے کی لاش ہو
یہ دیکھ پہاڑ پر جو پڑی پاش پاش ہو

۱۶
میں حسین کو اب کچھ نہیں
دیکھتی وہ غم و غصہ بے اختیار
باقی نہیں جا علی کہ کب کوئی اور
سینہ ہنس دے ہو جان

وہ بھی جہان سے جاؤ کا جب نام تیرا
اچھا سدا رہا کہ کہے جگر تھا مے میرا

۱۷
تصویر درد و اس جہنم کی
تھمتا نہیں مگر شہر کی کین
تقدیر میں زاق ہو تو کین
بیٹا جان پھر کھڑا ہو پیر کین

خوش رہو بیٹا ہے یوسف جمال
اشد کی پناہ برابر کالال سے

۱۸
میں قبلہ و اماں زبان قبلہ ہوں
یہ نزدیک دعا ہو کہ اے رب العزیز
واقف نہیں فراق کے پیو
نکلے نہ غم نہ غصہ نہ غم نہ غم

بیٹا جو مرنے جائے پیو میر کی شان سے
غیر از خدا اکھون میں زبان سے

<p>۱۸۷ یو کو ہون کہ بھارتی لہو بجھتی پیراں کھانڈو دروہو دکھانٹھک بے نور حسی ہون توڑو جو دم توڑت تو جابو</p>	<p>۱۸۸ محو کو دیکھتے ہیں کچھ کچھ بڑھتے ہیں گانے گانے نور ہو سوچ ہیں یہ کیا شو جھپٹتے ہیں بے نور حسی ہون</p>	<p>۱۸۹ بلا طاق کی تیغ شمشیر جائزہ نہ لے سکتے ہیں میرزا بے نور حسی ہون بے نور حسی ہون</p>
<p>۱۸۸ جسمین ترقی تھی ہو زبان وہ کام جب یہ مجھے پکارو تو میں ترام کوں</p>	<p>۱۸۹ گر حکم ہو نہ یونٹک بارگاہ کا سے آئیں سرسیدین عسکر سیاہ کا</p>	<p>۱۹۰ حضرت کراگے خونیں ہم شور بوم آنکھیں زخمی آپ کو دیکھیں تو کوں</p>
<p>۱۹۱ بے نور حسی ہون میرزا بے نور حسی ہون میرزا بے نور حسی ہون میرزا بے نور حسی ہون</p>	<p>۱۹۲ میرزا بے نور حسی ہون میرزا بے نور حسی ہون میرزا بے نور حسی ہون میرزا بے نور حسی ہون</p>	<p>۱۹۳ میرزا بے نور حسی ہون میرزا بے نور حسی ہون میرزا بے نور حسی ہون میرزا بے نور حسی ہون</p>
<p>۱۹۳ تو صبر کہ آپ کو اس دم سنبھال لوں برجھی کا پھل خود اس کے گلے لگا لوں</p>	<p>۱۹۴ منہ تک رہا ہوں کہے امام لک باعث ہی کیا غلام کی رخصت میں</p>	<p>۱۹۵ دنیا میں جب یہ گود کا پالانہ ہو گیا اس وقت کوئی روکنے والا نہ ہو گیا</p>
<p>۱۹۴ میرزا بے نور حسی ہون میرزا بے نور حسی ہون میرزا بے نور حسی ہون میرزا بے نور حسی ہون</p>	<p>۱۹۵ میرزا بے نور حسی ہون میرزا بے نور حسی ہون میرزا بے نور حسی ہون میرزا بے نور حسی ہون</p>	<p>۱۹۶ میرزا بے نور حسی ہون میرزا بے نور حسی ہون میرزا بے نور حسی ہون میرزا بے نور حسی ہون</p>
<p>۱۹۵ ہر دم سکتے ہیں نازک ہی سکتے ہیں ہر بات کے شیر سکتے ہیں ذہن کو</p>	<p>۱۹۶ رایت بھی سرنگوں ہوا لشکر تمام باقی بس اب حضور میں یا یہ غلام</p>	<p>۱۹۷ میرزا بے نور حسی ہون میرزا بے نور حسی ہون میرزا بے نور حسی ہون میرزا بے نور حسی ہون</p>

۱۸۹

<p>۱۲۴</p> <p>سبب نیکیست در بر خیزد چون نیکیست در خج خجین ده دلیون ازین جیات کویا غیبی غیبی چون کویا غیبی غیبی</p>	<p>۱۲۵</p> <p>دولت شکیل یک ملک به کج دولت شکیل یک ملک به کج دولت شکیل یک ملک به کج</p>	<p>۱۲۶</p> <p>دولت شکیل یک ملک به کج دولت شکیل یک ملک به کج دولت شکیل یک ملک به کج</p>
<p>جاری بر خشک دتر به حکومت خدائی انواعل بر دشت من اکتا ترائی من</p>	<p>دیکو ده قل گاهه مشتر قین اکبر کا به مزار به قبر حسین</p>	<p>دیکو ده قل گاهه مشتر قین اکبر کا به مزار به قبر حسین</p>
<p>۱۲۷</p> <p>دولت شکیل یک ملک به کج دولت شکیل یک ملک به کج دولت شکیل یک ملک به کج</p>	<p>۱۲۸</p> <p>دولت شکیل یک ملک به کج دولت شکیل یک ملک به کج دولت شکیل یک ملک به کج</p>	<p>۱۲۹</p> <p>دولت شکیل یک ملک به کج دولت شکیل یک ملک به کج دولت شکیل یک ملک به کج</p>
<p>پیشین نه بر عوض لیسه عم شهید کا ایوان سمیت تحت ال دین نزدیک</p>	<p>پیشین نه بر عوض لیسه عم شهید کا ایوان سمیت تحت ال دین نزدیک</p>	<p>پیشین نه بر عوض لیسه عم شهید کا ایوان سمیت تحت ال دین نزدیک</p>
<p>۱۳۰</p> <p>دولت شکیل یک ملک به کج دولت شکیل یک ملک به کج دولت شکیل یک ملک به کج</p>	<p>۱۳۱</p> <p>دولت شکیل یک ملک به کج دولت شکیل یک ملک به کج دولت شکیل یک ملک به کج</p>	<p>۱۳۲</p> <p>دولت شکیل یک ملک به کج دولت شکیل یک ملک به کج دولت شکیل یک ملک به کج</p>
<p>دولت شکیل یک ملک به کج دولت شکیل یک ملک به کج دولت شکیل یک ملک به کج</p>	<p>دولت شکیل یک ملک به کج دولت شکیل یک ملک به کج دولت شکیل یک ملک به کج</p>	<p>دولت شکیل یک ملک به کج دولت شکیل یک ملک به کج دولت شکیل یک ملک به کج</p>
<p>دولت شکیل یک ملک به کج دولت شکیل یک ملک به کج دولت شکیل یک ملک به کج</p>	<p>دولت شکیل یک ملک به کج دولت شکیل یک ملک به کج دولت شکیل یک ملک به کج</p>	<p>دولت شکیل یک ملک به کج دولت شکیل یک ملک به کج دولت شکیل یک ملک به کج</p>

دولت شکیل یک ملک به کج
دولت شکیل یک ملک به کج
دولت شکیل یک ملک به کج

<p>۴۴ بہارِ محفلِ مصطفیٰ ہو کر گزشتہ اسی دن قلع ہوئی تھی اسے روزِ مہرِ حسن بابِ برائیتوں کی رزا کے ساتھ میں میں تو تعلق میں رہا</p>	<p>۴۵ ہینکے کا پتہ لگے صفتِ گزشتہ اتھار چھو اچھا کیا ایک ایک کیا اعلام گئے ہیں سنہ شمس کی رزا کیون پتہ تیار ہو جو سکون کی</p>	<p>۴۶ کیا حکم ہے حضور کا جان میں باجائے مخفی کہاں کہ تو گزشتہ میں اعداء کا خون کرنے کا پتہ لگا کے لئے اسی کی بات کا لٹا اٹھا</p>
<p>۴۷ بابا کے باغی جو نہ سرد کیے سوئے کیا رازِ ظمان کے پیٹھ کو پہلو میں دوگ</p>	<p>۴۸ ہر شب جسے بچایا ہو قطروں سے اوس تیر و زمین بھیدوں میں اُسے پال پوس</p>	<p>۴۹ قابلِ مہین دکھائے ہیں تلوارِ تیر کو ارشاد ہو تو پھینکدین مہتیار کھول</p>
<p>۴۸ اندر ہر آگ یہ بولادہ فوج کیا کردن ہر قافلہ اور اس کا رخصت پھوٹی دیکھتے تھیں قافلہ کیونکہ اس کی پادشہی پران</p>	<p>۴۹ سب سے بڑا درد تیر کی تیر کونک لہو کا اٹھانے کا پتہ کے کو چاندن کی بھر پور پہلوی کردن یا علی کی بھر پور</p>	<p>۵۰ جو تیر کی نیت اپنے پیٹھ کی کیونکہ نون چکر آسکے جو باعثِ اذکار دیکھتے تھیں حضور پر تلوارِ حرب جابر کے لئے اٹھانے کے لئے اٹھانے</p>
<p>۵۱ سب سے بڑا بھائیوں کو سبکدوش کر دیا جھکو تو موت و زحمت فراموش کر دیا</p>	<p>۵۲ دھوئیں یہ ہاتھ میں جوانی میں ہاتھ یہ تو گھسی نہ ٹکے گا میری زبان سے</p>	<p>۵۳ نصرت کی آپ پر ہکو دعا ہم دے م کو ہم ہر دی سے شکر کے سر کو قلم کر</p>
<p>۵۳ ہم چون جانیں درونوں کا اعتبار ہر آن بھی کیجیگا اس کا اعتبار کہوں کسی کو نہ منوں نے دیکھا کہتے ہیں آپ پر چھپنے کی</p>	<p>۵۴ اگر تیر کی نیت علی کا تھا کی حق نہ تیر کی نیت علی کا تھا صفتِ دولت پر چکا ہو شہتِ عالم پیارے بولادہ اور نہ پیا ہو غلام</p>	<p>۵۵ نیت کی نیت علی کا تھا نیت کی نیت علی کا تھا نیت کی نیت علی کا تھا نیت کی نیت علی کا تھا</p>
<p>۵۶ چھوڑینگے مر کے ساتھ نہ بیکس کام آقا کے پائنتی ہو سر صافا غلام</p>	<p>۵۷ کیا ہو سوا اطال کے دنیا سے زشت خار و نہیں قاتل زاد وہ گلو بہشت</p>	<p>۵۸ ہوئیں نہ آپ ہم نہ کہیں اور جانینگے بابا حضور نہیں ہمیں پھرے کے آئینگے</p>

<p>۱۴۴ دیکھا جو خادموں نے برائے خدایا دوڑا سے لاؤ پور ہوتی شعلہ چو تسا کر کشتی سے تھا کار کا کو جیو کہاں سے تیرا خباب</p>	<p>۱۴۵ دیکھا جو خادموں نے برائے خدایا دوڑا سے لاؤ پور ہوتی شعلہ چو تسا کر کشتی سے تھا کار کا کو جیو کہاں سے تیرا خباب</p>	<p>۱۴۶ دیکھا جو خادموں نے برائے خدایا دوڑا سے لاؤ پور ہوتی شعلہ چو تسا کر کشتی سے تھا کار کا کو جیو کہاں سے تیرا خباب</p>
<p>۱۴۷ کھو گیا اسکے سامنے کیا شاہ بازیر یانی نشیب میں تو ہوا ہے فرازیر</p>	<p>۱۴۸ کھو گیا اسکے سامنے کیا شاہ بازیر یانی نشیب میں تو ہوا ہے فرازیر</p>	<p>۱۴۹ کھو گیا اسکے سامنے کیا شاہ بازیر یانی نشیب میں تو ہوا ہے فرازیر</p>
<p>۱۵۰ کھنی فرسک نہیں بنی بنی گئی پاپا سٹ کر کجیو بنی بنی گئی</p>	<p>۱۵۱ کھنی فرسک نہیں بنی بنی گئی پاپا سٹ کر کجیو بنی بنی گئی</p>	<p>۱۵۲ کھنی فرسک نہیں بنی بنی گئی پاپا سٹ کر کجیو بنی بنی گئی</p>
<p>۱۵۳ لالب گداز سے بیتاب ہو گیا کیا آگ تھا مزاج کہ سیما ہو گیا</p>	<p>۱۵۴ لالب گداز سے بیتاب ہو گیا کیا آگ تھا مزاج کہ سیما ہو گیا</p>	<p>۱۵۵ لالب گداز سے بیتاب ہو گیا کیا آگ تھا مزاج کہ سیما ہو گیا</p>
<p>۱۵۶ رو کی پوچھ کر کہے آج تیرا نیز زمین سے تیرے باد بھارے</p>	<p>۱۵۷ رو کی پوچھ کر کہے آج تیرا نیز زمین سے تیرے باد بھارے</p>	<p>۱۵۸ رو کی پوچھ کر کہے آج تیرا نیز زمین سے تیرے باد بھارے</p>
<p>۱۵۹ دیکھا جو آفتاب فلک احتشاک علموں نے ہاتھ اٹھائے براہ راست</p>	<p>۱۶۰ دیکھا جو آفتاب فلک احتشاک علموں نے ہاتھ اٹھائے براہ راست</p>	<p>۱۶۱ دیکھا جو آفتاب فلک احتشاک علموں نے ہاتھ اٹھائے براہ راست</p>

مرثیہ میر نويس
جلد اول
۱۹۳
مرثیہ میر نويس
جلد اول
۱۹۳
مرثیہ میر نويس
جلد اول
۱۹۳

مرثیہ میر نويس
جلد اول
۱۹۳
مرثیہ میر نويس
جلد اول
۱۹۳
مرثیہ میر نويس
جلد اول
۱۹۳

<p>۱۹۴ چندین صفا کو در پوشین بی بی حسن تکلیف نگر گل خجسته رسالت چلیپا</p>	<p>۱۹۴ تجربہ یونین چن عالم کو راہ پوشین بی بی حسن تکلیف نگر گل خجسته رسالت چلیپا</p>	<p>۱۹۴ چندین صفا کو در پوشین بی بی حسن تکلیف نگر گل خجسته رسالت چلیپا</p>
<p>پروچی پر تباہ نشانہ رخ لا جواب کو کتنی رخصتی ہوئی یہ شب آفتاب کو</p>	<p>لعل بنائے خال کے خط کو کتاب کو مقطع یہ لکھ دیا ورق آفتاب کو</p>	<p>سبیل میں کیا ہے اور اگر ہے تو پہنچ جس شکر کو دیکھتا ہوں جہان میں ہے ہر</p>
<p>۱۹۴ چندین صفا کو در پوشین بی بی حسن تکلیف نگر گل خجسته رسالت چلیپا</p>	<p>۱۹۴ تجربہ یونین چن عالم کو راہ پوشین بی بی حسن تکلیف نگر گل خجسته رسالت چلیپا</p>	<p>۱۹۴ چندین صفا کو در پوشین بی بی حسن تکلیف نگر گل خجسته رسالت چلیپا</p>
<p>ہر کونسی وہ بات چو پچاسی نہیں یہ چشم کس زبان کا مزا جاتی نہیں</p>	<p>جھاکیں لکھ چلیں جو یہ بہر کم کو مازاں ہیں بردون کو کھانوں کو</p>	<p>نہ ماہ میں ضیاء نہ یہ ضرور کو ذرہ اسی کے نور کا چمکا تھا نور کو</p>
<p>۱۹۴ چندین صفا کو در پوشین بی بی حسن تکلیف نگر گل خجسته رسالت چلیپا</p>	<p>۱۹۴ تجربہ یونین چن عالم کو راہ پوشین بی بی حسن تکلیف نگر گل خجسته رسالت چلیپا</p>	<p>۱۹۴ چندین صفا کو در پوشین بی بی حسن تکلیف نگر گل خجسته رسالت چلیپا</p>
<p>آنسو بھی ہیں گھر نظر خاص دعا میں موتی خبر سے ہیں زگر شلا کو جام میں</p>	<p>نیکیوں کی جنگو رہتی ہو صحبت و دنیا میں اعداد اتنے اور سب آپس میں ایک میں</p>	<p>تردیبیاں مصور صنعت رقم کی آہ میں روایتیں یہ سورہ و نون القلم کی آہ میں</p>

۱۹۴
چندین صفا کو در
پوشین بی بی حسن
تکلیف نگر گل
خجسته رسالت چلیپا

[illegible]

<p>۴۲</p> <p>سختت بجز زعمین، مایہ ناز نشتے بین کیا نظریں ساو ناز حکون جن جیب بکا ہو کھلی کام تھر از بین پار ز ناز و ناز</p>	<p>۴۳</p> <p>اس جگہ کا جو جہاں تھا جوش آگیا انھیں بھی قوی ہو گیا جنتا ہو کہہ لے فضا ست کو کیا سیدہ کو کو ہو سے لے</p>	<p>۴۴</p> <p>انک جلیقہ تیغ شے لکڑی شک درق ہو کر انک لکڑی ان دقہم بڑھو تھے کھٹنے لکڑی بغلک کھٹنے لکڑی</p>
<p>جھکا کر آنکھ ہم جو سے تو کتے نہیں بڑھتے ہیں بب تو ہاتھ کو ہم رو نہیں</p>	<p>ترکش کھا کر کمانو سے بھی چن بدل دنگا ہوا نشان بڑے تیر چل گوا</p>	<p>سب روسیہ خوف کو ستہ رہ گئے سر کیا اڑے کہ نقطہ اشک دور ہو گئے</p>
<p>۴۵</p> <p>کلیجہ لڑو تو سچ سچ لڑو پا بال ہون چہ جوش لڑو دین کو کی چارٹ لڑو سکھو دین تو دین لڑو</p>	<p>۴۶</p> <p>فیضہ بیان جی ہاتھ لڑو توری بصورت اسد لڑو غلتے میں زور لڑو آریہ لڑو</p>	<p>۴۷</p> <p>کٹ کر کھٹو تھے جوش لڑو کھٹی تیغ سچ لڑو رہن سچ لڑو دو تیر لڑو</p>
<p>۴۸</p> <p>ہم نیچہ ہو یہ تاب جھلا کس لیر کو کیرٹین کلا لیاں تو کھل ڈالیں شہر کو</p>	<p>تصویر بن گئی اسد کردگار کی گو یاز بانیں لڑو لگین ذوالفقار کی</p>	<p>۴۹</p> <p>منہ پر پڑا اجل کا طمانچہ جہان کے ثابت تھا کہ گرز کے ٹکڑے لکڑی</p>
<p>۵۰</p> <p>جیسا اور دھو تو کھلی لکڑی دب جازو لڑو لکڑی غلتے میں لکڑی</p>	<p>۵۱</p> <p>کلیا لڑو غناں لڑو کلیا لڑو غناں لڑو کلیا لڑو غناں لڑو</p>	<p>۵۲</p> <p>کلیا لڑو غناں لڑو کلیا لڑو غناں لڑو کلیا لڑو غناں لڑو</p>
<p>۵۳</p> <p>اب رو بہ بل پڑو لکڑی خیر تو کیا فلک کو گرا دین لکڑی</p>	<p>۵۴</p> <p>نعلہ لپک کر چنچ پھر کھینچ لکڑی اپنی طرف سفون کو مقرر کھینچ لکڑی</p>	<p>۵۵</p> <p>سیت و دم کی باڑھ لکڑی خنجر پھرے دلون پہ جبر لکڑی</p>

<p>۹۹۸ افغان تاج سوار گو یا فریل طراک دانی کوی جا بجا نخل چاہ کبوتر</p>	<p>۹۹۹ جشن عکاشان ایک ایک کمنڈا ملو اور کاشی سوار بندہ</p>	<p>۹۹۷ شہنشاہ گنگوٹ روڈ روڈ ملو اور کاشی شفتی دکھانا</p>
<p>کبوتر سر ادا یک تجھ چل گیا گھوڑا یہ تھا کہ آکے چھلاوا نکل گیا</p>	<p>کیا ہاسے کوئی دست قوی کی ٹوڑ کو شکلات سے پوچھیے مرجڑ توڑ کو</p>	<p>کلرنگ تھا غنیمت ہوا سرخ پوش تھا مقتل کی سب زمیں شہد گفروش تھا</p>
<p>۹۹۹ دھانویں شمع پیشہ پیشین سروکار تھی</p>	<p>۹۹۵ کرتی تھی جست میں گاہ و گاہ</p>	<p>۹۹۶ ایک تھی عزت میں کیکن بن</p>
<p>مخفر کمان کے دوش پر سربار ہو گئے چار اٹنیہ گرے ہو دیوار ہو گئے</p>	<p>اک شور تھا کہ خاتمہ ہے کائنات کا بائسون اچھل کر گزرتا تھا یانی فرات کا</p>	<p>رنگین یہ بند نذر شہید رسول ہیز پانچون یہ گل یا ض شہادت کی پھول ہیز</p>
<p>۹۹۷ جب سر شہر کی شہر کی شہر کی</p>	<p>۹۹۸ ایک تھی جست میں گاہ و گاہ</p>	<p>۹۹۹ جست میں عزت میں کیکن بن</p>
<p>دفر شہنشاہ کے حیران ہو گئے جزا سے جسم بخش پریشان ہو گئے</p>	<p>دور دور سے تین کو پتہ دو پاؤں گر کر</p>	<p>بھاگتا اڑتا غالب ہوا سیر لڑائی</p>

۹۹۸
افغان تاج سوار
گو یا فریل طراک
دانی کوی جا بجا
نخل چاہ کبوتر

۹۹۹
جشن عکاشان
ایک ایک کمنڈا
ملو اور کاشی
سوار بندہ

۹۹۷
شہنشاہ گنگوٹ
روڈ روڈ
ملو اور کاشی
شفتی دکھانا

۹۹۹
دھانویں شمع
پیشہ پیشین
سروکار تھی

۹۹۵
کرتی تھی
جست میں
گاہ و گاہ

۹۹۶
ایک تھی
عزت میں
کیکن بن

۹۹۷
جب سر شہر کی
شہر کی
شہر کی

۹۹۸
ایک تھی
جست میں
گاہ و گاہ

۹۹۹
جست میں
عزت میں
کیکن بن

عزت و احترام
علیہ السلام کو
خیر و بری میں
ماتحتی و تفریک
منظور کرنے اسی
انداز سے مزہ
بازی و تانی و جنت
سے و جسم کا کھیل
جانی اور گے اور

<p>۱۱۵</p> <p>چرخین اٹھا کر سخت ہوا باک کے ہاتھ پر کھپکھپاتے کہ بھیا آپ بچے کو چلو نہ پائے کا رکت دوہ جیسے ہوں چار نیو کیا</p>	<p>۱۱۶</p> <p>بچے پر خون کا غون گون شش تو اٹھا کر کھجور آکھنے دی صدمہ کی گئی ہر زخمی بچہ نیند کی چو</p>	<p>۱۱۷</p> <p>بھائی کو دریا کی گم گم دیکھا غضب میں گئے نیو نزدیک تھا شہر سے لے کر سر پر کپڑے اوسگ بابا</p>
<p>درا آئی یوں اتنی تنہا جس طرح ڈوب جاتی ہر سوزن خیز</p>	<p>قانون سے بیکے آپ حفاظت ہو کر وہ شمع کیا بجھے جسے روشن</p>	<p>نیزہ چلا نہ کھل سکے حلقے کندہ کوڑا اڑا اتراق سے منہ ہر مند کے</p>
<p>۱۱۸</p> <p>چھڑا تو غلغلہ میں تیرے کو اوجھا ہوا نکل گئے حلقے کا لہجہ کی آواز سے فغان ہر پوچھ کر سے فغان</p>	<p>۱۱۹</p> <p>ماتر قسط ایک جاگتا تھا کچھ آنکھ میں مائی نہ تھی خالی کھجی باجی کا ہر زخمی بچہ چلی آوار</p>	<p>۱۲۰</p> <p>جھپٹا جو کچھ اسے دیکھا تو دہشت اس کا دست توئی نہ گھر گھر چھٹا دیکھ کر ہر</p>
<p>پٹکا تو چور چور ہر اک بند ہو گیا فولاد پوش خاک کا پیوند ہو گیا</p>	<p>اور اک بلاگری جسداش پاش سرکٹ کو ڈھر سے گرڑا طارق کی</p>	<p>گردن شقی کی ٹوٹ کر سینے سے لگی پٹکا اٹھا کر یوں کہ زمین رنگی مل گئی</p>
<p>۱۲۱</p> <p>دیکھا جو عمر کے جان گیا ہر گھر میں خون ببار گئی عروا بن عہد زخمی ملیت میں ظلم و جوریت میں</p>	<p>۱۲۲</p> <p>حلقہ کا دور سلطنت جھپٹا و مورچے غصہ خجہ کمرہ پوش پاک گزرتا بین زہرہ چھٹی</p>	<p>۱۲۳</p> <p>سے صفوں میں بچل ہوئی تین کہنا تھا جو ہم سب</p>
<p>سینہ مقام کفر کا دل گھر عناد کا تصویر مکر و کید کی تپلا فساد کا</p>	<p>گھوڑا صبا بھی پانہ سکے جسکی گردو بجھے یہ سب کہ نکلا ہر رستم نرد کو</p>	<p>ایسا بھی پہلوان ہو کوئی اس سپاہ جرات دکھائی جکے لڑی رزم گاہ میں</p>

<p>دعا ہے تو کھاتا تھا زور زور سے سہل پوینہ خوش چل مشر مردوں کی رو دیکھا کٹھا لے جاتا اسکو بھی خستہ خجاستہ تھا اس غلام</p>	<p>دعا ہے تو کھاتا تھا زور زور سے سہل پوینہ خوش چل مشر مردوں کی رو دیکھا کٹھا لے جاتا اسکو بھی خستہ خجاستہ تھا اس غلام</p>	<p>دعا ہے تو کھاتا تھا زور زور سے سہل پوینہ خوش چل مشر مردوں کی رو دیکھا کٹھا لے جاتا اسکو بھی خستہ خجاستہ تھا اس غلام</p>
<p>دعا ہے کھاتا تھا زور زور میں کوئی ہر سر نہ گریبا غالب ہو نہیں کہ من غالب لقب را</p>	<p>دعا ہے غل تھا یہاں پہاڑ بھی پانی کا بوسے موج بہن جسکے عقدہ کشا یہ وہ چوشتا</p>	<p>دعا ہے علاقے میں لیا تو بھجوں نے جناب کو گھیرے تھی پر چھوٹی کرن آفتاب کو</p>
<p>دعا ہے کھاتا تھا زور زور میں کوئی ہر سر نہ گریبا غالب ہو نہیں کہ من غالب لقب را</p>	<p>دعا ہے غل تھا یہاں پہاڑ بھی پانی کا بوسے موج بہن جسکے عقدہ کشا یہ وہ چوشتا</p>	<p>دعا ہے علاقے میں لیا تو بھجوں نے جناب کو گھیرے تھی پر چھوٹی کرن آفتاب کو</p>
<p>دعا ہے بچا درنگ شہر زور تھا رومی کلاہ کا سر پر چڑھا تھا خون کسی بیگناہ کا</p>	<p>دعا ہے نکلی کر سے جب تو حذر سے ہل کر لڑکے سر نہیں کے رکابوں سے لگے</p>	<p>دعا ہے آدمے سوار گھٹو تھے اسکی ذیل آفت طفیلیونہ تھی ابن طفیل کے</p>
<p>دعا ہے گندری تھی منی جیم اس کو دیکھا نیز کر بند بند تھاتا تھا زور زور</p>	<p>دعا ہے نزدیک تھا کہ خوف کو تو دیکھا نزدیک تھا کہ خوف کو تو دیکھا</p>	<p>دعا ہے کس کی باری تھی وہ غلامین کس کی باری تھی وہ غلامین</p>
<p>دعا ہے کم جاتا تھا پیل کو وہ پاسے سور سے بڑھ کے نکالے ہاتھ بڑے زور زور سے</p>	<p>دعا ہے تیرہ پتہ تیرے تو کمان بھی کمان ایک لیا چڑھا یہاں نوین ایک کمان</p>	<p>دعا ہے سارا چلن دھوا یاد ادا کی حرب کا سہ علی کے بعد پڑا اسکی اعزب کا</p>

سلسلہ حضرت
ایک بیوان کا
مہم سہارا
نہ کی عیادت
اس بیوان کی
فردیہ سے ۱۱
پیشتر
۱۱۱۱

<p>۱۳۱ جس کے سر سے جال کی لٹکی نغمہ زین خیم کھانڈو صنف کے تاج فوج کی دل میں الدیا پھر پور</p>	<p>۱۳۲ حکومت میں جلیوت شہر میں جس کے سر سے جال کی لٹکی نغمہ زین خیم کھانڈو صنف کے تاج فوج کی دل میں الدیا پھر پور</p>	<p>۱۳۳ جس کے سر سے جال کی لٹکی نغمہ زین خیم کھانڈو صنف کے تاج فوج کی دل میں الدیا پھر پور</p>
<p>ہاں پوچھ لے وہ دل میں نبرد لیکو دیکھا ہو جسے لڑتے ہو ورنہ شہر کو</p>	<p>تقدیر نے دغا کو بگاڑا بنا زمین برجی حکم یہ لگ گئی اس کو جاؤں</p>	<p>گر سانس لی کیجئے یہ پنجہ سا چل گیا جب زخم دل میں ٹھیس لگی دم لگ گیا</p>
<p>۱۳۴ داناؤں نے غصہ کی کچھ گردن اڑا دی خاص کچھ تین اسکی چین کی پس و سیاہی توڑا یہ پور وہ جی صفت تباہی</p>	<p>۱۳۵ جس کے سر سے جال کی لٹکی نغمہ زین خیم کھانڈو صنف کے تاج فوج کی دل میں الدیا پھر پور</p>	<p>۱۳۶ دیا زخم دل کو ہوا اور اہیتیا گر می جاوے پاس جاوے اہیتیا نہ لگی شینج خدا و اہیتیا گر تباہی اب وہ ماہ قمار اہیتیا</p>
<p>۱۳۷ جس کے سر سے جال کی لٹکی نغمہ زین خیم کھانڈو صنف کے تاج فوج کی دل میں الدیا پھر پور</p>	<p>۱۳۸ نادک چڑنگا کے جب ہاتھ رک گیا دیکھا جسے جلال میں سر اس کا جھکا</p>	<p>۱۳۹ خویرین پیام صل کا دینے کو آئی ہیں خاتون جہر گو دین لینے کو آئی ہیں</p>
<p>۱۳۹ جس کے سر سے جال کی لٹکی نغمہ زین خیم کھانڈو صنف کے تاج فوج کی دل میں الدیا پھر پور</p>	<p>۱۴۰ جس کے سر سے جال کی لٹکی نغمہ زین خیم کھانڈو صنف کے تاج فوج کی دل میں الدیا پھر پور</p>	<p>۱۴۱ دھواں کیسیادن تھا غصہ مقصود یہاں کہ غم کا جو لونا جل دھڑلے شام کا غصہ غل جہر مراد واد کے امیر</p>
<p>۱۴۲ جس کے سر سے جال کی لٹکی نغمہ زین خیم کھانڈو صنف کے تاج فوج کی دل میں الدیا پھر پور</p>	<p>۱۴۳ رک رک کر سانس آتی ہو دنیا سو جائے غالب ہر صنف مست قوی تھر تھر ڈانے</p>	<p>۱۴۴ یہاں سر پہ خاک آتی ہیں بھون بھون کی وان شادیان میں قتل شبیہ رسول کی</p>

<p>۱۳۱۱ جانب چرخ لاش چو بیدار بہل حسیں میں کون سے سر زمین پر پہنچے ہیں سرخ پانی میں</p>	<p>۱۳۱۲ نہل بختیں کر دیں دوبہری کمر ضعیف نزدست نہ تھیں خدا اپنے پیوں کے</p>	<p>۱۳۱۳ جیب بکری جو باپ کا دور دور حسیں نہاڑتے تھے زاق میں اسے دوست کے</p>
<p>پاکو سرخ چرخ کی بوندی گری تھہرائی آنکھیں خیمے کی جانب پھری</p>	<p>لیتے نہیں عزیز خبر یہ وہ راہ ہے بابا کو چھوڑتا ہے پس یہ وہ راہ ہے</p>	<p>اس پر خستہ دل کا نہ دھیان آیا کیوں ماما جان کھو گئے دنیا سے</p>
<p>۱۳۱۴ بہل حسیں میں کون سے بلوین آپ کی پچھلے آواز دی کہ تو چپے آواز دی کہ تو چپے</p>	<p>۱۳۱۵ بہل حسیں میں کون سے ساتھ اس کے بوسہ کی روز تھے باجان بھی رہی براہین کی</p>	<p>۱۳۱۶ کھو گیا خود کی نہاڑتے تھے زاق میں نہاڑتے تھے زاق میں نہاڑتے تھے زاق میں</p>
<p>گر کر کے لہو کی طرح یا تنک سینے پر تم کلیمے یہ ہم زخم کھائے</p>	<p>پھٹتے ہیں جسے رہتی راجت جہان احباب کی صدا بھی نہیں آتی کان میں</p>	<p>ہم دھمکے ہیں اپنی دستوں کی چھاؤ انکھوں میں روشنی ہو نہ طاقت کے</p>
<p>۱۳۱۷ نہل حسیں میں کون سے نہل حسیں میں کون سے نہل حسیں میں کون سے نہل حسیں میں کون سے</p>	<p>۱۳۱۸ نہل حسیں میں کون سے نہل حسیں میں کون سے نہل حسیں میں کون سے نہل حسیں میں کون سے</p>	<p>۱۳۱۹ نہل حسیں میں کون سے نہل حسیں میں کون سے نہل حسیں میں کون سے نہل حسیں میں کون سے</p>
<p>حلقے دکھاؤ دل کا ارادہ دکھاؤ جو کچھ کہا تھا اُس سے زیادہ دکھاؤ</p>	<p>یو کے شریک کون کہ اب خالی جو لسا تھ لپچلا ہے وہی ساتھ ساتھ</p>	<p>رہن کو جس کا ساتھ تھا وہ بھی اب جانے کی طرف یہ مسافر تھا</p>

چرخ کرانی جانی بانی
دیکھا کران او زمین بانی
نہم کہ خطا چو گریبان خطا ہو
نہم کہ زمین و آسمان چو لاشیما ہو

پیدل جناب فاطمہ لاکڑ کے ساگھ
لٹکے ہین بانوں باپ کی گردن ہین

چلائی بلکہ دست خانوں
شیرج کہ مرگیا رافزہ گھٹا
فریاد نہ خنیا تھا بخت نامور
ماتر کر داکٹ گئی بابو لنگھا

خجرا الم کا اکبر مس رو پہ چل گیا
تم سانسے جیبا گئیں تب دم نکل گیا

بہنیں ہی زبان کہ شہر
نہم کہ چرخ کرانی بانی
نہم کہ زمین و آسمان چو لاشیما ہو
نہم کہ خطا چو گریبان خطا ہو

مجمع الٹ پلٹ نظر آیا ہے بزم کا
یہ مرثیہ نہیں ہے مرقعہ ہے بزم کا

کیا بھرتی فیض غم شام سدا
جوا شک بہادہ گمشتیں بابا ہے
شلم نے کھا شاہ کو کوٹھین آتا
مرگنیکین بیان مہر و فاکو و دھاک

اس بزم میں چلنے کے گمراہ کر کے شام
موجود بیان روح رسول و دھاک

فرمایا زکوٹک بیان تضحیک
دیکھو تو ذرا مرتبہ گمراہ کا کیا
کے عرض فیضیہا کہ حورین ہیں بلانی
اسے قید عالم فردوس کھلا

بھنیا یا ازل سے مرئی مستحق
فرزند پشیمان بھین حلق کتا ہے

اس بزم میں چلنے کے گمراہ کر کے شام
موجود بیان روح رسول و دھاک
فرمایا زکوٹک بیان تضحیک
دیکھو تو ذرا مرتبہ گمراہ کا کیا
کے عرض فیضیہا کہ حورین ہیں بلانی
اسے قید عالم فردوس کھلا

اس جان قدم کھینچو جا کر کج
بان فاطمہ کا دودھ اوہو ہو جوا
شلم نے کھا شاہ کو کوٹھین آتا
مرگنیکین بیان مہر و فاکو و دھاک

اسے غلاموں کس مرثیہ بختیں
اس بزم میں چلنے کے گمراہ کر کے شام

فرمایا زکوٹک بیان تضحیک
دیکھو تو ذرا مرتبہ گمراہ کا کیا
کے عرض فیضیہا کہ حورین ہیں بلانی
اسے قید عالم فردوس کھلا

بھنیا یا ازل سے مرئی مستحق
فرزند پشیمان بھین حلق کتا ہے

اس بزم میں چلنے کے گمراہ کر کے شام
موجود بیان روح رسول و دھاک
فرمایا زکوٹک بیان تضحیک
دیکھو تو ذرا مرتبہ گمراہ کا کیا
کے عرض فیضیہا کہ حورین ہیں بلانی
اسے قید عالم فردوس کھلا

[illegible]

<p>۲۱۰</p> <p>عالم کیلئے کتب و کتب ان کے لئے خزانہ و خزانہ نظم و نثر کی فصاحت کا زائہ و زائہ ریح و بویہ کے نکلنے کو بکھرا دیا</p>	<p>۲۱۱</p> <p>کج چہ پتے باقون کا کج چہ پتے اسوار ہو گھوڑے کی پٹائی فتنہ زدین کا کج عزت باقون یہ بانو کی جلا بابر ادلی</p>	<p>۲۱۲</p> <p>کر تے خے ملک حسن کی شہنشاہ نظم و نثر کی فصاحت کا زائہ و زائہ ریح و بویہ کے نکلنے کو بکھرا دیا</p>
<p>۲۱۳</p> <p>خادم تھا نہ اس شمع کا پروانہ تھا جز موت نہ ایتھا تھا نہ بیگانہ تھا کوئی</p>	<p>۲۱۴</p> <p>اک حشر تھا چھڑی تھی سکینہ چوہرے سہ سے مرے بابا کی صدا تھی کھرے</p>	<p>۲۱۵</p> <p>عالم تھا دم ظہری جلوہ گری کا رخ نے ورق اٹا تھا براض سحر کا</p>
<p>۲۱۶</p> <p>عالم کیلئے کتب و کتب ان کے لئے خزانہ و خزانہ نظم و نثر کی فصاحت کا زائہ و زائہ ریح و بویہ کے نکلنے کو بکھرا دیا</p>	<p>۲۱۷</p> <p>کج چہ پتے باقون کا کج چہ پتے اسوار ہو گھوڑے کی پٹائی فتنہ زدین کا کج عزت باقون یہ بانو کی جلا بابر ادلی</p>	<p>۲۱۸</p> <p>کر تے خے ملک حسن کی شہنشاہ نظم و نثر کی فصاحت کا زائہ و زائہ ریح و بویہ کے نکلنے کو بکھرا دیا</p>
<p>۲۱۹</p> <p>فلک سے نظر آتے ہیں کعبے کریمین اس صنعت میں کس طرح چھوڑ دین خاں زرق</p>	<p>۲۲۰</p> <p>کاپے جو قدم دیدہ شیر اہم ہے آہو بھی ہر آن ہو گئے سیران تم</p>	<p>۲۲۱</p> <p>مکے میں باغ ایسے کہ ترائی میں پران روشن اسی زلف کی سودا کی ہر آن</p>
<p>۲۲۲</p> <p>عالم کیلئے کتب و کتب ان کے لئے خزانہ و خزانہ نظم و نثر کی فصاحت کا زائہ و زائہ ریح و بویہ کے نکلنے کو بکھرا دیا</p>	<p>۲۲۳</p> <p>کج چہ پتے باقون کا کج چہ پتے اسوار ہو گھوڑے کی پٹائی فتنہ زدین کا کج عزت باقون یہ بانو کی جلا بابر ادلی</p>	<p>۲۲۴</p> <p>کر تے خے ملک حسن کی شہنشاہ نظم و نثر کی فصاحت کا زائہ و زائہ ریح و بویہ کے نکلنے کو بکھرا دیا</p>
<p>۲۲۵</p> <p>فرقت کی جفا عالم غربت میں کھی تھی یہ آخری خدمت مری نسبت میں کھی تھی</p>	<p>۲۲۶</p> <p>اک زلزلہ ہرست ہوا لشکر کین میں جان لگی گھوڑی کی تھک دھڑکتی میں</p>	<p>۲۲۷</p> <p>ڈالی جو نظر حسن شہنشاہ دلاک پر گیندے کی ہر زردی گل خوش فیک پر</p>

<p>۱۲۱ نکستین دھن گنج و نکستین میدان طبعی و نکستین نکستین و نکستین نکستین و نکستین</p>	<p>۱۲۲ نکستین و نکستین نکستین و نکستین نکستین و نکستین نکستین و نکستین</p>	<p>۱۲۳ نکستین و نکستین نکستین و نکستین نکستین و نکستین نکستین و نکستین</p>
<p>آواز جہنم میں زمین کے طبق آؤ غل خیر لون میں یہ ہوا شیریں آؤ</p>	<p>بجلی سی چمک باتے ہیں ایک ایک سُمن در نایاب کی ہر درج ہیں</p>	<p>نرگس ہے تو کیا چشم کی بیمار ہے وہ گل کیا ہے عرق زادہ رخسار ہے وہ</p>
<p>۱۲۴ دل میں اندری اور غریب دفعہ در زبان دوش اور ب نکستین و نکستین نکستین و نکستین</p>	<p>۱۲۵ نکستین و نکستین نکستین و نکستین نکستین و نکستین نکستین و نکستین</p>	<p>۱۲۶ نکستین و نکستین نکستین و نکستین نکستین و نکستین نکستین و نکستین</p>
<p>کر دیتی ہے دوخو یاس لہنہ توڑ سر کاٹی ہے سر کے اعدا کے لہوڑ</p>	<p>وہ لپشت دوتا ہو گئی جو بھائی کو وہ باؤن جو سر کے نین میں</p>	<p>طاقت نہیں اندوہ فراق نہ دینے گلشن میں عصائیک کو اٹھی ہر</p>
<p>۱۲۷ نکستین و نکستین نکستین و نکستین نکستین و نکستین نکستین و نکستین</p>	<p>۱۲۸ نکستین و نکستین نکستین و نکستین نکستین و نکستین نکستین و نکستین</p>	<p>۱۲۹ نکستین و نکستین نکستین و نکستین نکستین و نکستین نکستین و نکستین</p>
<p>ایجاد ہو اسیدب اس تیغ کے پھل کا پر آب میں اسکے ہو مز تیغ اجل کا</p>	<p>ایک سر میدان جو عرق آکے میمن چوڑ کا وہو انور کے قطر و کار میں</p>	<p>خوشو ورق گل سے تو نازک گل تر ہیں یہ لعاب میں ختم رسل ہے</p>

<p>۱۴۷ سازگار بنی عجبی شایع نرسخت و خیرین قاتل اسطان عجبی خیرین خیرین عالی شہر دہلی دلا دلا</p>	<p>۱۴۸ ہم وہ ہیں کہ گھنچو بلو غنچین خالق زوایا فوق زمین آسمان یہ نور ہے ایسا کہ روشن بنی شروع آسمانی کی روشن بنی</p>	<p>۱۴۹ ہم وہ ہیں کہ گھنچو بلو غنچین خالق زوایا فوق زمین آسمان یہ نور ہے ایسا کہ روشن بنی شروع آسمانی کی روشن بنی</p>
<p>۱۵۰ تاج بین سرچن ملک میں دہشت کافی ہے یہی خیر کہ احمر کالیر ہوں</p>	<p>۱۵۱ گل ہوں تو بلا بعد بلا آئے ہمارے عالم ابھی ظلمات کا ہو جائے جہانیں</p>	<p>۱۵۲ یاد کہ گھنچے قتل کر دیتے و ہمارے نیکے لیو رائے کو کل جانی دو ہمارے</p>
<p>۱۵۳ وہ عہد کہ تھا طفل محمد کا کس چیز کا تھا ادا بنے کا</p>	<p>۱۵۴ تجربہ کو خون بہا ہوا کس کیون غلامی میں ہے ہمارا</p>	<p>۱۵۵ رضی ہو تو تیرا بھائی معدنہ میں ہے ہمارا</p>
<p>۱۵۶ حق کرو یا باطل کو احق کے دلی پہلے جو اذان کعبہ میں دی تھی علی</p>	<p>۱۵۷ دین بھڑو ہو دنیا میں یہ کیا دہلی آسکا ہونہیں پاس جو فرزند نبی</p>	<p>۱۵۸ صحت کی دیراحت کی جگہ چاہیے جگہ اک گوشین تربت کی جگہ چاہیے جگہ</p>
<p>۱۵۹ مانا ہو بنی القریٰ حق پیغمبر تجربین سولان کی منت</p>	<p>۱۶۰ کیا ہے ہم کہ کیا ہے ہم مار گئے تھنا دودن میں</p>	<p>۱۶۱ لو بھڑا رہ کر ان بنی اس کی شہر میں ہے ہمارا</p>
<p>۱۶۲ اوج اُنک ہے بالا کین الاکرون فردوس میں اترتے ہیں زمرہ کو رہنے</p>	<p>۱۶۳ اک طفل ہو اور ایک جوان غشین وہ پیاسے مرنے پر ہر شدت ہے</p>	<p>۱۶۴ ماہقون سے تاب تو ان چھوٹ گئی کیا اوس سے وفا جسکی کر لوٹ گئی</p>

سید احمد رضا خان اکبر کے حکایتیں + کافی بڑی خوشنویس نے تحریر کیا
۱۴۸
لاہور ۱۴۸۰ھ

۱۴۸
لاہور ۱۴۸۰ھ

<p>۴۵۸ سب کی طرح دل لہا لہا درویش شاد دین کو تو فرمایا تیغ آئی عبقری طرہ اسطرح صاف کسی صفائی تھی بدین</p>	<p>۴۵۹ آفت تھانہ تھا این کی طرح کافی تھے نہ اردن کی طرح ہر اک کی اصل تھی جلی جلی اور تیغ دودی کا اشارہ تھا لہ لہ</p>	<p>۴۶۰ تھا نہ تھی آغوش بانی اس طرح پاش کھٹا جا با ہی ہر طرح افراط میں ہر کون خیر ہر طرح تھیں تھیں کادان انبار ہر طرح</p>
<p>۴۵۹ اک ہاتھ میں نہ ہاتھ بدن پر تھا نہ تھا دیکھا شجر قد کو تو بے شاخ و ثمر تھا</p>	<p>۴۶۰ میں بیچ میں ہوں ابو ملو سر در میں بیعت کر دشنزادہ جبریل امین</p>	<p>۴۶۱ تحصیل اجل کی تھی عمل تیغ و دوسری رستہ تھا نہ لاشوں ادھر کا نہ اُدھر کا</p>
<p>۴۶۰ غلامی کو حاجت کا عجیب تھا غم تشنہ بی کا بھی فریاد نہیں جگہ تو تھی اڑانی کا ہے ہر طرح غم غم غم غم غم غم غم غم</p>	<p>۴۶۱ ملواری تھی کیا کسب تھی نہ تھی ہر وار میں ہوا ہے دود و دود مولا ان سے بھی تھے نہ تھے باغ پہلے تو ظلم ہونے سے باغ</p>	<p>۴۶۲ شخص تھی تھا نہ تھی نہ تھی جگہ میں تھی تھا نہ تھی نہ تھی ایک ایک تھی تھا نہ تھی نہ تھی چاند تھی تھا نہ تھی نہ تھی</p>
<p>۴۶۱ سب ابر بہاری کا مزا ابھو ہو کر ہنر خوں کا برستا تھا چمن بھو ہو کر</p>	<p>۴۶۲ ہر صفت تر دیا لالھی پر زیر و زبر دھال دین نہ تھی تھیں ہاں حال و نہ</p>	<p>۴۶۳ حیرت زدہ تھی دیکھتے تھے شاہ مرگ بندہ ہر اک تھی نہ تھی نہ تھی</p>
<p>۴۶۲ کیا خلیق تھی تیغ شمشیر گریہ ہوا کہ زبان ہر طرح دیا جا تھا سب بھی ہو جا رہے تھے اسے بھی ہو جا رہے تھے نہ تھے</p>	<p>۴۶۳ کیا تھی کچھ بھی کچھ بھی گریہ تھی نہ تھی نہ تھی کیا تھی تھی تھی تھی تھی کیا تھی تھی تھی تھی تھی</p>	<p>۴۶۴ دھلا تھی ہر طرح تھی تھی دھلا تھی ہر طرح تھی تھی کس طرح تھی تھی تھی تھی کس طرح تھی تھی تھی تھی</p>
<p>۴۶۳ ظاہر تھا جلال شہ عالم کا نہ نہ کسک اسکی دکھاتی تھی جہنم کا نمونہ</p>	<p>۴۶۴ تقدیر کے نامہ میں شمسین نور تھی سب ہونٹ بھی سپرے تھوڑا بزمین</p>	<p>۴۶۵ یہ رنگ نہ دیکھا کبھی گلشن کی نہ تھی گلہ سے لگاتی تھی اجل کی نہ تھی</p>

<p>۱۷۱ بہنوین بگن لہنا بھیا بک تسانہ وہ جبک جبک بھگنا خضب مؤدی تھے فنا زہر کلنا تھا خضب علتی تھی زبانون یہ ملنا تھا خضب</p>	<p>۱۷۲ قبضہ تھا کہ مستحق کہ سبک بابو نے تھے طر بھی تم کہ سبک نون سبک کے جاؤ تھے شوق کا سبک مورچے کہا جا کے جلا اس بک</p>	<p>۱۷۳ خیز نہ زبان و دھڑا نہ جان دوسریں و طراد و گرا نہ چاکر نہاں افشان صفا کیہ و صفا نہاں شوق و شوق و دانہ نہ جان</p>
<p>۱۷۴ کھڑے ہو راہ سے لجاؤ تھاری فقد و مین یہ گرمی تھی کہ جلیا تھواری</p>	<p>۱۷۵ خونریزیے کفار میں مصروف تھی عنفد یہ صفا تھی کہ کجلی بھی خلی</p>	<p>۱۷۶ اس قتل پہ تھا صاف بدن عروج دھبہ اکہین کجلی میں بھی لگتا ہو موکا</p>
<p>۱۷۷ دریا میں تپا شور کہ اندر لگا زہر بھی آگ یہ پانی میں دشکے ننگ نہ دو کو تو چلے بای بھی بد کو تھی چلیتے میں جھپ</p>	<p>۱۷۸ جب وہ کہ آگاہ عالم میں نہ ہو دم ایسا کہ سبب میں نہ ہو نکاح گئی ننگ اکل میں نہ ہو بہنچاؤ نہ ہو تو زمین نہ ہو</p>	<p>۱۷۹ لگ ایسا کہ سبب میں نہ ہو اب ایسا کہ سبب میں نہ ہو نکاح گئی ننگ اکل میں نہ ہو بہنچاؤ نہ ہو تو زمین نہ ہو</p>
<p>۱۸۰ پہل میں درامن جو نایاب ہوا تھا ہر ساکن دُریا کا جگر آب ہوا تھا</p>	<p>۱۸۱ رخ تھا اسمی ادی کی طر اہل ستم نامیں تھیں کہ حادہ تھا بیابان عدم</p>	<p>۱۸۲ چاہے تو فلک کو توہ بالا کرے ہر کائے سپر ہر بھی حرج نہ ہر چہ ہر</p>
<p>۱۸۳ کھٹا ایسا کہ کھجور نہ ہو کھٹا ایسا کہ کھجور نہ ہو کھٹا ایسا کہ کھجور نہ ہو کھٹا ایسا کہ کھجور نہ ہو</p>	<p>۱۸۴ کھٹا ایسا کہ کھجور نہ ہو کھٹا ایسا کہ کھجور نہ ہو کھٹا ایسا کہ کھجور نہ ہو کھٹا ایسا کہ کھجور نہ ہو</p>	<p>۱۸۵ کھٹا ایسا کہ کھجور نہ ہو کھٹا ایسا کہ کھجور نہ ہو کھٹا ایسا کہ کھجور نہ ہو کھٹا ایسا کہ کھجور نہ ہو</p>
<p>۱۸۶ حیران ہوں رقم تیغ کی تصویر ہو کاغذ بھی تو صد چاک ہو تحریر ہو</p>	<p>۱۸۷ پھرتی وہ کہ کرتی تھی نہ اکدم سپر پنہر زباؤں تھی اور حلیتی تھی اعدا کو فسر</p>	<p>۱۸۸ رکتا نہیں مٹم ارض بیابان بلا پر گھوڑا ہو سلیمان کا کہ پھر تاسہ ہو</p>

۱۷۱

بہنوین بگن لہنا بھیا بک
تسانہ وہ جبک جبک بھگنا خضب
مؤدی تھے فنا زہر کلنا تھا خضب
علتی تھی زبانون یہ ملنا تھا خضب

[illegible]

<p>۹۸ جنگل جو آواز اور غور سے پہلے تو نہ سنا کہ جس کی طرف سے میں نے سنا وہ صدی کی طرف سے میں نے سنا وہ صدی کی طرف سے</p>	<p>۹۹ یہ جو ہے زار و منہ سے تیرا جو ہے بہرہ و سجدہ میں تیرا دل میں تیرا دیکھا آئے گا کہ تیرا دل میں تیرا جہاں سے بھی دیکھا دیکھا دیکھا</p>	<p>۹۷ خیرت تو تیرے لئے ہے گناہ تو پیکا تو تیرا گناہ تو تیرا یکدم ہی جو صابر سے حال تیرا جانی تھی نہ خالی سے جلا دیا</p>
<p>۹۹ کہتی تھی اہل زخم سے تیرے دو دم کے وہ پھل میں تو یہ پھول میں سب نخل تیرے میں نے سنا وہ صدی کی طرف سے میں نے سنا وہ صدی کی طرف سے</p>	<p>۹۸ یاد اس کی ہو خالق جو ہو خدائی دہری کا اس کے کوئی بہتر نہیں تو شہ سہری کا میں نے سنا وہ صدی کی طرف سے میں نے سنا وہ صدی کی طرف سے</p>	<p>۹۷ جو زخم تھا کاری تن سرور دیر پر حیرت تھی کہ سینہ سے تیرے تیرے میں نے سنا وہ صدی کی طرف سے میں نے سنا وہ صدی کی طرف سے</p>
<p>۹۹ میں نے سنا وہ صدی کی طرف سے میں نے سنا وہ صدی کی طرف سے میں نے سنا وہ صدی کی طرف سے میں نے سنا وہ صدی کی طرف سے</p>	<p>۹۸ میں نے سنا وہ صدی کی طرف سے میں نے سنا وہ صدی کی طرف سے میں نے سنا وہ صدی کی طرف سے میں نے سنا وہ صدی کی طرف سے</p>	<p>۹۷ میں نے سنا وہ صدی کی طرف سے میں نے سنا وہ صدی کی طرف سے میں نے سنا وہ صدی کی طرف سے میں نے سنا وہ صدی کی طرف سے</p>
<p>۹۹ پہل تھی مگر خنک کا قندہ نہ چکا تھا جو امن کا کوہ تھا وہ لاشوں سے رکھا تھا میں نے سنا وہ صدی کی طرف سے میں نے سنا وہ صدی کی طرف سے</p>	<p>۹۸ نہ تو خواہ صفین سے تعدد بیا دبی تھیں یہ نہ لکھیں تن پر ہی تھیں جوانی تھیں میں نے سنا وہ صدی کی طرف سے میں نے سنا وہ صدی کی طرف سے</p>	<p>۹۷ میں نے سنا وہ صدی کی طرف سے میں نے سنا وہ صدی کی طرف سے میں نے سنا وہ صدی کی طرف سے میں نے سنا وہ صدی کی طرف سے</p>
<p>۹۹ میں نے سنا وہ صدی کی طرف سے میں نے سنا وہ صدی کی طرف سے میں نے سنا وہ صدی کی طرف سے میں نے سنا وہ صدی کی طرف سے</p>	<p>۹۸ میں نے سنا وہ صدی کی طرف سے میں نے سنا وہ صدی کی طرف سے میں نے سنا وہ صدی کی طرف سے میں نے سنا وہ صدی کی طرف سے</p>	<p>۹۷ میں نے سنا وہ صدی کی طرف سے میں نے سنا وہ صدی کی طرف سے میں نے سنا وہ صدی کی طرف سے میں نے سنا وہ صدی کی طرف سے</p>
<p>۹۹ میں نے سنا وہ صدی کی طرف سے میں نے سنا وہ صدی کی طرف سے میں نے سنا وہ صدی کی طرف سے میں نے سنا وہ صدی کی طرف سے</p>	<p>۹۸ میں نے سنا وہ صدی کی طرف سے میں نے سنا وہ صدی کی طرف سے میں نے سنا وہ صدی کی طرف سے میں نے سنا وہ صدی کی طرف سے</p>	<p>۹۷ میں نے سنا وہ صدی کی طرف سے میں نے سنا وہ صدی کی طرف سے میں نے سنا وہ صدی کی طرف سے میں نے سنا وہ صدی کی طرف سے</p>

۹۸
میں نے سنا وہ صدی کی طرف سے
میں نے سنا وہ صدی کی طرف سے
میں نے سنا وہ صدی کی طرف سے
میں نے سنا وہ صدی کی طرف سے

<p>۱۰۱ نور اللغات عالم کمال کا قلم کا قلم و دیوانی کا شایا کیسی نہایت آیتوں سے زینب و کمال خدا کے کماؤ کا جو سبیل ہے</p>	<p>۱۰۲ نور اللغات عالم کمال کا قلم کا قلم و دیوانی کا شایا کیسی نہایت آیتوں سے زینب و کمال خدا کے کماؤ کا جو سبیل ہے</p>	<p>۱۰۳ مارا جو بھر کر تیرا کمال ہے نور اللغات عالم کمال کا قلم کا قلم و دیوانی کا شایا کیسی نہایت آیتوں سے زینب و کمال خدا کے کماؤ کا جو سبیل ہے</p>
<p>۱۰۴ تین لوٹ رہا ہر وہ امام اڑلی کا یہ میرے جاتا ہوں حسین ابن علی کا</p>	<p>۱۰۵ جینا ہے اس اب موت مجھ آوارہ کا خیر سے کئے ساتھ گلابھائی بہن کا</p>	<p>۱۰۶ اس کو شکر رہی تاب کسی میں اک حشر بیا ہو گانا موسیٰ میں</p>
<p>۱۰۷ و کجا زینب حسن حسین پیشا پیشا کیا کہ ابو ہو خشا چلائی کہ صدیے بہن کی سیدار جاؤ ہو کمان کھوڑ ہو دیو خشا</p>	<p>۱۰۸ زینب کی لکے آؤ دھڑکی دان میں چلا دھا اوطق پنجر ہر ضرب قاتل سے فراتے دگر دیو خشا سا پانی تھے او تر</p>	<p>۱۰۹ و کجا زینب حسن حسین پیشا پیشا کیا کہ ابو ہو خشا چلائی کہ صدیے بہن کی سیدار جاؤ ہو کمان کھوڑ ہو دیو خشا</p>
<p>۱۱۰ فریاد تو سن لو کہ مصیبت میں ٹپوں جاد تو اڑھا دو کہ میں سرنگے کھڑی ہوں</p>	<p>۱۱۱ کافر ہو تو موسیٰ اسے لادیتے ہیں جیوان کو دم ذبح پر لادیتے ہیں</p>	<p>۱۱۲ بے پردہ وہ پتی تھی تو غم کھاتی تھی رکے ہوئے جاد کو علی جاتی تھی</p>
<p>۱۱۳ میں برسے پدار کی شایا کیسی اک کا حسینا مجھے کیا علی کی</p>	<p>۱۱۴ پاسا ہو بن درخت خن خن پاسا ہو بن درخت خن خن</p>	<p>۱۱۵ چلائی تھی زینب کی شایا کیسی فریاد تو سن لو کہ مصیبت میں ٹپوں</p>
<p>۱۱۶ صد گئی آواز سناتے ہوئے جاد اب جاؤں کہ انہیں یہ بتاؤ ہوئے جاد</p>	<p>۱۱۷ ایدا سے یوں سہمیں جو تشنہ دہان اسے خیر ہے اب نہ کٹ کر روں ہو</p>	<p>۱۱۸ خون ہوتا ہی مجرم محمد کے خلف کا تبلا مجھے رستہ ہو کہ حریان کو نجف کا</p>

۱۰
 اعجاز سے بڑھ کر مستطاب
 اس بکھرے بن جاؤ غافل
 ہر شے سے زیادہ غافل
 جس طرح سے سیر ہوئے پیر

۱۱
 مرکز بھی میں بنادین یہ ہے حال ہمارا
 اب گھوڑوں سوتن ہو گیا یا مال ہمارا

۱۲
 مونسین مری نظم غم آگین
 مونسین مری نظم غم آگین
 مونسین مری نظم غم آگین
 مونسین مری نظم غم آگین

۱۳
 مطلب تو ایسی ہے کہ زاری ہو فغان
 تھوڑا بھی اہستہ جو ہر درد بان ہو

۱۴
 سلامم کہ پیرین جا آؤ
 سامنے روئے سرور پرین کا فغان
 دل کے تینہ میں فردوس کا فغان
 چڑھو کے معلق چپ دست فغان
 دی پہاڑوں نے صد گونہ و سونہ فغان

۱۵
 آسان جو جوق شد و الاؤ
 جن سے تھے کہکشاں بکھرے فغان
 درون سے خاک تھا کیسے مسحاؤ
 جن سے تھے کہکشاں بکھرے فغان

۱۶
 چرخ شمشیر میں بسا بسا
 سر آؤ کسی خود کو چیراؤ
 سر آؤ کسی خود کو چیراؤ
 سر آؤ کسی خود کو چیراؤ

۱۷
 شہر کے سامنے چو تباہ گھوڑاؤ
 شور تھا تخت سلیمان لب دریاؤ
 جاہ شکن مضامین بنواں بسا
 تخت پرین کا سر سائے گھوڑاؤ

۱۸
 اپنے ساتھی کی شہت میں آؤ
 سے کوئی کان آن کوئی کان
 یہاں سے سیراؤں سے کیسے لکھ کر کیا
 یہاں سے سیراؤں سے کیسے لکھ کر کیا

۱۹
 کھجور کی بیانی نڈھال چو پھیلاؤ
 یہاں سے کہکشاں بکھرے فغان
 یہاں سے کہکشاں بکھرے فغان
 یہاں سے کہکشاں بکھرے فغان

۲۰
 اس قلع کا کسی سے بھی ہوا
 اس قلع کا کسی سے بھی ہوا
 اس قلع کا کسی سے بھی ہوا
 اس قلع کا کسی سے بھی ہوا

۲۱
 رشتہ کی ہوئی پیدا ہو جس کو
 جو سے جس سے گھر میں کمالاؤ
 جو سے جس سے گھر میں کمالاؤ
 جو سے جس سے گھر میں کمالاؤ

۲۲
 کائنات شہ کو کچھ نخل بیابان
 کائنات شہ کو کچھ نخل بیابان
 کائنات شہ کو کچھ نخل بیابان
 کائنات شہ کو کچھ نخل بیابان

۲۳
 کائنات شہ کو کچھ نخل بیابان
 کائنات شہ کو کچھ نخل بیابان
 کائنات شہ کو کچھ نخل بیابان
 کائنات شہ کو کچھ نخل بیابان

دن جو ہر صبح
روز

۱۰۰ شمع شمع و شمع کی بجائے
۱۰۱ شب چہرے کی جھانک سے
۱۰۲ کتنے کتنے چہرے کے جھانک سے
۱۰۳ خوش کو تو رہا وہ ہو چکا جو یہ دریا آتا
۱۰۴ ایذا اس کے سبب سے ہی تبت میں
۱۰۵ جبروت میرا میں مرا دلا آتا
۱۰۶ کشتی کی بجائے لایا لایا شکر تو رہا
۱۰۷ باہر و گمان کے نہ پھیل گیا آتا
۱۰۸ جلا اس سے نکلتا ہو رہا ہے عالم
۱۰۹ درق میرا جناب کا سوتا آتا
۱۱۰ ابو و بڑھ گئی پانی کی پہلے سے خفا آتا
۱۱۱ نونہل حمار کا جو شکر آتا
۱۱۲ بویا رشک رخ شہ کے شال برو
۱۱۳ دوی ہفتہ میں یہ کتاب کا چہرہ آتا

۱۱۴ قافیہ کی مردہ صدیوں کو جی بڑھاتا
۱۱۵ نظر خلق سے اعجاز میا آتا
۱۱۶ جہنم ان آنکو و صوفیوں کی پانی دلتے
۱۱۷ جہنم کی تو صفت تین تہ صبر کا آتا
۱۱۸ لاش کبریا جو خضر خضر غائب کیا
۱۱۹ غل ہوا لاش میرا شش معلوم آتا
۱۲۰ قطعہ غل تو میں اردن کے پھل تو وہاں
۱۲۱ کیوں فلک تو میں اردن کے پھل تو وہاں
۱۲۲ بارہا جس کے لیے میوہ طرب آتا
۱۲۳ بیکار پیا سارے کچلے وہ جان ہو کر
۱۲۴ نہت خلہ کا جس نے بے کاسا آتا
۱۲۵ کھینچے سب ہنقم سے دھم بھانجا
۱۲۶ خلق بجا سے پانی نہ قطرہ آتا
۱۲۷ کاک بڑھ گئی گوشت غفلان کی طرح
۱۲۸ موشین لاش سکندریہ کو جو نڈا آتا

۱۲۹ شہ نے صخر کو بویں کی کینا
۱۳۰ شہ آرا گیا کرتا نہ شکر کا آتا
۱۳۱ گھل گیا فاطمہ غریبہ کہ مار گئے شاہ
۱۳۲ خون بھرا حلق سے نقشہ بیا آتا
۱۳۳ کھینچے کیونکہ کوئی تصویر عقیاب اکبر
۱۳۴ کب ہوا کا کسی نقاش سے نقشہ بیا آتا
۱۳۵ شکستہ دریا سے جو چکا تو کھا صحرا میں
۱۳۶ ارکے صحر سے بول پاپا دریا آتا
۱۳۷ نذر زلزلے قلم ہوئی باز و دیوہات
۱۳۸ کبھی پیر دے نہ جس شکر کا چھوٹا
۱۳۹ شام میں نکل تھا کہ خاندان گرسن کلا
۱۴۰ طوق کا اردن قابد سے بولتا آتا
۱۴۱ کون عصبان میں گھڑ چا توکل علی نہیں
۱۴۲ پارہ پارہ اسی کا جو یہ دریا آتا

<p>مرثیہ نمبر ۲۱۹ روانی پاسبان کی جو پاسبان کی بوی غیر جنگ آج تک ہو سالت اب بوی</p>	<p>مرثیہ نمبر ۲۱۹ لکھ سائے کی بجائے لکھو لکھو روئے تھے برابر لکھو لکھو</p>	<p>مرثیہ نمبر ۲۱۹ سوزش کبھی ہو کر میں کبھی مل میں درو تھا لب پاسبان کو دیکھو اور زنگ درو تھا</p>
<p>مرثیہ نمبر ۲۱۹ بیدار ہو کر قتل ہو کر قتل کو شہر نشہ کام کی شہر نشہ کام</p>	<p>مرثیہ نمبر ۲۱۹ لب شہر نشہ کام کی شہر نشہ کام دانا تین تین تین تین تین تین</p>	<p>مرثیہ نمبر ۲۱۹ سوزش کبھی ہو کر میں کبھی مل میں درو تھا لب پاسبان کو دیکھو اور زنگ درو تھا</p>
<p>مرثیہ نمبر ۲۱۹ بیجان تھا قربا شہر گردون جناب کے انتر ترے تھے خاک پر گرد آفتاب کے</p>	<p>مرثیہ نمبر ۲۱۹ سنگ جفا سے سینہ دل چو چو تھا طاقت نہ قلب میر ہنر نہ نور تھا</p>	<p>مرثیہ نمبر ۲۱۹ تھا طرفہ انقلاب جہان خراب میں ناری تو سائے میں حسد آفتاب میں</p>
<p>مرثیہ نمبر ۲۱۹ کوئی تھا اجل کے سوا اور کس وہ بکسینہ عالم غیب وہ غم وہ ہیں</p>	<p>مرثیہ نمبر ۲۱۹ کوہ الم گرا تھا دل پر طال پر کیا دقت تھا کہ روئے خود راہی ہاں پر</p>	<p>مرثیہ نمبر ۲۱۹ زنیب یہ دکھ جہاں میں کسی پر پر نہیں داغ تباہ کہ قہر میں اکبر کے نہیں</p>

<p>۱۱۷ اسی غنیمت کے کہ پورندگی کرے پیاروں جو ہیں میں دشوار ہو تو اس طرحی تیری عیاسی سنگاروں میں پیچھے رہ کر</p>	<p>۱۱۸ اب در کیا پوچھویش نہ براؤں نیوین میں جو ہے وہ مقدر دل خستہ طاغوی وہ دلاؤں خاتمہ خستہ علی بزم خستہ</p>	<p>۱۱۹ کتا تھا سبک پیسہ خیال یار و دوستین سے اس کی بھال اس کا جلال سے بخاؤں و الجال تو کھانچا کے یہ بجا مچھال</p>
<p>۱۲۰ سید اکی دھوپ پڑتی ہو اکبر کی ماہن رو مال تک نہیں غلی اصغر کی لاش</p>	<p>۱۲۱ چھوڑا ہر خاریون نے شہ نشہ کام کو بیراب کوئی نہیں جو چاہے امام کو</p>	<p>۱۲۲ ایسا ہنر فرج میں زندہ اسیر ہو دیکھا نہیں کہ شیر درندہ اسیر ہو</p>
<p>۱۲۳ روئے غم سے درد دل جو کبھی شام نہیں پہنچے تھے غنیمت میں شام کفار بھٹے تھے تھے کھلیاں چھائی تھی اک کھلیاں</p>	<p>۱۲۴ کتا تھا شریف آقا کی عیسیٰ چاہو طے نہ خیمہ احمدی سب کے اس میں خستہ ہو نیز خستہ لاؤں کو کھلیاں</p>	<p>۱۲۵ کھینچا کھینچا غنیمت میں جو کبھی شام دھونڈو کھینچا غنیمت میں جو کبھی شام دشوار سے عقدہ کشا ہو خیر کسی دھان میں چھلے</p>
<p>۱۲۶ تاکید افسر کی یہ بھی فوج شام پر برساؤ تیر پانی کے بدلے امام پر</p>	<p>۱۲۷ مہلت مزد و خاکی امام دلیر کو جیتا کر تو شیر اکی کے شیر کو</p>	<p>۱۲۸ چرچا ہے کیسی کا جوانی جہان میں بندھوا داتھا آپ گلارسیان میں</p>
<p>۱۲۹ جادو تھا کہ بان بوجھ پیکار بطنی کی شمشیر سے بوجھ پیکار موت و حیات کا یہ کار پلے کار میں بوجھ پیکار</p>	<p>۱۳۰ ان کے تھے تھے تھے تھے جابر غنیمت میں جو کبھی شام عالم میں جو کبھی شام عالم میں جو کبھی شام</p>	<p>۱۳۱ جھنجھکیا حسین کی ترم و عین مکڑی تو کا پنے لکے لکے منطقہ میں سو انہی شہادت انوار دولت میں ایک ترم و عین</p>
<p>۱۳۲ سر پہنیے دو فاطمہ زہرا کی جانی کو مارو میں کو سانسے تلوار میں بھائی کو</p>	<p>۱۳۳ بکیں سپر پوپا کے آگے ستم کرو عابد کا سر بھی باپ کے آگے قلم کرو</p>	<p>۱۳۴ قدرت ہو سب طرح کی اسے کو قہر سے خود زود غنا و جناب امیر سے</p>

<p>۱۰۰ دل کوئی نہ ہو تو اپنے دل میں راہوں میں نہ ہو تو اپنے دل میں دیکھتی تھی کوئی نہ ہو تو اپنے دل میں دیکھتی تھی کوئی نہ ہو تو اپنے دل میں</p>	<p>۱۰۱ قلبی کو چھیننے کی کڑی کڑی صدر سے یہ کڑی کڑی کڑی دیکھتی تھی کوئی نہ ہو تو اپنے دل میں دیکھتی تھی کوئی نہ ہو تو اپنے دل میں</p>	<p>۱۰۲ دل کوئی نہ ہو تو اپنے دل میں دل کوئی نہ ہو تو اپنے دل میں دیکھتی تھی کوئی نہ ہو تو اپنے دل میں دیکھتی تھی کوئی نہ ہو تو اپنے دل میں</p>
<p>۱۰۳ بچہ کوئی لیے ہو ۱۰۰ کے گرتی تھی بچہ کوئی لیے ہو ۱۰۰ کے گرتی تھی</p>	<p>۱۰۴ دشمن ہیں سب زید عین کی سپاہ دشمن ہیں سب زید عین کی سپاہ</p>	<p>۱۰۵ سہ ہر کسے کے دم غارت چھینا سہ ہر کسے کے دم غارت چھینا</p>
<p>۱۰۶ دل کوئی نہ ہو تو اپنے دل میں دل کوئی نہ ہو تو اپنے دل میں دیکھتی تھی کوئی نہ ہو تو اپنے دل میں دیکھتی تھی کوئی نہ ہو تو اپنے دل میں</p>	<p>۱۰۷ دل کوئی نہ ہو تو اپنے دل میں دل کوئی نہ ہو تو اپنے دل میں دیکھتی تھی کوئی نہ ہو تو اپنے دل میں دیکھتی تھی کوئی نہ ہو تو اپنے دل میں</p>	<p>۱۰۸ دل کوئی نہ ہو تو اپنے دل میں دل کوئی نہ ہو تو اپنے دل میں دیکھتی تھی کوئی نہ ہو تو اپنے دل میں دیکھتی تھی کوئی نہ ہو تو اپنے دل میں</p>
<p>۱۰۹ برپا تھا حشر بیہوش کے شور و شین برپا تھا حشر بیہوش کے شور و شین</p>	<p>۱۱۰ دل مضطرب تھا جان حزمین رہا دل مضطرب تھا جان حزمین رہا</p>	<p>۱۱۱ تھا مٹی دل کو تو تو طہر جا بیکار تھا مٹی دل کو تو تو طہر جا بیکار</p>
<p>۱۱۲ دل کوئی نہ ہو تو اپنے دل میں دل کوئی نہ ہو تو اپنے دل میں دیکھتی تھی کوئی نہ ہو تو اپنے دل میں دیکھتی تھی کوئی نہ ہو تو اپنے دل میں</p>	<p>۱۱۳ دل کوئی نہ ہو تو اپنے دل میں دل کوئی نہ ہو تو اپنے دل میں دیکھتی تھی کوئی نہ ہو تو اپنے دل میں دیکھتی تھی کوئی نہ ہو تو اپنے دل میں</p>	<p>۱۱۴ دل کوئی نہ ہو تو اپنے دل میں دل کوئی نہ ہو تو اپنے دل میں دیکھتی تھی کوئی نہ ہو تو اپنے دل میں دیکھتی تھی کوئی نہ ہو تو اپنے دل میں</p>
<p>۱۱۵ فراتے تھے خلق ہے دل چڑھال کو فراتے تھے خلق ہے دل چڑھال کو</p>	<p>۱۱۶ قریب آئے حق کو فدائی کو روک قریب آئے حق کو فدائی کو روک</p>	<p>۱۱۷ جو ہو سو ہو حسین کو مطلب وفا جو ہو سو ہو حسین کو مطلب وفا</p>

[illegible]

مرتبہ برائے

<p>۱۰۰ بہارِ حیات میں جس نے کیا کیا سویا ہے وہی شکر ہے اس کا میں نے غلامِ آقا کی طرح خود کو قربان کر دیا ہے</p>	<p>۱۰۱ دینِ حیات جو درگاہ ہے نہم ہو گیا خود ملکِ اسلام بہارِ حیات میں جس نے کیا کیا میں نے خود کو قربان کر دیا ہے</p>	<p>۱۰۲ بہارِ حیات میں جس نے کیا کیا میں نے خود کو قربان کر دیا ہے دینِ حیات جو درگاہ ہے نہم ہو گیا خود ملکِ اسلام</p>
<p>۱۰۳ منظورِ بگو ہے کہ فدا ہوں مامور خدا کا جان دیتے ہیں آقا کے نام پر</p>	<p>۱۰۴ اقبال کیا جاتا تھا سب کے ہاں ملاحظہ سے ادب کے</p>	<p>۱۰۵ نہم ہو گیا خود ملکِ اسلام بہارِ حیات میں جس نے کیا کیا میں نے خود کو قربان کر دیا ہے</p>
<p>۱۰۶ وہاں شکر ہے اس کا میں نے غلامِ آقا کی طرح خود کو قربان کر دیا ہے</p>	<p>۱۰۷ دینِ حیات جو درگاہ ہے نہم ہو گیا خود ملکِ اسلام بہارِ حیات میں جس نے کیا کیا میں نے خود کو قربان کر دیا ہے</p>	<p>۱۰۸ بہارِ حیات میں جس نے کیا کیا میں نے خود کو قربان کر دیا ہے دینِ حیات جو درگاہ ہے نہم ہو گیا خود ملکِ اسلام</p>
<p>۱۰۹ زخمی ہو قلبِ غم سے جگر چاک چاک مر جاے ایسا شیر تو جینے پہ خاک</p>	<p>۱۱۰ بڑھنے دو غولِ فوجِ ضلالتِ شرک خوابانِ بزمِ فقط مددِ دگر</p>	<p>۱۱۱ حیران کھو جاؤ بھی یہ عالم تھا کرتا تھا ہر طرارِ مہینِ قسدِ آسمان کا</p>
<p>۱۱۲ اور اس کے اسوا چھٹے کیا چاہیے میں نے غلامِ آقا کی طرح خود کو قربان کر دیا ہے</p>	<p>۱۱۳ دینِ حیات جو درگاہ ہے نہم ہو گیا خود ملکِ اسلام بہارِ حیات میں جس نے کیا کیا میں نے خود کو قربان کر دیا ہے</p>	<p>۱۱۴ بہارِ حیات میں جس نے کیا کیا میں نے خود کو قربان کر دیا ہے دینِ حیات جو درگاہ ہے نہم ہو گیا خود ملکِ اسلام</p>
<p>۱۱۵ کافی ہوا سکا فضلِ جو ربِ جلیل ہے بند ہو گیا خود کو قربان کر دیا ہے</p>	<p>۱۱۶ زینتِ کعبے اب بگھنے کی رعایت فرمائیے نہم ہو گیا خود ملکِ اسلام</p>	<p>۱۱۷ رختِ سیاہ بریں کا اور لب پہ نالین دو حوینِ دونوں دستِ مبارک تھا</p>

<p>۴۵۵</p> <p>فرمان کہیں پہل سے تیرا چہرہ جوان کیسے کھڑا نہ ہوئی تو ان حسن سطریات کے منہ پر پڑاں ہی ہیں</p>	<p>۴۵۶</p> <p>کعبہ سلطان ابرو کی چھٹی نقص حال ہو چکا باز چھٹی عدوت کا کھٹکے کوئی انداز چھٹی سوز ہنر شمع کو جو چھٹی</p>	<p>۴۵۷</p> <p>کس جان بوجھ کو تو بن گیا قدرت خدائی جو ہے لپٹی ہوئی وہ شام کی بو کو قحط ہے شام کھٹکے ہو میں یہ خطا دھار ہو</p>
<p>جنگل قدم کے قیض سے شاداب ہو گیا یہ تو کس فح کے دن شب ہوا ہو گیا</p>	<p>ابر و پو کج نہیں ہیں چین جناب پر سے عکس فی القار علی آفتاب پر</p>	<p>بالا ہے اسکی بو کہیں باد بہار پر صد ہے بو سے گنت گل ہر تار پر</p>
<p>۴۵۸</p> <p>موقع تھایان کہ میرا نہ رہا طبع ساگر شفا ضی سے وہیں اکھ وصف حسن بادشاہ آسان خاشاوش ہوئی ملکوت کو وہ علم</p>	<p>۴۵۹</p> <p>نہج حسن چہرہ میں رشتہ چہرہ میں ہی نہج چہرہ ابر و پو کج نہیں ہیں چین جناب پر سے عکس فی القار علی آفتاب پر</p>	<p>۴۶۰</p> <p>خوشی نہج شاد فاختہ حسن جمال صفت جو ہے فتاب کیا مقلد تار بابا شون پو سیاہ بیکال داغدار</p>
<p>دڑو تہا سے ہر جہان تاب کیا کرے کس منہ سے مورج سلیمان ادا کرے</p>	<p>ایسا حسین چہرہ نہیں انسان ہو کھر سے اندھیری رات کو کو تو دیا</p>	<p>کیونکر دکھاؤں عارض انور جناب کا انہوں منہ ادر کو نہیں آفتاب کا</p>
<p>۴۶۱</p> <p>شوکارا کہ نہ تو ناخوش کوئی حسین چہرہ نہیں کتا ہے مصرعہ قد و زانی حسین طبع کو جگہ کا شیا ہی حسین</p>	<p>۴۶۲</p> <p>حق چہرہ چہرہ شہنشاہ نور ہے چہرہ کی سیاہی خاندان زبان نہج چہرہ کے اسے قلم عین شہرہ کہ ہو اس شہرہ</p>	<p>۴۶۳</p> <p>کیا خوش ناما ہو در شہنشاہ حسن چہرہ نہیں ہم اس کی کیا شہنشاہ وہ جو سید ہوئے جو بال</p>
<p>کیا نطف گر کہیں مہر لویہ کمان ہے ابر و کی بیت حسن کے دیوانگی جان ہے</p>	<p>تیر سے ہی جھوٹ ہے جب در شور میں وہ بھی تو دیکھیں جہدہ دل خلو کو زمین</p>	<p>دل غم پسوں خوشی دل سوختہ الذری شب حیات بس اب یہ موتہ</p>

<p>۱۲۱ خدا کی بے گناہی پر خوش ہو کر اس کی حالت کو نوشاک سے پہنچا کر اس کی فکرت سے بے چین بن کر رہو</p>	<p>۱۲۲ گوری کو دیکھ کر وہ قیامت نہ سہہ اس آئینہ آفریں کو گدڑی جو اس پر پہنچے تو سکا شقی نے بھجوان کر لیا</p>	<p>۱۲۳ جسید کا دل کشت سبار سے کین کر کے میں قفا پر بٹھنے کا ذکر کیا کہ طبع نہیں پاسے میں جو دوسرے</p>
<p>۱۲۴ ایسا سے تھو نام زمان پھر لیٹیں ہر دم عقیق لب پہ زبان پھر لیٹیں</p>	<p>۱۲۵ بجد میں حق کے سبط بنی پر جفا ہو نور میں قفا سے وہ گردن جا ہو</p>	<p>۱۲۶ راہ خدا میں کچھ خبر جان و تن نہیں سرگین جگہ سے پاؤں یہ انکا چل نہیں</p>
<p>۱۲۷ شیرین ہو کر نہ کون کون چو سائے بنی کی زبان ہو کر کرتے ہو جو بشارت ہو کر خود وہ لب چھو کر نہ کون</p>	<p>۱۲۸ تھانے وہ بن کر نہ کون بازو حسن کر تو اب دلی کا ساکر نور ہو پینا کا ہو ساکر نور ہو پینا کا ہو</p>	<p>۱۲۹ اس بے چین حرا دہ ملاوین نہ کون کون نیز کو تو نے لگو کر نہ کون سکے چاہوں کہ نہ کون</p>
<p>۱۳۰ دانتوں کی سنو سے آنکھ لہیں کی چھپا گئی اک برق نور طشت طلا میں چمک گئی</p>	<p>۱۳۱ تیر کر طرح نور بڑا ہے کلائی میں پنچے ہن میں نہ بند نہ خیر کشائی میں</p>	<p>۱۳۲ ماشون کی شور رعد کے کانوں میں بھرا گردوں کے پار ناہ شخشا گذر گیا</p>
<p>۱۳۳ جاری ہو رہا ہے دندان میں نور کی چابی تباہ ہے چابی تباہ ہے</p>	<p>۱۳۴ پیدا ہوا ہے نور کی پیدا ہوا ہے نور کی</p>	<p>۱۳۵ لے پام گ پرنے کے کیوں لکھا کیوں لکھا</p>
<p>۱۳۶ نہ پھرانے بار ہا گھر اپنے آمار کو ظالم پر دانت عرش خدا کے ستار کو</p>	<p>۱۳۷ دل گھر خدا کا سپہ یہ کوہ گراں گرا حیرت نہا رہیں یہ نہ کیوں آسمان گرا</p>	<p>۱۳۸ کس بلغ بے خزاں کو میں گل کا شہر کس قلزم شرف کا میں درتیم ہوں</p>

<p>۵۱۴</p> <p>مین بھجی جی جی بکایا تو فرزند بیاہر دیں یہ وہی بھجی بھجی گو نام کے کا جو بھجی بھجی عاجز ہمارا کو نہ لاکھ بھجی</p>	<p>۵۱۵</p> <p>چاہوں بھی چون تو بھجی بھجی جوا کے منہ پر آئے بھجی بھجی کاٹھی کے بھجی بھجی بھجی بھجی بھجی بھجی</p>	<p>۵۱۶</p> <p>سارا جہان لڑے تو نہ مطلق ہر کیا ڈر اسے یہ تیغ دوسرے کے پاس سارا جہان لڑے تو نہ مطلق ہر کیا ڈر اسے یہ تیغ دوسرے کے پاس</p>
<p>۵۱۷</p> <p>چہرے کو ڈر کے شمش فلک جھانے لگا جلاد آسمان کا جگر کا سینے لگا</p>	<p>۵۱۸</p> <p>خون چائے کی چاٹ پہاڑ کی نہاگو مرحبے سر کو کھا گئی عنتر کی رانگو خون چائے کی چاٹ پہاڑ کی نہاگو مرحبے سر کو کھا گئی عنتر کی رانگو</p>	<p>۵۱۹</p> <p>پتہ تیغ وہ ہو جس نہار دکن کے شکستہ سپاہ زون کے جابجے بانگ نفاق کھنکھانے لگے کا دس کر لیا تو نہ تو نہ تو</p>
<p>۵۲۰</p> <p>حکیم علی کے لال کا تھا قہر کا آڑا سر و نہ ناریوں کے اور کو نہاگو اب بقیہ کی گری صفت دان زلف کا دور دور کو کیا بھجی بھجی</p>	<p>۵۲۱</p> <p>کھو دی جب بر اصغر نا تو بھجی بھجی والہدی بھجی بھجی بھجی بھجی کستی قہر کے بھجی بھجی کستی قہر کے بھجی بھجی</p>	<p>۵۲۲</p> <p>حافظ تھی آگے بادشہ مشرقین کے فضل خدا سے اسکا یہ ہمدرد حسین کے حافظ تھی آگے بادشہ مشرقین کے فضل خدا سے اسکا یہ ہمدرد حسین کے</p>
<p>۵۲۳</p> <p>دور دور کو کیا بھجی بھجی دور دور کو کیا بھجی بھجی دور دور کو کیا بھجی بھجی دور دور کو کیا بھجی بھجی</p>	<p>۵۲۴</p> <p>بولاتے بھجی بھجی بھجی بھجی لہجہ بھجی بھجی بھجی بھجی بھجی بھجی بھجی بھجی بھجی بھجی بھجی بھجی بھجی بھجی</p>	<p>۵۲۵</p> <p>ارک کو دور کی کوئی نہ لاکھ بھجی جس پر لگے بھجی بھجی بھجی گھاٹ اسکا قہر بھجی بھجی طوفان اٹھائی بھجی بھجی</p>
<p>۵۲۶</p> <p>جہنم نشہ دست دپا میں جان کی جانے گو یا اجل نے باز نہ دیا لیا سہا نہیں</p>	<p>۵۲۷</p> <p>بڑھنے لگے غضب میں جو رشتہ خود تیغ مر قہر کی لکھ آئی غلام کے</p>	<p>۵۲۸</p> <p>مہار سے نہ تنہا ہو نہ جب شکم بھر کھنکھانے ساری فوج یا سطر حدم بھر</p>

اسے جان
بارہا کے
ملا قہر
میں سے
ملا قہر
میں سے

اسے
پہچان نہی
بات ۱۱

<p>۹۱ وہ صفت کئی تو جابر زینب علیا اس صفت بھی چھٹ کو تو بیخ و بیا سید کسی کا اور کسی کا سید وہ مہر مہر و انصاف تو سید پاپا</p>	<p>۹۲ دکھلا رہی تھی سب سے بے نقص بہار ساری تھی مس سب سے بے نقص بجلی تھی جگمگاتی تھی تھکا جگمگ نہیں تھی لال تھا دشت خال</p>	<p>۹۳ شاہین شاہین کی چلتی تھی بار بار کون سے سو سو تھی بار بار تھی تھی بار بار تھی تھی بار بار تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی</p>
<p>بھائے ہن مین بر چھوٹا لے ہن مین ہر بات ہن مین نو لے ہن مین</p>	<p>لکڑے تھے ہر بدن کے برابر تھے نزون کیا ہو بند نہ تھے گو لکڑے تھے</p>	<p>منہ اپنا دیکھتی تھی اہل اسکی آب مین پر تاتا تھا عکس آئینہ آفتاب مین</p>
<p>۹۴ خون پی رہی تھی تھن زبانی تھی کشتے تھے قلب سب زبانی تھی جلتے تھے شمع شمع زبانی تھی</p>	<p>۹۵ انی عبد کو سب زبانی تھی کوئی نہ ہو تھی زبانی تھی پاں تھی تھی زبانی تھی</p>	<p>۹۶ تھی</p>
<p>تندرکے چار آئینے بکتر خراب تھے منفر تو اس کے سامنے گویا جہاد تھے</p>	<p>بس پر گری وہ خاک یہ وقت جنگ تھا اس آئینہ رو کے آئین مین کلی ٹاؤ تھا</p>	<p>تھی نگاہ و مین اہل تہ نہ تھے جو ہر بھی اس کے دیدہ بینا نہ تھے</p>
<p>۹۷ کٹ کر کٹ کر کٹ کر کٹ کر کٹ کر کٹ کر کٹ کر کٹ کر کٹ کر کٹ کر</p>	<p>۹۸ کٹ کر کٹ کر کٹ کر کٹ کر کٹ کر کٹ کر کٹ کر کٹ کر کٹ کر کٹ کر</p>	<p>۹۹ کٹ کر کٹ کر کٹ کر کٹ کر کٹ کر کٹ کر کٹ کر کٹ کر کٹ کر کٹ کر</p>
<p>غل تھا کہ طوق طعن کے قابل تھے ہوتے محشر مین اب ٹھیکے یہ ناری جلتے</p>	<p>دو ہر گیا وہ جنگ پہ چھ شخص تل گیا اک لاک کپڑا تیغ دو پیکر کا ٹھل گیا</p>	<p>چورنگ ہر تہن کیت دس رنگ تھے کیا تھی کپڑا تھی کہ گھوڑی بھی رنگ تھے</p>

<p>شعر نہ خواہد پلا کا خاکہ نہ خواہد پلا نہ خواہد پلا کا خاکہ نہ خواہد پلا نہ خواہد پلا کا خاکہ نہ خواہد پلا نہ خواہد پلا کا خاکہ نہ خواہد پلا</p>	<p>شعر نہ خواہد پلا کا خاکہ نہ خواہد پلا نہ خواہد پلا کا خاکہ نہ خواہد پلا نہ خواہد پلا کا خاکہ نہ خواہد پلا نہ خواہد پلا کا خاکہ نہ خواہد پلا</p>	<p>شعر نہ خواہد پلا کا خاکہ نہ خواہد پلا نہ خواہد پلا کا خاکہ نہ خواہد پلا نہ خواہد پلا کا خاکہ نہ خواہد پلا نہ خواہد پلا کا خاکہ نہ خواہد پلا</p>
<p>نہل کمان بھی تھی نہ آسمین موز تھا برجی کی نوک جو کہ تھی پر کا نکا تو تھا</p>	<p>اعداسے بھاگ نکلی راہیں جو بھگدین ہر شو امان امان کی صدا میں بندہ تین</p>	<p>بجلی شرر نشان تھی جو تیغ امام کی غل تھا کہ آگ لگ گئی سستی میں شام کی</p>
<p>شعر کیا ہو سکے گی کہ کر کے کر کے دار اسطوف کیا تو نہ لانی پانی دیا کی بار بار تھی تیری دھاری نہا میں تیرے زلف تھی نہ در انظار</p>	<p>شعر کھڑا بھی اپنی جان لڑا تھا تو تیرے ہر سو چھپے تھے شہر سیا تھا تو تیرے نہی تھی خاک پر نظر آتا تھا تو تیرے ماہیوں کی لاش تیرا تھا تو تیرے</p>	<p>شعر تیرے تھے کچھ کچھ کا کچھ کچھ تھا کہ اس گھر سے چور نہ ہونے پایا تیرے در کا تو نہ ہو تیرے تیرا جان تو تو تیرا عالم تیرے</p>
<p>بیشل تھی چمک میں صفائیں جمال میں جو ہر زنجیر تھے تھے سارے بلال میں</p>	<p>انسان بھی جی چھپاتے نہ کیوں گھبرا گئے منہ میں بھی موز لیتے تھے شعلوں کے</p>	<p>روسے زمین پر نہ تھی ایسا پڑا نہیں تھا عالمی کے بعد کوئی ایسا لڑا نہیں</p>
<p>شعر اے اے کا زلف اے اے کا زلف خون جو ہو نہ ہو اے اے کا زلف رہی ہے زور در صفوں کو اے اے کا زلف پیر واری کہ چھوڑ دوں اے اے کا زلف</p>	<p>شعر تیرا کمان اڑتے ہی تیرے کمان چھوڑنے ہاتھ نہ اڑا توں بازو اڑا توں قطرے کوہ کے زونوں کے کمان آفت کی تھی ہو کہ تیرے کمان</p>	<p>شعر تیرے بولے تھے تیرے آگے تیرے اور خون لالہ زار ناوقت کلا توں دینا گئے خدا کی دھلی تیرے تھرا کے روک لی نہ آواز توں</p>
<p>سب بھر گیا غبار سے دامن سحاب کا ڈر وں سے کر کر اہا مسخہ آفتاب کا</p>	<p>جس صفت میں سجا آئی وہ مہر میں گو یا سموم بادیہ شکر میں چل گئی</p>	<p>نویسنے کہ بندگی میں نہ حق کی غل وقت نماز دیکھ کے آنسو نکل رہے</p>

<p>۱۰۸ کھو گیا چھوڑ کر سو فنا چھوڑ کر غم و ادا و خضوع و قتل و کرب و جا بجا بجا کر کے کو آئینہ بین خوں کا چھان گئی لہجہ اور</p>	<p>۱۰۹ کہنے سے بولے بولے بولے اور ترس کر کہنے سے بولے جیسے کہ بولے بولے بولے</p>	<p>۱۱۰ شک و خفا کیلئے اور از سر نو بیان عشق کو بولے بولے ایک شوق خفا کیلئے اور از سر نو</p>
<p>۱۱۱ حلقے میں سرکشوں اور گروہ میں مارا جبین یہ تر کہ تو را گئے حسین</p>	<p>۱۱۲ تلوار میں پہلوؤں یہ برابر سے چل گئیں کانپے جو پاؤں دو نور کا بین چل گئیں</p>	<p>۱۱۳ سب منحرف ہیں آگ لگی ہے ناز کو بھیجیں کسے حرم ترالاشہ اٹھائیں</p>
<p>۱۱۴ کھینچا چو تیرا خط جو چو تیرا سسے کو اس کو کو بلا خدیا بار پسے چو اس کے نام کا خط تیرا خط جو تیرا خط جو تیرا</p>	<p>۱۱۵ کھینچا چو تیرا خط جو چو تیرا سسے کو اس کے نام کا خط تیرا خط جو تیرا خط جو تیرا</p>	<p>۱۱۶ کھینچا چو تیرا خط جو چو تیرا سسے کو اس کے نام کا خط تیرا خط جو تیرا خط جو تیرا</p>
<p>۱۱۷ جیتا نہ چھوڑتے یہ کسی نابکار کو نقص کی جو روک لیا ذوا افتار کو</p>	<p>۱۱۸ سر کا دو پاس سے پہنچا کو لوگوں سے نوازا فادہ تر کے لال کو</p>	<p>۱۱۹ لٹا ہو گھر سر و نہ کیوں خاک لگا کر قد ہو نہ آگئیں طے کو کس طرح آئیں ہم</p>
<p>۱۲۰ کھینچا چو تیرا خط جو چو تیرا سسے کو اس کے نام کا خط تیرا خط جو تیرا خط جو تیرا</p>	<p>۱۲۱ کھینچا چو تیرا خط جو چو تیرا سسے کو اس کے نام کا خط تیرا خط جو تیرا خط جو تیرا</p>	<p>۱۲۲ کھینچا چو تیرا خط جو چو تیرا سسے کو اس کے نام کا خط تیرا خط جو تیرا خط جو تیرا</p>
<p>۱۲۳ راضی رضا ہے اسکی حسین غریب عرصہ نہیں قیامت کبر اقریب</p>	<p>۱۲۴ خونین تر و پ تر و پ کے کئی بار رک گئے قبلہ کی سمت خاک پیسہ بین جہاں گئے</p>	<p>۱۲۵ غم سے ہوئی سیاہ جو دنیا لگا ہین چھوٹا حسن کا لعل چلا زرم گاہ ہین</p>

<p>۱۱۱ صورتِ حسن کی جو شکل کلیں چھوڑی ہوئی کلیں چھوڑی ہوئی کلیں چھوڑی ہوئی</p>	<p>۱۱۲ چھوڑی ہوئی ہوئی ہوئی گروہِ نین چھوڑی ہوئی گروہِ نین چھوڑی ہوئی گروہِ نین چھوڑی ہوئی</p>	<p>۱۱۳ ہوتا تھا کہ دل سڑا تھا خونِ جوشن سے لاشیں میں تھیں قتل ہوئی نیا بھارتن ہو کر ان چھوڑی</p>
<p>۱۱۴ پیک اہل کے ہاتھ میں ہے کا ہاتھ سایہ طرح روح حسن ساتھ ساتھ</p>	<p>۱۱۵ دوسرے کوئی تیر شاگ جاؤ آن کے لائے پڑھیں راند و نکو اس گل کا</p>	<p>۱۱۶ اب پیروں میں بھی خاک ہو جیسا بھی خاک تینوں سے دان چھائی تیا چاک چاک</p>
<p>۱۱۷ ہاتھ ضایاتین آئینہ سے دردِ دل جوین میں ہوئے پانچوں</p>	<p>۱۱۸ چھوڑی ہوئی ہوئی ہوئی چھوڑی ہوئی ہوئی ہوئی چھوڑی ہوئی ہوئی ہوئی</p>	<p>۱۱۹ نیا روزہ کیسے نہ ہو نہ ہو جی جاؤں تو نہ ہو</p>
<p>۱۲۰ عاصم میں ہو یہ غلو کہ سار کوئی دن کو تو آفتاب میں ساتوں کو جائزین</p>	<p>۱۲۱ مرے چاہی ہو اشک کیونکر بہاؤں میں ان چھوڑی ہوئی ہوئی ہوئی</p>	<p>۱۲۲ اب طلع زندگی نہیں نیا اصغر کے پاس جائینگے بلوغ ہشت میں</p>
<p>۱۲۳ دو بھائی ہیں خیار زین بہو چکی ہیں دو بھائی ہیں</p>	<p>۱۲۴ دار کی ہو چکی ہیں حشر کو چھوڑی ہوئی ہوئی</p>	<p>۱۲۵ زبان سے یہ چھوڑی ہوئی نیت علی سے پت لیا ہو کر انیس</p>
<p>۱۲۶ مٹی ہو شان کشتہ الماس شان میں بندہ چک رہا ہر زمرہ کا کان میں</p>	<p>۱۲۷ غربت میں تم بغیر ہمارا کوئی نہیں مجھ راند کا اب اور سہارا کوئی نہیں</p>	<p>۱۲۸ ہاتھ اسکا دیکے ہاتھ میں فضا تو ہٹ گئی مادر بلا میں لیکے گئے سے لپٹ گئی</p>

<p>۱۳۱۱ بولا جلیک آن وہ پیکر چہ چھوڑ دے خدا کے واسطے دنیا بھلا کر خیر کے کٹ نہ جا کہ دین ان چاکر کستی خن کے کہ نہ دین خدا چاہو</p>	<p>۱۳۱۲ بیک بیک بیک بیک بیک بیک آن کے منہ سے ہاتھوں کی شینچا شیریں نے کہ نہ کر کے گامیدھا ہونے دو تو کہ کسی اور عالمی خواہ</p>	<p>۱۳۱۳ سنا ہوا وہ شکر قرائت کیا جلدی یاد ہو کہ قتل ہوا ان نین جلی سے دان کی بن نہی پیچھے ہوتے تھے شاہین</p>
<p>۱۳۱۴ ساتھ اپنی لے لو حریہ جنگ بدل بھی چھوٹی سی دو ٹکی تیج بھی چھوٹی ٹکی بھی</p>	<p>۱۳۱۵ نرغہ سہا ج فاطمہ کے لوزہ میں پر وہ دون حسن کے لال تصدق حقیق</p>	<p>۱۳۱۶ سید میں گاہ کرتے تھے تھرتے تھے کھی سید بھی تو ہوتے تھے جھک تھک بھی</p>
<p>۱۳۱۷ نیفین عالم کی جو جنت ہے نارانیہ میں بھی ہے کر علی نام کرتا تھا سلا پان وہ شہید عالم سہوڑ حال غرض کا نہ چھوڑا</p>	<p>۱۳۱۸ انی جو کا نین یہ صد شہید بولی سپر سہرے تھے ہا غیم کو جاواری خیر ناب کچھ سہرے بیک بیک کی تھہر سدا ر دو عالم</p>	<p>۱۳۱۹ لٹا دھل کا چچا کا کھجب روڑو کا تھہر تھہر تھہر تھہر فریاد ہم تو فوج کوئی نہ مہر ان فوج میں ہم بھی تھے پان</p>
<p>۱۳۲۰ تینوں کے نیچے اپنا گلہ دھرتے ہیں ہم تو جیہ سنیہ سر کرنے جاتے ہیں</p>	<p>۱۳۲۱ پرسا جوان بیٹے کا دینے کو آئے ہیں فردوس حسن تصدق لینے کو آئے ہیں</p>	<p>۱۳۲۲ اصغر کے بعد رنج و الم سے فراغ تھا قسمت میں وقت مرگ تھا راجھی داغ تھا</p>
<p>۱۳۲۳ نرغہ میں تلون کیلے ہیں نرغہ اور تلون کیلے ہیں روتی ہو بازو بیکر مان سے لٹا لٹا ہوا اچھا بھلا ہے چلو سو فکرا</p>	<p>۱۳۲۴ فاسم میں جلد میں کہ گلفنگ کتیوری طرف سے کہ دھانیہ غیم تھہر پان بیک بیک بیک تھا مودھن کہ بیک بیک بیک</p>	<p>۱۳۲۵ فکرت رو کے کہ گلفنگ بیک اور مودھن آپ کا کیا بیک تینوں جیم بیک بیک بیک تھہر پان بیک بیک بیک</p>
<p>۱۳۲۶ جا کر پھر ونگی گردنہ مشرقین کے تلوار میں میں بھی کھا ونگی بے حسین کے</p>	<p>۱۳۲۷ بیٹا و غانہ کرنی تھی تم کی ستاں سے اچھا سلوک تم نے کیا اپنی دلی سے</p>	<p>۱۳۲۸ روڑو اپنے سر پہ چھی خاک ڈاتی ہیں نیسے سے ننگے پاؤں چھو بھی لکائی ہیں</p>

[illegible]

<p>۱۶۰ ہاں رزق مقرر ہو گیا کا کھانا نہیں شریک دین رسول نام ابن خضرت حسین علیہ السلام جو کجی جلیون کا کجا بخت نام</p>	<p>۱۵۹ چلتی آہ لاشہ عمر کا کجا ہون نام خیر کا اسے ملا دودھ خیر سلیمان کے دشت کے ملا تراجم کا</p>	<p>۱۵۸ چلتی کوٹ بڑی بجا بجا کجا بجا بجا بجا بجا نیز بڑی بڑی بجا بجا تیا بجا بجا بجا بجا</p>
<p>موت آئی تو شریک عز اکون ہو گیا جو سال بھر جلیکا وہ بھر شہ کور و گیا</p>	<p>زہرا کی عمر بھری کھائی کو کیا کیا تبدل دے آ زمین سے بھائی کو کیا کیا</p>	<p>تساویا بھی چلی ہے پھری خلق پاک تازہ لہوگون سے ٹپکتا ہونا ک</p>
<p>۱۶۱ موت بجا بجا بجا بجا بجا بجا بجا بجا بجا بجا بجا بجا بجا بجا بجا بجا بجا بجا بجا</p>	<p>۱۵۷ کرتی بجا بجا بجا اواں کرتی بجا بجا اواں کرتی بجا بجا اواں کرتی بجا بجا</p>	<p>۱۵۵ کرتی بجا بجا بجا کرتی بجا بجا بجا کرتی بجا بجا بجا کرتی بجا بجا بجا</p>
<p>ہر کسی فقیر کا اس در سے رہن ایسے صلے لپٹے کہ کچھ جسکی جان</p>	<p>۱۵۶ اے شام غم وہ لیسوون والا کھڑا اے آفتاب تیرا جالا کدھر گیا</p>	<p>خبر گلے پہ پیسے پہ قافل سوار تھا اس جہرین بین مرا کیا اختیار تھا</p>
<p>۱۶۲ بجا بجا بجا بجا بجا بجا بجا بجا بجا بجا بجا بجا بجا بجا بجا بجا</p>	<p>۱۵۴ چلتی بجا بجا بجا چلتی بجا بجا بجا چلتی بجا بجا بجا چلتی بجا بجا بجا</p>	<p>۱۵۳ چلتی بجا بجا بجا چلتی بجا بجا بجا چلتی بجا بجا بجا چلتی بجا بجا بجا</p>

<p>۴۱ پیشانی کی غفلت کا لاکھ بھروسہ ہو کر رہے ہیں جس کی غفلت سے نیشہ کا عیال بڑھ جائیگا اور پیشانی میں لگا ہوا بول بھال بڑھ جائیگا</p>	<p>۴۲ تسلیم گلوں کو غفلت سے بیویوں کو غفلت سے غافل سے غفلت سے غفلت سے غافل سے غفلت سے غفلت سے</p>	<p>۴۳ اس وقت کی غفلت سے سادات پر غفلت سے غفلت سے غفلت سے غفلت سے غفلت سے غفلت سے غفلت سے</p>
<p>۴۴ ہو تا ہے غفلت کا لاکھ بھروسہ اب بلغ احوال ہی رسول دو جہاں کا</p>	<p>۴۵ کیونکہ ہیں اس سادہ بھروسہ اتنا نہیں اب کوئی کیشیر کو روکے</p>	<p>۴۶ نہ خواہ وہ اس سادہ بھروسہ تو اور وہ اس سادہ بھروسہ</p>
<p>۴۷ کائنات پر غفلت سے کائنات پر غفلت سے کائنات پر غفلت سے کائنات پر غفلت سے</p>	<p>۴۸ کائنات پر غفلت سے کائنات پر غفلت سے کائنات پر غفلت سے کائنات پر غفلت سے</p>	<p>۴۹ کائنات پر غفلت سے کائنات پر غفلت سے کائنات پر غفلت سے کائنات پر غفلت سے</p>
<p>۵۰ پھاڑا ہو گریبان قباق کے دلی نے پھنسا ہو کفن آج حسینؑ میں غلی نے</p>	<p>۵۱ لاکھوں میں مگر ایک بھی زاری نہیں یار کوئی فریاد ہماری نہیں سنتا</p>	<p>۵۲ آئی ہو رات ماپے کی بلا جان حرمین پر مر جاؤ گی گر کہ قدم سرور دین پر</p>
<p>۵۳ گو کوئی اس کی غفلت سے خداوند نے غفلت سے گر کہ قدم پر بار کو روکے غافل سے غفلت سے غفلت سے</p>	<p>۵۴ غفلت سے غفلت سے غفلت سے غفلت سے غفلت سے غفلت سے غفلت سے غفلت سے غفلت سے غفلت سے غفلت سے غفلت سے</p>	<p>۵۵ غفلت سے غفلت سے غفلت سے غفلت سے غفلت سے غفلت سے غفلت سے غفلت سے غفلت سے غفلت سے غفلت سے غفلت سے</p>
<p>۵۶ کیا روتے ہو ڈیوڑھی کی طرف سب بلکے درخیش کے پردے پہ</p>	<p>۵۷ تنہا سے کا عالم ہے شہ جن و بشر اگر مجھے تھک کرین زہرا کو چہرہ</p>	<p>۵۸ اب موت سے بدتر تر افلاک ہو مینا یہ وہ جو سہاگن ہو تو پھر خاک ہو جینا</p>

<p>۱۰۰ لاشتم که در جوهر سحر خاکی بجای که تنگ است و تنگ است بجای که تنگ است و تنگ است بجای که تنگ است و تنگ است</p>	<p>۱۰۱ صد شمس که در جوهر سحر خاکی بجای که تنگ است و تنگ است بجای که تنگ است و تنگ است بجای که تنگ است و تنگ است</p>	<p>۱۰۲ صد شمس که در جوهر سحر خاکی بجای که تنگ است و تنگ است بجای که تنگ است و تنگ است بجای که تنگ است و تنگ است</p>
<p>قیدی کوئی ظل کر کے بیان نہ پائے بھائی کو بہن بیٹے کو مان روئے پائے</p>	<p>چھوڑ دئی نڈاک غم کایہ ساتھ ہے شام اب آپ کا دامن ہے مرا تھوڑا شام</p>	<p>اس سلسلہ میں رحم کا دستور ہے حتما اذا دئے است ہن منظور ہے صاحب</p>
<p>۱۰۳ چھوڑ دئی نڈاک غم کایہ ساتھ ہے شام اب آپ کا دامن ہے مرا تھوڑا شام</p>	<p>۱۰۴ چھوڑ دئی نڈاک غم کایہ ساتھ ہے شام اب آپ کا دامن ہے مرا تھوڑا شام</p>	<p>۱۰۵ چھوڑ دئی نڈاک غم کایہ ساتھ ہے شام اب آپ کا دامن ہے مرا تھوڑا شام</p>
<p>۱۰۶ چھوڑ دئی نڈاک غم کایہ ساتھ ہے شام اب آپ کا دامن ہے مرا تھوڑا شام</p>	<p>۱۰۷ چھوڑ دئی نڈاک غم کایہ ساتھ ہے شام اب آپ کا دامن ہے مرا تھوڑا شام</p>	<p>۱۰۸ چھوڑ دئی نڈاک غم کایہ ساتھ ہے شام اب آپ کا دامن ہے مرا تھوڑا شام</p>
<p>۱۰۹ چھوڑ دئی نڈاک غم کایہ ساتھ ہے شام اب آپ کا دامن ہے مرا تھوڑا شام</p>	<p>۱۱۰ چھوڑ دئی نڈاک غم کایہ ساتھ ہے شام اب آپ کا دامن ہے مرا تھوڑا شام</p>	<p>۱۱۱ چھوڑ دئی نڈاک غم کایہ ساتھ ہے شام اب آپ کا دامن ہے مرا تھوڑا شام</p>
<p>۱۱۲ چھوڑ دئی نڈاک غم کایہ ساتھ ہے شام اب آپ کا دامن ہے مرا تھوڑا شام</p>	<p>۱۱۳ چھوڑ دئی نڈاک غم کایہ ساتھ ہے شام اب آپ کا دامن ہے مرا تھوڑا شام</p>	<p>۱۱۴ چھوڑ دئی نڈاک غم کایہ ساتھ ہے شام اب آپ کا دامن ہے مرا تھوڑا شام</p>

<p>۴۱۲</p> <p>نیک تو فیض شاہ کو دیوار نے بچا یہاں کا نیکو تیار لڑنے بچا ہر جگہ دھڑلے سے بیک بیک یہاں کوئی بیک بیک</p>	<p>۴۱۳</p> <p>بولی وہ داد دے گی کلے کلے قرآن کی گود میں خیر کو بھی لانا عوض ہوا آئے نہیں کیسا تھا جانا اوارا نہ تھا کو مرالہ شک بہانا</p>	<p>۴۱۴</p> <p>یہ کلے کلے بہت روئے کھیل جانے قدوں کے اٹھایا سر ابلو لنگھانے فرایا سکھیں گے کہ اسے سر دلا نیکو چلے ہیں جی بابر زین پلا</p>
<p>۴۱۵</p> <p>نہیں پر جو چڑھے آپ تو دل کو تھلانی رو تھر ہے تھکے سے زینت کلانی</p>	<p>۴۱۶</p> <p>پچھین تھی بھل ہی ہوا بھالنی آنکو پانی جو پیاسہ دے تو بند آگنی آن کو</p>	<p>۴۱۷</p> <p>صدمہ پر اسے پانی کی محتاج سکینہ بن بیاہ کی ہوا وگی تھر تھک سکینہ</p>
<p>۴۱۸</p> <p>نیک تو جانی کی لالہ نہیں کی باری پھر گھوڑے کو نہ کرے یہ باری اسے جبردار سے کدل تو داری مقتل کو علی پہنچے کیس کی باری</p>	<p>۴۱۹</p> <p>اس کی کسے فریاد کا لڑنے نہ نہیں نہیں کسے کیسے نہ تھاب نہ نہیں نہیں کسے کیسے نہ تھاب نہ نہیں نہیں کسے کیسے نہ تھاب نہ نہیں</p>	<p>۴۲۰</p> <p>انہی وہ تو لڑا لیا چٹائی جو بھگت سوکے ہوئے ہوئے نہ پلے دیو پیر رو کر سکینہ نے کہا آئینہ عالم نہیں نہ جواپ تو بولنے پیر</p>
<p>۴۲۱</p> <p>وان ترغہ اعدا میں نگہر اینو گھوڑو آلو اور دن آقا کو بچا لایو گھوڑو</p>	<p>۴۲۲</p> <p>دھنیں یہ اوادی گسی را تھیں نہ بھی خاک اڑتی ہوئی خانہ سادات نہ بھی</p>	<p>۴۲۳</p> <p>دوزوڑی پیاسی کو نہ تڑایو بابا مقتل سے دم عصر چلے آئیو بابا</p>
<p>۴۲۴</p> <p>اسے گھوڑے سے بچا اسے بچا احمد نے جسے دوش مبارک چھایا گدگدو باقون میں اللہ مالایا تھیل تھیل تھیل تھیل تھیل</p>	<p>۴۲۵</p> <p>انہی سے قیامت کے کچھ نہ تھا اک کوک پڑی تھی وہاں تھا نہیں کسے کیسے نہ تھاب نہ نہیں نہیں کسے کیسے نہ تھاب نہ نہیں</p>	<p>۴۲۶</p> <p>نہیں کسے کیسے نہ تھاب نہ نہیں نہیں کسے کیسے نہ تھاب نہ نہیں نہیں کسے کیسے نہ تھاب نہ نہیں نہیں کسے کیسے نہ تھاب نہ نہیں</p>
<p>۴۲۷</p> <p>اس وقت ہر کب دہ جلوہ در نہیں ہے اب تھر سو اکوئی مردگار نہیں ہے</p>	<p>۴۲۸</p> <p>پیارا سکو کیا اسکو دلا ساویا تھر کے در تھر یوہیں حضرت کو خلق میں تھر کے</p>	<p>۴۲۹</p> <p>یہ نہیں جو ہم تھیں تڑا نیکے بی بی نہیں کیا امان تو بعدا نیکے بی بی</p>

<p>۲۳۸ زینبؑ بیوہ بانی چرخ عالم بہار صبیحہ کو نگار درخو جھکار فرمانے لگو سبط نبی شکر نذر بل برادر زینبؑ جیہ جاکر</p>	<p>۲۳۹ خادم نے ڈلا دل کی کچھو کچھو گو با تھانہ میں سنہ سید جی جلد کی تھی صاف علی غوی پڑنے میں جب جا رہے تھے غل جی</p>	<p>۲۴۰ وہ ادھ سوار مئی جہاں شہزادہ شوکت میں تھا کوئی شال شہزادہ نکتے تھو ملک فضل و جمال تھا جہاں شہزادہ</p>
<p>۲۳۹ سمجھ دھاپ لو نو دیک بہت فوج تھیں رخصت کرو ہا کو تھیں نہرا کی قسم ہے</p>	<p>۲۴۰ جسنا تھا کبھی اور کبھی بڑھتا تھا لپک بنجانا تھا سیما پسینہ بھی ٹپک کر</p>	<p>۲۴۱ سمجھ ملتے تھے ڈرونگے ستار کھٹ پام تا نہر نہری تھی زمین رخ کی ضیا</p>
<p>۲۴۰ زینبؑ کی جینے میں بانی کنگدانی نوشہ پڑھنے کی ادھر پڑھانی نوشہ پڑھنے کی ادھر پڑھانی نوشہ پڑھنے کی ادھر پڑھانی</p>	<p>۲۴۱ تیار کفن تک کہ سینہ کشادہ اڑ جاؤں اسوز میں انجم پارادہ یون چھو نہ تھی چھوڑ چکا جاوہ طرح سوار کی اعلیٰ بیادہ</p>	<p>۲۴۲ وہ قاسم دنیا وہ قد سید عالم محبوب ایک کہ تو میں گل شوق باہم ظاہر تھا سراپا سے کہ جو نور خیم بہشت کیا تھا مریض بیمار</p>
<p>۲۴۱ جاتا نظر آیا نہ وہ مڑتا نظر آیا سیا سا پری زاد کا اڑتا نظر آیا</p>	<p>۲۴۲ کستا تھا چھو لیک دم چھو نہ سکیں یون جاو لگا سر پہ کہ قدم چھو نہ سکیں</p>	<p>۲۴۳ مہتاب سی روشن تھی تھا حال میں چمکا ہوا تھا اختر اقبال زمین کا</p>
<p>۲۴۲ کیا تھانے کی عیب تھا کیا چرخ عالم کیا تھانے کی عیب تھا کیا چرخ عالم کیا تھانے کی عیب تھا کیا چرخ عالم کیا تھانے کی عیب تھا کیا چرخ عالم</p>	<p>۲۴۳ جاتا تھا ہوا صفت ابریش اور بنی کی صورت ہو سکدیش ظہر و دل آویز ہو سکیں چرخ عالم ظہر و دل آویز ہو سکیں چرخ عالم</p>	<p>۲۴۴ کستا ازین کی حق قائم نہایت کاغذ میں تھی خوشی کی شہزادہ فیض و صفایا میں تھی شہزادہ فیض و صفایا میں تھی شہزادہ</p>
<p>۲۴۳ کھٹ گرتا تھا سمجھ سے شکر کی جین اکھر سے بہو تھے چاندنی کے پھول جین</p>	<p>۲۴۴ عالم کمون کیا زمین وضع کی پھینکا طاؤس اتر آیا ہے پرستان کے چرینکا</p>	<p>۲۴۵ پر زخم لگا جب تو یہ سامان نظر آیا آئینے میں عکس گل خندان نظر آیا</p>

۲۳۸
وہ ادھ سوار مئی جہاں شہزادہ
شوکت میں تھا کوئی شال شہزادہ
نکتے تھو ملک فضل و جمال
تھا جہاں شہزادہ

۲۳۹
سمجھ ملتے تھے ڈرونگے ستار کھٹ پام
تا نہر نہری تھی زمین رخ کی ضیا

۲۴۰
تیار کفن تک کہ سینہ کشادہ
اڑ جاؤں اسوز میں انجم پارادہ
یون چھو نہ تھی چھوڑ چکا جاوہ
طرح سوار کی اعلیٰ بیادہ

۲۴۱
مہتاب سی روشن تھی تھا حال میں
چمکا ہوا تھا اختر اقبال زمین کا

۲۴۲
کستا ازین کی حق قائم نہایت
کاغذ میں تھی خوشی کی شہزادہ
فیض و صفایا میں تھی شہزادہ
فیض و صفایا میں تھی شہزادہ

۲۴۳
کھٹ گرتا تھا سمجھ سے شکر کی جین
اکھر سے بہو تھے چاندنی کے پھول جین

[illegible]

<p>۱۰۱ خداوندی که تو را خلق کرد و تو را به علم رسانید و تو را به ایمان آموخت و تو را به ایمان آموخت و تو را به ایمان آموخت</p>	<p>۱۰۲ خداوندی که تو را خلق کرد و تو را به علم رسانید و تو را به ایمان آموخت و تو را به ایمان آموخت و تو را به ایمان آموخت</p>	<p>۱۰۳ خداوندی که تو را خلق کرد و تو را به علم رسانید و تو را به ایمان آموخت و تو را به ایمان آموخت و تو را به ایمان آموخت</p>
<p>آگاه ده ده جو جائے جو آگاه نہیں ہمساکوئی دنیا میں نہیں شاہ نہیں</p>	<p>دکھلائیو ثابت قدمی ہم کو و غامین بڑھتے ہی چلے جائیو تم راہ خدین</p>	<p>بخشا اسے در اسکو گھر دیکھنے لکے دن رات لٹاتے ہیں خزانیکو خدا کو</p>
<p>۱۰۴ خداوندی که تو را خلق کرد و تو را به علم رسانید و تو را به ایمان آموخت و تو را به ایمان آموخت و تو را به ایمان آموخت</p>	<p>۱۰۵ خداوندی که تو را خلق کرد و تو را به علم رسانید و تو را به ایمان آموخت و تو را به ایمان آموخت و تو را به ایمان آموخت</p>	<p>۱۰۶ خداوندی که تو را خلق کرد و تو را به علم رسانید و تو را به ایمان آموخت و تو را به ایمان آموخت و تو را به ایمان آموخت</p>
<p>سویا کئے ہم سینہ اقدس پہ پی کے چڑھتے رہے کا نہ رہے پر رٹول عربی</p>	<p>نعرہ کیا غنیمت نے کہ ہشیار صفوں لڑنے کو ہم آتے ہیں خبر و اصفوں</p>	<p>یوں دست نگر جن کے سدا اہل جہان ہیہات کہ وہ ہاتھ نہ خاکشان ہوں</p>
<p>۱۰۷ خداوندی که تو را خلق کرد و تو را به علم رسانید و تو را به ایمان آموخت و تو را به ایمان آموخت و تو را به ایمان آموخت</p>	<p>۱۰۸ خداوندی که تو را خلق کرد و تو را به علم رسانید و تو را به ایمان آموخت و تو را به ایمان آموخت و تو را به ایمان آموخت</p>	<p>۱۰۹ خداوندی که تو را خلق کرد و تو را به علم رسانید و تو را به ایمان آموخت و تو را به ایمان آموخت و تو را به ایمان آموخت</p>
<p>نہ کھنے کا کچھ رخ نہر نہ نہیں دیکھو سب مر گئے اور آنکھ میں آنسو نہیں دیکھو</p>	<p>کہتے تھے کہ کفر میں کب بند ہو پھر جبریل کے استاد کا فرزند ہو پھر</p>	<p>خود بھی ہو صف دل بھی صفار تھا پھر کعبہ سے کیے کہ خدا رہتا ہے پھر</p>

<p>جوارات حق دہے گی رواق بیوں دین کی پوچھو بنیاد کی کھڑکی کشید کی بدست میں بی بی بان ہوں شہر کی پوچھو</p>	<p>۷۱ جاگاہ بجا بجا بل راؤنڈ ہوا زور توڑنے لگا میلو اورین کم کرنے لگے ظالمین وہاں ناو جی اڑ رہا چوڑا کھن</p>	<p>۷۲ لیٹھڑا ترا جوار دھو بیوں کے منہ میں نے اقبال نے چوڑا دھو بیوں کے مخرب کو توڑ پانے لگا پوچھو میں شہر پر اڑ کچھ کے ابد بیاں</p>
<p>میں ہوں سود و گار احم نام ہو پیر بخشاؤں گندگاروں کو گیارہ پیر</p>	<p>روبا ہوں اُس صاحب شمشیر کو رکھا پھر سے ہو جھانڈا ہو شیر کو رکھا</p>	<p>یہ تیغ ہے یابن کے اجل کی ہو پیر یا بھیس یں بیوں کے نکل آئی ہو پیر</p>
<p>۷۳ اسے غلام شہید محل نامہ کا روبا ہوں انبہ میں غلام کا بنجام غامبر کی سرزمین کا انبہ ہوں میں جیہ مصنام</p>	<p>۷۴ بے غم و جاہل سرزمین کا منہ میں ہو اٹھنے کی رات کس زین جو سنبھلے فوج کی بھل بانیہ آرمی جو کہاں گیا بھل</p>	<p>۷۵ گھوڑاں من اقل چلا پھرتے ہیں اڑاؤں کے زبردست سوار کو کیا ہے طے کرے صفیں میں ہو چلا دیا شہر کا دیا تھا گم کیا ہے</p>
<p>تم غلام میں لائے ہو مجھے جیف ایسی سیفی سے جو مل جاتی ہو وہ سیف ایسی</p>	<p>طائر تو پری زادوں کے انبہ میں چلا ضرغام نستان میں ہرن کوہ میں بھا</p>	<p>اوتاد پہ ضرب امام ازلی سے چلنے لگی تلوار حسین ابن علی سے</p>
<p>۷۶ سواروں کے کشتی رانی کی اعدا کے جاگرتے والی ہو تلوار زنجب کی کشتی والی ہو تلوار میں کے پر کشتی والی ہو تلوار</p>	<p>۷۷ جب بہر زفا شاہ نے تلوار کو کھینچا برقی غضب حضرت قتار کو کھینچا چکر کے دھماکے تلوار کو کھینچا شکین اس علقہ کردار کو کھینچا</p>	<p>۷۸ پڑنے لگے تلوار و شمشیر وہ زور دہا شمشیر کی سکھتی تھیں تلوار کی ضہین میں سب جنگی کار کھینچ</p>
<p>پوچھے وہ برش دل کو کوئی رنج بانی ہی در آتی ہے پلٹو سے زمین کے</p>	<p>تلوار کا منہ فتح کی اسیر میں چکا گویا نہ تو پہلو سے خوشید میں چکا</p>	<p>تھ غیظ غضب کا اسد حق کے اسد کا برغیب باد تو تھی رسم کی لحد کا</p>

۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸

<p>۱۰۰ کیا جانے لشکر میں کیوں ہے باجا گل غنیمت کی فتنے سے باجا بے سب کو بار بار چراغِ ایش کیسے نظر پر آتا</p>	<p>۱۰۱ کاش صفِ جنگا میں تیرا نیز و تیغ تیرا صفِ شکار نہایت نہ رکھے گزیر سالہم تیرے کے بھی پیر اور دیکھ لے</p>	<p>۱۰۲ تیرے تیغ سے جان بڑھ کر موتنے سے نہ سوات نہ جارسای دو تیرے جو غنیمت ہو سکا چارسای تیرے چورنگ تیرے بار ساری</p>
<p>۱۰۳ ضیغم سے ہرن جان بچاؤ نہیں پاتا صیدا آتا ہے منہ پہ تو جان نہیں پاتا</p>	<p>۱۰۴ ہوتا نہیں یہ رنگ چرک بھی خراش وہ حال نہیں تھے پھول شاخیں تھیں کھراش</p>	<p>۱۰۵ چلائی تھی نصرت کہ قدم لینے دو جنگو گھبرا کے اہل کشتی تھی دم لینے دو جنگو</p>
<p>۱۰۶ جب دار کسب میں دان و چھت دن میں سب کے خزان بن گئے وہاں دولت سیر داسے جو پیر سب ایک جگہ تھے دریا جگہ پیر</p>	<p>۱۰۷ سچ چلی دست الام نہ ہو سن سن چلے روحوں کے چلنے آگے پچھو جو تھے سالوں کی غلے اندھ ہو کر نہ تھے پیر کیل جگہ</p>	<p>۱۰۸ جس صف پر میری پیر کی تھی وہاں لگا کاش تھی تیرا جگہ ارک میں صفین گزرتی تھیں تیرے ارک میں تھے پیر کیل جگہ</p>
<p>۱۰۹ زخمی تھا کوئی تیغ سے فی انہا تھا کوئی بے سیر تھا کوئی دو تھا کوئی چار تھا کوئی</p>	<p>۱۱۰ سب بکری ناری تہ و بالا لطف آیا جب آگ لگا دی تو آجالا نظر آیا</p>	<p>۱۱۱ پھر سامنے جمع رہے کیا فوج عذر کا سب اس جہاں چھین دریا تھا لگا</p>
<p>۱۱۲ جلی ہی جلی نہ کوئی تھی وہ وان آگ لگی نہ تھی وہ گرانی ہوئی نہ تھی وہ غل متا تھا جلی جلی آگ لگی</p>	<p>۱۱۳ توڑا سب کسب کا نہ چلا نہ پیر کاش آگ لگا کر کاش آگ لگا پیر خول تیرا نہ سا جلا نہ پیر کاش آگ لگا کر کاش آگ لگا پیر</p>	<p>۱۱۴ نیر سے کی اور آگ لگی نہ پیر انہاں نہ تھی نہ تھی نہ تھی پھر کر سب جلی جلی نہ تھی پھر کر سب جلی جلی نہ تھی</p>
<p>۱۱۵ بہشیا رہو صید کو پر تو سے ہو سکا منتہا یہ شہباز اجل کھوے ہوئے</p>	<p>۱۱۶ کیا جانتے سفاک کو ہو کا تھا کمان کا خالی ہی رہا اسپہ بھی پیر آفت کا</p>	<p>۱۱۷ مازاں صفت گیو جو تھے صف شکنی پر انکو بھی اٹھا لیگی نیزے کی انی پر</p>

۱۰۰
کیا جانے لشکر میں کیوں ہے
باجا گل غنیمت کی فتنے سے
باجا بے سب کو بار بار
چراغِ ایش کیسے نظر پر آتا

<p>۱۷۱ ہر صفت میں جو اندر کی چیز کا غل ہر جانب سے تھیں جاگیر کا غل اغول میں ملے تھے تھیں جاگیر کا غل ساہی ہو کر تھے تھیں جاگیر کا غل</p>	<p>۱۷۲ وہ تیر کہ زندہ نہ آئیں چھوڑ کے نکلے نکلے بھی تو توتو کے جگر توڑ کے نکلے</p>	<p>۱۷۳ کیا تیر قضا کا جوتھا سب کو دوزخا ہوسے کیجا دوزخا ہر ماہ میں باز دوزخا قطع تھا شا چھینے کو کمان سے بھی تیرا کیا تھا</p>	<p>۱۷۴ سب کشتی و تاب و توان چھوٹی تھی اُس تھی کی ضرب سے کر ٹوٹ گئی تھی</p>	<p>۱۷۵ کچھ جو تھے تھے تھے تھے تھے تھے دوزخ سے جو تھے تھے تھے تھے تھے سب دوزخ سے تھے تھے تھے تھے تھے</p>	<p>۱۷۶ چھایا یہ اندھیرا کہ نہ بستی نظر آئی اندھی جو تھی خاک برستی نظر آئی</p>	<p>۱۷۷ پڑنے لگے تھیں پڑنے پڑنے پڑنے سر پڑنے پڑنے پڑنے پڑنے پڑنے</p>	<p>۱۷۸ پڑا ہوا ماتھے کا لہو گال سے پونچھا سینے کو کبھی زخم کو رو مال سے پونچھا</p>
--	--	---	--	--	---	---	--

<p>۹۱ زخمی کی پر جانڈنی تو دھوکے پر تائبش کی جو ازاد ہو تو درجا بیا پر بان سپاسی بھی زخمی کیانی تھا بیا پر سب اچھا نہ چھپر پر کیانی تھا بیا پر</p>	<p>۹۲ دیکھا کہ میں چوڑا تو لاکھوں تک اور میں چوڑی ہو ایک سیالیاں جلا دون کر کر رہا ہے جو بانی کا اشار منہ پر تار تیر و کلا بلت چوڑی سیال</p>	<p>۹۳ لڑا وہ تو کوفات ہو اور ان کو غم سے مگر اندھیرا تھا آنکھوں میں زبا کہنا تھا بپا اور کیا بچھے گوہ کا جانا ہو چاہے حسین قتل اچھا کا جانا</p>
<p>۹۴ جن روتے تھے غرت پر شہر نشہ گلو کی اک آگ تو تھی دھوپ کی آگ لگو کی</p>	<p>۹۵ بیکان کی پوست تین گرد تین گلون خورشید درخشان ہر کہ ڈو بار ہون</p>	<p>۹۶ فوجین یہ وہ ہیں خوف الہی بندگی اس ظلم کی دون جا کے خیر خیر جگو</p>
<p>۹۷ چلائی تھی زہر ایہ صبر گریہ بیکار سائین پلے پھیلے جاتی بوری خلق کو کام تو تم اسو جاتی بوری لیتا نہیں کھین جبر تھی بوری</p>	<p>۹۸ جن دیکھ لے تھیں انصاف انسا پوچھا کہ تھی میری کہ اسو نسلاں یہ کون کر ظلم جو کرتے تھے بیکار بولا وہ غبت داس پوچھ کر تھی بیکار</p>	<p>۹۹ تھی یہ ظلم تھے تھے ظلم زور کا دریا میں ہو چکا یہ سیاح کھلے لڑا وہ دار و فرج چاہا تھی بیکار</p>
<p>۱۰۰ مرتے ہوئی پانی سے بھی مردم ہو بیٹیا بیچ ہے کہ عجب بکسیر و مظلوم ہو بیٹیا</p>	<p>۱۰۱ زہرا کا جگر بند ہے خالق کا ولی ہے باب اسکا علی تھا یہ حسین ابن علی</p>	<p>۱۰۲ مارا ہے کسی نے مجھے یا لوٹ لیا ہر کیون آیا ہے فریادوں کی شکل کیا ہر</p>
<p>۱۰۳ جب سائین ملو اور ان کا بچھری کھا کر بانی تھا فقط چار بچھری آج بڑا ہوا تھا اس اس کے ایک دن اس نے کی کچھ خبر تھی مسکون</p>	<p>۱۰۴ علی کی ہیں پیغمبر جبرائیل پہلے بچا کا وہ غور نہیں اور حسین یہ غسل ہی لیا ہو تیر نہیں گور حسین مینا نقاب آپ ہی لیا ہو تیر حسین</p>	<p>۱۰۵ دیکھا کہ آقا کیا کھینے کا کیا عرض کروں اس وقت کا کہ اس وقت دھڑکے اس کے کام لیا وہاں تھے لوگ گم ہو چکے تھے بیکار</p>
<p>۱۰۶ سادات کا منقل جو یکا یک نظر آیا روتا ہوا جلدی وہ زمین پر آتر آیا</p>	<p>۱۰۷ جہدم یہ سنا نشہ لبی ہے کئے دلی صدر ہوا ایسا کہ بنی جانہ جن کی</p>	<p>۱۰۸ ابرہہ اٹھتا ہے نام ازلی پر ملو این برتی ہیں حسین ابن علی</p>

[illegible]

<p>۱۱۵</p> <p>ہر دم نیند میں جاؤں میں جاؤں عقب اس لئے کہ میں نے جاؤں میں جاؤں جہیز نہ دینا کہ میں نے جاؤں میں جاؤں قاسم</p>	<p>۱۱۶</p> <p>بولا وہ لباس میں نے جاؤں میں جاؤں انسان کی طرح ان میں نے جاؤں میں جاؤں جگہ کے لئے میں نے جاؤں میں جاؤں سواروں</p>	<p>۱۱۷</p> <p>بولا وہ کہ قربان میں نے جاؤں میں جاؤں بیک بیس میں نے جاؤں میں جاؤں جہیز نہ دینا کہ میں نے جاؤں میں جاؤں قاسم</p>
<p>اب تم سے بجا ہے جو کیچہ مرا چھٹ جائے انہی سے اسی میں ہے کہ سر تن کو لٹ جائے</p>	<p>ہو جائیں جوان وہ بھی جو ہر اک میں کیا دخل جو شامی کوئی جائے کہ چرین</p>	<p>دشمن ہے یزید آپ پر ظاہر ہے تارک کیسے تو ابھی کاٹ کے لئے اون سر</p>
<p>۱۱۸</p> <p>بطحا میں جاؤں میں جاؤں مقتل میں جاؤں میں جاؤں قاسم</p>	<p>۱۱۹</p> <p>خون کی کماچ میں جاؤں میں جاؤں کیون مدد میں جاؤں میں جاؤں قاسم</p>	<p>۱۲۰</p> <p>بیت میں جاؤں میں جاؤں لازمہ میں جاؤں میں جاؤں قاسم</p>
<p>سب پر وہ تین نام میں جاؤں میں جاؤں پیارو میں جاؤں میں جاؤں</p>	<p>ایمان میں جاؤں میں جاؤں ہیں دستہ نگاہ میں جاؤں میں جاؤں</p>	<p>ہو رشک سے گوہر و ناز میں جاؤں میں جاؤں کھولے لب پر خون کو تر سے دن میں جاؤں میں جاؤں</p>
<p>۱۲۱</p> <p>مگر کہ میں نے جاؤں میں جاؤں مگر کہ میں نے جاؤں میں جاؤں قاسم</p>	<p>۱۲۲</p> <p>عاجب میں جاؤں میں جاؤں جان درمیان میں جاؤں میں جاؤں قاسم</p>	<p>۱۲۳</p> <p>گو ظلم سے اس میں جاؤں میں جاؤں جان میں جاؤں میں جاؤں قاسم</p>
<p>کیونکر مجھے دوزخ غار میں جاؤں میں جاؤں بھائی کہیں انسان بھی رو سکے میں جاؤں میں جاؤں</p>	<p>حامی ہوں ترانہ میں جاؤں میں جاؤں تلوار لیے کو دڑوں میں جاؤں میں جاؤں</p>	<p>مر جاؤں کہ لٹ جاؤں تاسف میں جاؤں میں جاؤں خنجر سے گلا کٹنے پہ میں جاؤں میں جاؤں</p>

<p>۱۳۱ است و نیز در این صفت زاری یک پیکری باس و صفت زاری آورد خون فانی صفت زاری کوتلین خون فانی صفت زاری</p>	<p>۱۳۲ فانی کما وہ پاسبان عناش کما وہ شکر پانی کے لیے خونین لانا پانی کے لیے خونین لانا</p>	<p>۱۳۳ حالی ہے نہ پاری آتش کوئی نال نہیں حالی ہے نہ پاری آتش کوئی نال نہیں</p>
<p>۱۳۴ اسدم ہیں نہ یاد نہ محبان وطن اسدم نہ محمد ہیں نہ خیرہ حسن</p>	<p>۱۳۵ آتش کوئیں دم اور نہ میں جب مر گئے تب آگ بھی تشنہ لی</p>	<p>۱۳۶ جلدی کہیں گردن نہ شمشیر خواہو مے عاشق صادق وہی جو اہل فہم</p>
<p>۱۳۷ کیا صفت ہو فخر سلیمان تراکم المنزل جن کی کیساں تراکم</p>	<p>۱۳۸ اصغر ہے پادشاه پادشاه جانتا ہے وہ تیری پادشاه</p>	<p>۱۳۹ پانی ہے آہا ہون بہت پانی ہے آہا ہون بہت</p>
<p>۱۴۰ نوحون کا پرند نہیں بھی حشر کج پیا بالا سے ہوا ہاے حسد کی صدا</p>	<p>۱۴۱ پانی ہی کی خاطر یہ چھٹا اہل حم سے مارا بن کاہل نے اسے تیر سے</p>	<p>۱۴۲ گرمی سے غش آ آ ہے شہرین و شہر پنی ایسے دو گھنٹ کر تسکین ہو جگر</p>
<p>۱۴۳ عقل سے کھلے جو کی گریز پاری جہات کی فوجان زمین پاری</p>	<p>۱۴۴ عقل سے کھلے جو کی گریز پاری جہات کی فوجان زمین پاری</p>	<p>۱۴۵ جہات کی فوجان زمین پاری جہات کی فوجان زمین پاری</p>
<p>۱۴۶ اُسے گی زمین دل مرا تھرا تا ہر زعفر اب جا تو کہ خبر یہ شمر آتا ہے زعفر</p>	<p>۱۴۷ رؤیگا وہ جو صاحب انصاف ماہم ترا قاف سے تاقاف رہیگا</p>	<p>۱۴۸ قطرہ نہ ملا جسم سے جانین نکل آئین بن پانی یہ تڑپ کہ زبانین نکل آئین</p>

<p>۱۳۱۵ باید از سر بر شاد و خوش طبع بوی خوش و بوی خوش طبع بوی خوش و بوی خوش طبع بوی خوش و بوی خوش طبع</p>	<p>۱۳۱۶ بوی خوش و بوی خوش طبع بوی خوش و بوی خوش طبع بوی خوش و بوی خوش طبع بوی خوش و بوی خوش طبع</p>	<p>۱۳۱۷ بوی خوش و بوی خوش طبع بوی خوش و بوی خوش طبع بوی خوش و بوی خوش طبع بوی خوش و بوی خوش طبع</p>
<p>راحت کی نہ چھو فکر نہ آرام کی رکھنا دان جا کے سبیلین تو مے نام کی</p>	<p>دم رک گیا خون شہر ذیشان گل آیا گردن سے ادھر تیر کا پیکان بھل آیا</p>	<p>قسمت میں تو تھا تنج جفا کار کا پانی رک رک لگا حلق میں تلوار کا پانی</p>
<p>۱۳۱۸ آپا تھا غدا ہوئے مگر کینہیں چلا نصرت کے دیا ہے مجھ پر بیکار</p>	<p>۱۳۱۹ آپا تھا غدا ہوئے مگر کینہیں چلا نصرت کے دیا ہے مجھ پر بیکار</p>	<p>۱۳۲۰ آپا تھا غدا ہوئے مگر کینہیں چلا نصرت کے دیا ہے مجھ پر بیکار</p>
<p>حضرت پہ ہویدا ہو کہ غم کھاتا ہو مین خاک اڑاتا ہو اب جاتا ہو</p>	<p>اٹھے تو کیجے پہلے تیر سے سینے پر سنان رکھ دی سنان بن سے</p>	<p>جو تھا مٹا تھا ہاتھ چھڑاتی تھی تو پر دیسے وہ باہر نکل آتی تھی تو</p>
<p>۱۳۲۱ بیتابی پس من کی روئے غفر ناچار قدم چوم کے نصرت ہو غفر</p>	<p>۱۳۲۲ بیتابی پس من کی روئے غفر ناچار قدم چوم کے نصرت ہو غفر</p>	<p>۱۳۲۳ بیتابی پس من کی روئے غفر ناچار قدم چوم کے نصرت ہو غفر</p>
<p>تھراے ہو آپ دفادار سے شمیر دوسر ٹیک کر ہوا سے اتری</p>	<p>کی سخت جفا تاج فرمان خدا پر سس کرنے لگا پاؤں کو قرآن خدا پر</p>	<p>میدان میں جہر دیکھتی ہوں سید زنی کا آواز تو دیکھے کہ مرے دل پہ بنی ہے</p>

۱۳۲۴
بیتابی پس من کی روئے غفر
ناچار قدم چوم کے نصرت ہو غفر

<p>۱۳۱۱ خوب خبر گزین کشتی معین کیلئے توفیق پانچ مین بننے لگے دونوں اہل علم قابل نے سنا جھلکے تو کہتے تھے یہ لوگ مجبور ہے مجبور پر مری زہر</p>	<p>۱۳۱۲ اس کریم خلیفان دین و دنیا جو غل ہوا اہل بیت اس سزا کا جلا بوتے ہوئے جو کئی زہر لے دونوں گھلے رہو اور صلہ کی</p>	<p>۱۳۱۳ جانی ہے بہن بھائی خدا حافظ دوام اسے تشہد دین بھائی خدا حافظ دوام آوارہ وطن بھائی خدا حافظ دوام یکپور کفن بھائی خدا حافظ دوام</p>
<p>۱۳۱۴ زانو مجھے قابل کا سینھلے نہیں دیتا خوب مری آواز نکلتے نہیں دیتا</p>	<p>۱۳۱۵ غلطان ہو خونین سر پر نور بھی نہیں بسل سے تڑپنے لگی بیٹی بھی نہیں</p>	<p>۱۳۱۶ چہلم تک اگر قید سے چھٹ جائیگی نہیں پھر قبر ہاتھ کے یسا نیکی نہیں</p>
<p>۱۳۱۷ بابا بچے کہہ کر نہ اٹھو پکارو بابا بچے کہہ کر نہ اٹھو پکارو میں نے کہا کہ نہ اٹھو پکارو میں نے کہا کہ نہ اٹھو پکارو</p>	<p>۱۳۱۸ یہ ہے پورے شہید کا چہرہ یہ ہے پورے شہید کا چہرہ یہ ہے پورے شہید کا چہرہ یہ ہے پورے شہید کا چہرہ</p>	<p>۱۳۱۹ میں نے کہا کہ نہ اٹھو پکارو میں نے کہا کہ نہ اٹھو پکارو میں نے کہا کہ نہ اٹھو پکارو میں نے کہا کہ نہ اٹھو پکارو</p>
<p>۱۳۲۰ اندوہ تہی نہیں آسان سکینہ لو جاؤ اب اشد نگہبان سکینہ</p>	<p>۱۳۲۱ احوال مرا ایک نظر دیکھیے بھائی سرنگے کھڑی ہو میں نے دیکھی ہے بھائی</p>	<p>۱۳۲۲ ہر بند کی صورت، نئی رنگ بنایا اگو حال یہ کہ نہ ہے لگڑ ہنگ بنایا</p>

<p>۴۱ شمشاد زینت دو پیکر حسین جو بخت نازد و بخت حسین زینت نازد و بخت حسین خزار سرفروشن لاد حسین سیکلا در بخت و صند حسین</p>	<p>۴۲ کرسی کی زینت شمشاد حسین آنت کی اس جہاز کا گلہ حسین روح خلیفہ شاد حسین بیل چلے بولے گلہ حسین</p>	<p>۴۳ درخت چتر چتر حسین شمع حرم خاقان حسین فخر اعلیٰ کا حسین ندیوں کا حسین</p>
<p>۴۴ مسدود شہر کفر کا دروازہ کو اسلام چین کو تروتازہ کر دیا</p>	<p>۴۵ ہے بوسے خلد آنٹی محبت کے دامن میں یہ بھول انتخاب ہے زہرا کے بل میں</p>	<p>۴۶ ایسا تم کسی پہ ہوا ہے نہ ہو گیا آنکھیں خدا نے بخشی ہیں جس کو وہ رو گیا</p>
<p>۴۷ اینیہ جمال تیر حسین فخر خلیل و خضر حسین ایمان جس کی بودہ حسین زینت اصدک جس کی گویا حسین</p>	<p>۴۸ تون خط و صفت دار حسین نور و عین سیاقی کو حسین ایک لطیف دعا ہے اس کو حسین جس جس بن گدوہ تو کو حسین</p>	<p>۴۹ ایمان کے آئینے کو جلادی حسین نہ کھنکھو نور کی ضیائی حسین ترش جو کفر کی تھی بھجادی حسین شہنشاہ راہ است تبادی حسین</p>
<p>۵۰ خود اپنے نور سے جسے پیدا کر غیر از دود اس کی آئنا کوئی کیا کر</p>	<p>۵۱ سیکے یہ جسکے نام کے چاہیں راج وین خود ہو وہ ملج بخت سے تخت تاج وین</p>	<p>۵۲ کیونکہ تبتسا طکرین اس بساط سے لغزش نہو قدم کو جو دوڑیں مراک</p>
<p>۵۳ فائق مقام خلد حسین شمشاد حسین بادی حسین حامی حسین</p>	<p>۵۴ نشان خلد کا گل حسین نبیین قباے الچ حسین شمشاد حسین دریا حسین</p>	<p>۵۵ خلد حسین عرش حسین مصباح حسین سیکال حسین</p>
<p>۵۶ کیا ڈر کہ ہم غلام امام حبیب ہیں یاں بھی وہی کفیل ہاں بھی کفیل ہیں</p>	<p>۵۷ مرکز کفن طائش پاش پاش کو ڈھانکار داسے خورن سافری لاش کو</p>	<p>۵۸ شمس و ستارہ شہ ارجمند ہیں مگر ہے آسمان تو ستارے پسند ہیں</p>

<p>۱۱۱ گنتی کو تاج تاجین نور کو سحر سحرین والکیم من عتقہ فیضک حلیہ ہے بہشت میں داخل</p>	<p>۱۱۲ دکھلادیا نجات کا گنجین دولت و دین کی بھرپور بخشا اس گنج کو روشن کردیا روحن حسین</p>	<p>۱۱۳ جسد خناب نوح پو آیت کی بجلی زبان یک پیہر ہے بدعا دیکھو زار حریف زرد و مرقطفا وقت فزع کرنے لگا شہرِ جہا</p>
<p>۱۱۴ روز ازل سے دل سو حق حسین کا دونوں جہانین نظم و نسق حسین کا</p>	<p>۱۱۵ ہو گا فروغِ غم نہ بھی اُن کے نور کا دنیا میں حشر تک ہو اجالا حضور کا</p>	<p>۱۱۶ گھر کا نہ اہلبیت رسالت کا دھیا تھا اُس وقت بھی حسین کو اُٹت کا دھیا تھا</p>
<p>۱۱۷ چمکا دیا ہر ایک شہر حسین اردو و دی جات و دیار حسین کو خدا کی راہ میں دار حسین سیکھ گیا عورتیں کو سوار حسین</p>	<p>۱۱۸ کھا کو دین پناہ و جبر حسین پانی سے خشک تپ حسین راہِ خلد میں نذر کیا حسین کب نہ لٹا دیا حسین</p>	<p>۱۱۹ یوسف کو بھائیوں نے گرا لیا حسین دنیا ہوئی سیاہ پدر کی نگاہ میں تبتے تھو دل پر درد تھا فراوان حسین سچ و شام چکر کو تھکے حسین</p>
<p>۱۲۰ پر زہی کتاب کفر کا اک ایک و بق کیا باطل کو باطل آئیے اور حق کو حق کیا</p>	<p>۱۲۱ پیارا کیا نہ اپنے پسر کو نہ بھائی کو پیدا ہو سے تھے خلق میں شکلا کشائی کو</p>	<p>۱۲۲ پُرسے کو لوگ آتے تھے نزدیک و دور سے اندر سے ہو بچھڑ کر اُن آنکھوں کے نور سے</p>
<p>۱۲۳ کار و خوار و غنیمت حسین غنی و فقیر حسین اکدم میں سب کو لڑے حسین ہر سب کو لڑے حسین</p>	<p>۱۲۴ لکھا اور جب بادل بوب حسین تھا کہ بر آئنا ہوئی اسی زبان پر تھپتھپ کا بدن ہو تھپتھ کا جاک حسین نہیں دن و راتوں میں گریا بر جاک حسین</p>	<p>۱۲۵ خندہ جانتے تھے کہ حسین وقت کا غم تھا کہ چھوڑی حسین بانے ہوئی غلامی حسین خندے کی نہ آہ بھی لڑے حسین</p>
<p>۱۲۶ ملع جہانین سبسی فرمانروا کہ ہیں مختار خاک و آتش و آب ہوا کہ ہیں</p>	<p>۱۲۷ لیکن نہ مضطرب پسرفا طمہ ہو وان ابتدا ہی صبر کی یاں خاتمہ ہو</p>	<p>۱۲۸ مکن یہ کہ باپ کو اس غم میں کل پڑے دیکھے کوئی تو منہ سے کیجیہ نکل پڑے</p>

۱۱۱
نور حسین
بہشت میں
جلد اول

<p>۲۵۵ کبوتر بیدار گشتی درین چرخ بسیار گشتی درین چرخ بسیار گشتی درین چرخ بسیار گشتی درین چرخ</p>	<p>۲۵۴ نور کار علی طوطی شادان نور کار علی طوطی شادان نور کار علی طوطی شادان نور کار علی طوطی شادان</p>	<p>۲۵۳ گلستانه طالبان آسمان گلستانه طالبان آسمان گلستانه طالبان آسمان گلستانه طالبان آسمان</p>
<p>کبوتری طرف سو که پانی نه لاس تم صد بختی داه چا خوب آئے تم</p>	<p>غل تھا کہ سو خلد شدہ کر بلا معراج کو جناب رسول خدا چلے</p>	<p>معراج میں سنی آئے جو پہناده تھا خاکستر عیا تھی گالی عامہ تھا</p>
<p>۲۵۶ یکے کان پس روئی چوئی خیر داس در دل باز کیلی نیشے کہا بن کر کو خوش علی پوچھا پیغمبر میری گوئی ملی</p>	<p>۲۵۷ گیلی کیسی کی شاہ عالم کو دن نہ فوج بھی نہ فوج اقبال خرم خادم تھے دو اصرار فقط اقبال خرم زیور غرق شمع جلا شمع غرق خرم</p>	<p>۲۵۸ نیشہ میں چوئی آسمان جب نیشہ نہا عدد کو خوش علی تھا زبان شمع جلا شمع غرق خرم نیشہ میں کیا جو شمع جلا شمع غرق خرم</p>
<p>در پے اجل ہوئی ہے جو منہ بڑھ کر جا قالب جلا کر جا کو سو چھوڑے جاہن</p>	<p>ہیکل کو انستروئی چہا بڑھ کر قس نہن فقرہ رکاب مریع نگار تھی</p>	<p>کاٹو لگی سربین سے ہراک با صفا نہن تو جامہ قطع ہے قطع حیات کا</p>
<p>۲۵۹ ہو جاہن دن کا دن کا دن نہ کوئی سخت نہ اس کو خون ہو جاہن دن کا دن کا دن نہ کوئی سخت نہ اس کو خون</p>	<p>۲۶۰ نہ کے سر پہ زینت کی ان نہ کے سر پہ زینت کی ان نہ کے سر پہ زینت کی ان نہ کے سر پہ زینت کی ان</p>	<p>۲۶۱ نہ کے سر پہ زینت کی ان نہ کے سر پہ زینت کی ان نہ کے سر پہ زینت کی ان نہ کے سر پہ زینت کی ان</p>
<p>بیکس پہ پسند تر رسم کریم کو رکھتا ہے دوست خالق اکبر کو</p>	<p>بجلی کو اپنی چال سو کم جاتا تھا آندھی کو مشت گرد قدم جاتا تھا</p>	<p>دریا سے قمر خالق ارمن دہا ہون دست خدا سیرت اسید نماندہ ہون</p>

<p>۱۴۴ از غلبہ میں آئی اس قدر بڑھ کر ضرب اٹھا سکے کہ حاجی عیسیٰ دودھ چاکر کر پیوین بڑھو می ایسی ہریق دم کہ غذا ہر لہو می</p>	<p>۱۴۵ کچھ سنگدل تو بڑھ کر چاروں کیسے جال حسن پہنچو کھا کھا جیت کر نہ کوئی تھوڑے نصیبی کھا کھا کھا کھا کھا کھا کھا</p>	<p>۱۴۶ کھل کر دھت پتھر شیشا کھا تشکیس دیکھتے جیت جیت سون زدہ ورنہ بادام کھا لے نور زکریا دریا نور خدا کھا</p>
<p>جل جالبین دشت کوہ اگر شعلہ بار ہو مین اور کوئی تیغ ہندوئی والفقار ہو</p>	<p>پر تو سن کر نہ ملک کو حجاب تھا اس درد کو لطف شب ماہتاب تھا</p>	<p>گریان لو کہ اشکوں سے گو آج ہو چشم چشم و چراغ صاحب بحر ان ہو چشم</p>
<p>۱۴۷ اس کو دے نہیں جو چھوڑ کر گیا گام زمین کو گال لرزہ نیرین دھنسی کھل پے جویا بان بن چوین طائر شمشیر اڑو بادل حنین</p>	<p>۱۴۸ زمین چوڑی ہو زمین کی ضیا کیا سناہ بجلی نور خدا یہ ہے داند بوسہ گاہ شاہ انبیا یہ ہے ہر نیلہ لطافت حسن صفا یہ ہے</p>	<p>۱۴۹ نصیبان لب سرور میں جگہ کیا سنبھل میں تو اسکا بھلا کیا دھنیا خوشبو پہ اسکی عنبر اناہو خوشبو پہ وہ غبار شکر تبارہو</p>
<p>۱۵۰ کانپا جو کوہ قاف تو پر یان چھل پڑن دریائے ڈر کے مچھلیاں باہر نکل پڑن</p>	<p>دیکھو نشان سجدہ جبین جنابین اختر نے گھر کیا ہے دل آفتابین</p>	<p>دل بجایا آج تھا اسکی مثال میں دالستہ جان فاطمہ سے بان بان میں</p>
<p>۱۵۱ جسکی عید اسے شہید ہو چکے ہیں گڑبڑ چرن پائے سوار وین کو نذران کے گرو چلا تھا وادہ شہر آقاں سے کہ سلامی ہو</p>	<p>۱۵۲ ابرو اور عکاس جبین کے چہرے بھونچا میں جسکے یہ نو خدا شہر کان تیرا اگر ہن تو جھکے تو جان دل کو تو شمشیر نیکی بچا</p>	<p>۱۵۳ کچھ عروج حسن شیش بابر کس بابر میں قدرت الہ عارض کے پر تو سے نے کیا چل چل بجلی چک رہی تھوڑی نہیں</p>
<p>۱۵۴ کانپہ ہوا ہاتھ بر چھان بڑھ کر کھٹ اڑا کر عجب حق انہیں سب گھٹ</p>	<p>اس وجہ سے جو صورت حجاب خم ہو کہ پرست کہتے ہیں طاق بزم ہو</p>	<p>جلوہ دکھائے مہر نزار اپنی شان کا ہے اس میں اس میں فرق زمین آسمان کا</p>

مرتبہ

مرتبہ

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

<p>۵۵۰</p> <p>شہید کا شرف و شہادت شہید کا شرف و شہادت شہید کا شرف و شہادت شہید کا شرف و شہادت</p>	<p>۵۵۱</p> <p>یہ درگاہ شاہ برہم چکر بولیہ ابن سیدین بوجہ نصف ہوا برہم و خفا کسی بھی بانی کیا ہو</p>	<p>۵۵۲</p> <p>شہید کا شرف و شہادت شہید کا شرف و شہادت شہید کا شرف و شہادت شہید کا شرف و شہادت</p>
<p>و بکا زہ جو زانوئی قاتل کے نور سے ترہم نہ کیوں تڑپ کے نکل آئیں گور سے</p>	<p>پیا سا ہون میں روز سوارک جام یا کچھ مرے سوال میں اٹکا جواب</p>	<p>آیا تجھے نہ رحم محمد کے لال پر تلوار میں رد رہی ہیں لہو کے حال پر</p>
<p>۵۵۳</p> <p>کشتہ کشی کا شرف کشتہ کشی کا شرف کشتہ کشی کا شرف کشتہ کشی کا شرف</p>	<p>۵۵۴</p> <p>کیون آغوشی اس جبین آرام جان حضرت حسین فرزند خالق کیا نہیں عالم کا پیو اندین حسین</p>	<p>۵۵۵</p> <p>کشتہ کشی کا شرف کشتہ کشی کا شرف کشتہ کشی کا شرف کشتہ کشی کا شرف</p>
<p>شکل کشا ازل و شہد حق پرست اُست کی مغفرت کا فقط بند و بست</p>	<p>پانی علی کے لال سے پیارا ہوا تجھے ظالم ہمارا قتل گوارا ہوا تجھے</p>	<p>کدین شجر بنی کا یہی نونال ہے ہر سنگ دی صدا کہ یہ ترہم کا لال ہے</p>
<p>۵۵۶</p> <p>کشتہ کشی کا شرف کشتہ کشی کا شرف کشتہ کشی کا شرف کشتہ کشی کا شرف</p>	<p>۵۵۷</p> <p>ایمان کا پس تو تباہ و لال دعج امام کوں ہے درہم کا خیال ان کی کشتیوں کی کیا بات یہ لیا بغیر اجازت</p>	<p>۵۵۸</p> <p>کشتہ کشی کا شرف کشتہ کشی کا شرف کشتہ کشی کا شرف کشتہ کشی کا شرف</p>
<p>حیران عقل و صفت کرو کیا حسین کا تصویر ہے تمام سہرا پا حسین کا</p>	<p>باعث ہو کون سا جو مجھے گھیرتا ہو کیوں دل فاطمہ کے چھری پھیرتا ہو</p>	<p>مانگو تو خضر کا مجھے جام آب دین باتوں کا سیر مردم آبی جواب دین</p>

<p>۱۰۱ چاہوں تو سنگ نہ دوں میرے ہر ہوش و ہوش منہ سے کہو بار بار میں نے اپنے ہوش کو میں نے اپنے ہوش کو</p>	<p>۱۰۲ میں نے اپنے ہوش کو میں نے اپنے ہوش کو میں نے اپنے ہوش کو میں نے اپنے ہوش کو میں نے اپنے ہوش کو</p>	<p>۱۰۳ میں نے اپنے ہوش کو میں نے اپنے ہوش کو میں نے اپنے ہوش کو میں نے اپنے ہوش کو میں نے اپنے ہوش کو</p>
<p>جس چوب کو میں ہاتھ لگاؤں چاہوں تو ذوالفقار بھی اڑدے</p>	<p>تصدیق لاکام ہے یاں لکلام کی بیعت مگر قبول کرو ہر شام کی</p>	<p>بستی پر شمع کئی ہر میری مذاہن پر ہمیشہ ادا شریک کہ آیا میں فوج پر</p>
<p>۱۰۴ میں نے اپنے ہوش کو میں نے اپنے ہوش کو میں نے اپنے ہوش کو میں نے اپنے ہوش کو میں نے اپنے ہوش کو</p>	<p>۱۰۵ میں نے اپنے ہوش کو میں نے اپنے ہوش کو میں نے اپنے ہوش کو میں نے اپنے ہوش کو میں نے اپنے ہوش کو</p>	<p>۱۰۶ میں نے اپنے ہوش کو میں نے اپنے ہوش کو میں نے اپنے ہوش کو میں نے اپنے ہوش کو میں نے اپنے ہوش کو</p>
<p>۱۰۷ میں نے اپنے ہوش کو میں نے اپنے ہوش کو میں نے اپنے ہوش کو میں نے اپنے ہوش کو میں نے اپنے ہوش کو</p>	<p>۱۰۸ میں نے اپنے ہوش کو میں نے اپنے ہوش کو میں نے اپنے ہوش کو میں نے اپنے ہوش کو میں نے اپنے ہوش کو</p>	<p>۱۰۹ میں نے اپنے ہوش کو میں نے اپنے ہوش کو میں نے اپنے ہوش کو میں نے اپنے ہوش کو میں نے اپنے ہوش کو</p>
<p>۱۱۰ میں نے اپنے ہوش کو میں نے اپنے ہوش کو میں نے اپنے ہوش کو میں نے اپنے ہوش کو میں نے اپنے ہوش کو</p>	<p>۱۱۱ میں نے اپنے ہوش کو میں نے اپنے ہوش کو میں نے اپنے ہوش کو میں نے اپنے ہوش کو میں نے اپنے ہوش کو</p>	<p>۱۱۲ میں نے اپنے ہوش کو میں نے اپنے ہوش کو میں نے اپنے ہوش کو میں نے اپنے ہوش کو میں نے اپنے ہوش کو</p>
<p>۱۱۳ میں نے اپنے ہوش کو میں نے اپنے ہوش کو میں نے اپنے ہوش کو میں نے اپنے ہوش کو میں نے اپنے ہوش کو</p>	<p>۱۱۴ میں نے اپنے ہوش کو میں نے اپنے ہوش کو میں نے اپنے ہوش کو میں نے اپنے ہوش کو میں نے اپنے ہوش کو</p>	<p>۱۱۵ میں نے اپنے ہوش کو میں نے اپنے ہوش کو میں نے اپنے ہوش کو میں نے اپنے ہوش کو میں نے اپنے ہوش کو</p>

<p>کھینچے ہی تھے تیرے کا قلم خطِ شگست بھی عدد پر لکھا سجی لایا ہے اپنے نصرت کو دیکھ سجی نے یمن کی خاک کو دیکھ</p>	<p>نہیں تھے تیرے زینت کی نہیں تھے تیرے زینت کی نہیں تھے تیرے زینت کی نہیں تھے تیرے زینت کی</p>	<p>نہیں تھے تیرے زینت کی نہیں تھے تیرے زینت کی نہیں تھے تیرے زینت کی نہیں تھے تیرے زینت کی</p>
<p>گلو اڑھی کہ قہر پر قہر خدا چلا گویا زبان نکالنے ہوئے اڑ دھچلا</p>	<p>ہمیت یہ تھی دلون پہ نام لیر کی رواہ جیسے ڈرتے ہیں آست شیر کی</p>	<p>نازل جفا شمار و پنہ خالق کا قہر تھا لہر سکی تھی غضب کی قیامت کا قہر تھا</p>
<p>صفت کو بندنی ہوئی تیرے اکدم میں تیرے تیرے ذبا لے تاک نہیں جانی تیرے خدا کی رحمت اس</p>	<p>نہیں تھے تیرے زینت کی نہیں تھے تیرے زینت کی نہیں تھے تیرے زینت کی نہیں تھے تیرے زینت کی</p>	<p>نہیں تھے تیرے زینت کی نہیں تھے تیرے زینت کی نہیں تھے تیرے زینت کی نہیں تھے تیرے زینت کی</p>
<p>پھر خاک سہو تریکے جو نکلی تو برق تھی آہن میں تھی کبھی تو کبھی تن میں تھی</p>	<p>ہرست تھیں آسن کی پائیں کی پائیں گوشت و خون و ہونڈ تھی پائیں کی پائیں</p>	<p>پائیں یا تپکے کہ نہ تھی پھر ادھر کیا دھالوں تھے خود لعینوں کو اپنی سپر کیا</p>
<p>نہیں تھے تیرے زینت کی نہیں تھے تیرے زینت کی نہیں تھے تیرے زینت کی نہیں تھے تیرے زینت کی</p>	<p>نہیں تھے تیرے زینت کی نہیں تھے تیرے زینت کی نہیں تھے تیرے زینت کی نہیں تھے تیرے زینت کی</p>	<p>نہیں تھے تیرے زینت کی نہیں تھے تیرے زینت کی نہیں تھے تیرے زینت کی نہیں تھے تیرے زینت کی</p>
<p>اس تہج کی نظر میں سپہ کبانی تھی چار آئینہ میں عکس کی صورت در آتی تھی</p>	<p>دل کا پتہ تو زائرہ چوہہ طبق میں تھا خون میں تھی وہ غرق مہر و شفق میں تھا</p>	<p>ہر جا پڑے تھے تیرے بھار کئے ہوئے تھے صفحہ زمین پر رسالے کئے ہوئے</p>

۹
دل کو
کون
کون
کون

<p>۱۰۱ بھائی تھارے کین کس کس کے پیر کے گرد اس کے کس کس کے کونو تھارے ساتھ گلا تھیں گے کونو تھارے کس کس کے چھوٹی</p>	<p>۱۰۲ آقا قرب شاہ ادھر شاہ راجا قرآن پچھار کھایا ہے چکوا بول غش سے چوبک کوڑے کی اتنی جو دار</p>	<p>۱۰۳ چکچک چکچک چکچک چکچک چکچک چکچک چکچک چکچک چکچک چکچک چکچک چکچک</p>
<p>۱۰۴ سب گئے یہ بکس و معوم رہ گئی + دیدار بھی آپ کے محروم رہ گئی +</p>	<p>۱۰۵ اس دم غم و الم کی گھاٹل پہ چھاتی شاہ مری بہن سر روئے کو اتنی</p>	<p>۱۰۶ عش میں تھکوں نے جو پائین کو نو کوں سے پر چھوٹی گرایا حسین کو</p>
<p>۱۰۷ رہیں کس کس کے کس کس کے لکڑی عین زور و زور ہیں کس کس کے کس کس کے کس کس کے</p>	<p>۱۰۸ لکڑی لکڑی لکڑی لکڑی لکڑی لکڑی لکڑی لکڑی لکڑی لکڑی لکڑی لکڑی</p>	<p>۱۰۹ لکڑی لکڑی لکڑی لکڑی لکڑی لکڑی لکڑی لکڑی لکڑی لکڑی لکڑی لکڑی</p>
<p>۱۱۰ پر ویسے منہ نکلا ہو رن کو تکی ہے تھاموں اسے بہن کو کھینچ لیتی ہے</p>	<p>۱۱۱ آواز اس کی روٹی گرد و نپہ جاتی ہے ہر جے حسین کستی ہوئی دوڑی تھی</p>	<p>۱۱۲ بھائی کے غم سے دل کو بہن کے نہ ٹری پر داٹھا کے دفتر تر ہر اٹکل پڑی</p>
<p>۱۱۳ حفت کیسے تھوڑی تھی رکھی زمین زور و زور ہیں نیشہ نے بڑھ کے جانتے ہیں جو کچھ</p>	<p>۱۱۴ نیشہ نے بڑھ کے جانتے ہیں جو کچھ آواز دی ہے بہن کو بڑھ کے بھائی تری بہن کو بڑھ کے</p>	<p>۱۱۵ نیشہ نے بڑھ کے جانتے ہیں جو کچھ آواز دی ہے بہن کو بڑھ کے بھائی تری بہن کو بڑھ کے</p>
<p>۱۱۶ نانا کو دیکھم شبہ دین یاد کرتے تھو محبوب و الجلال سو فر یاد کرتے تھو</p>	<p>۱۱۷ ہتھانیں سے شام کا لکڑی کیا کرتے نیزوں سے روئے کئے ہیں تھک کر کیا کرتے</p>	<p>۱۱۸ آکر ہٹاؤ ظالموں کو ذوالفقار سے بابا خدا کے واسطے بکھو مزار سے</p>

فریاد حق کا کہ احمد رضا اور دیگر
مولانا خجاستے شکر شاہ اور دیگر

نانا جانا آخری دیدار دیکھو
پونجیاگون پہ نچو نچو گوارا دیکھو

کیا ہے کہ آپ مرقد انور میں بیٹھیں
ہم تین دن کے تشنہ دہاں فرج ہو گئے

۱۰۷
 آئی صدیقی کی پرسد شہزادہ حسین
 حاضر ہوئے نور دہلی کے اس کے پوتے
 حاضر ہوئے علی نیک حسین
 زہرا اتر پ رہی علی نیک حسین
 میں تجھے اور اس کے باپ

پُر سارا ملک مجھے دے کو آؤ میں
جس سے انبیاء ترے لینے کو آؤ میں

الف
خانقاہ شریعتیہ
اننگز گورنمنٹ ہائی اسکول
لاہور

ہم توں روپوں کی پوئین کھو سکے ہیں

ماتم تمھارو لاشہ یہ برپا کرونگی مین
پیٹو نگی خاک اڑاؤنگی ترپا کرونگی

۱۲
 یزید کا حکم خیر و خیر خواہ پر کیا گیا
 پیاسے گلے کو قتل کا دریا میں کیا
 سارے جہان کے عین کا نقشہ کیا گیا
 غم قبلہ رو ہوا بدن اور دم نہ کیا گیا

بیدار کی رگوں سے یہ اُسد م صدا ہوئی
نکر خرا کہ نار سے امت رہا ہوئی

۳۳۰
سخن خوشه‌های کونین تشنگان
بلوار کوه‌های کوه کوه کوه کوه

چندین سالہ سبب کو جو خدائی ہے

اکبر حسین کی وار الشفا کی خاک
خالق تجھے نصیب کرے کر بلا کی خاک

عذاب بارشرف سے معاف ہو جائیں
کہ عید ہاشم و عید نیات ہم ہیں
بھی تو یاد رکھو کہ انجیل سے
کہ سستی نہ آپ لکھتے ہیں
کہ زانوین کچھ فقیر ہیں

کرمیہ

☆ ☆ ☆ ☆ ☆
جانب ۱۲
میتھس موافق
ہندو کفار
سک سپاہ
فرمودات دین
یار کون
مجانان اسلام
کوشت کے احقر
ابن اسم بن
کریم ابن عبد
رسول خلیفہ
حضرات اجداد
صلی علیہ وسلم

<p>۱۸۰ ہر بات نئی طرح شہنشاہ کی تھکے تصویر کے لیے بھی صداواہ کی تھکے</p>	<p>۱۸۱ ہر بات نئی طرح شہنشاہ کی تھکے تصویر کے لیے بھی صداواہ کی تھکے</p>	<p>۱۸۲ ہر بات نئی طرح شہنشاہ کی تھکے تصویر کے لیے بھی صداواہ کی تھکے</p>
<p>۱۸۳ ہر بات نئی طرح شہنشاہ کی تھکے تصویر کے لیے بھی صداواہ کی تھکے</p>	<p>۱۸۴ ہر بات نئی طرح شہنشاہ کی تھکے تصویر کے لیے بھی صداواہ کی تھکے</p>	<p>۱۸۵ ہر بات نئی طرح شہنشاہ کی تھکے تصویر کے لیے بھی صداواہ کی تھکے</p>
<p>۱۸۶ ہر بات نئی طرح شہنشاہ کی تھکے تصویر کے لیے بھی صداواہ کی تھکے</p>	<p>۱۸۷ ہر بات نئی طرح شہنشاہ کی تھکے تصویر کے لیے بھی صداواہ کی تھکے</p>	<p>۱۸۸ ہر بات نئی طرح شہنشاہ کی تھکے تصویر کے لیے بھی صداواہ کی تھکے</p>
<p>۱۸۹ ہر بات نئی طرح شہنشاہ کی تھکے تصویر کے لیے بھی صداواہ کی تھکے</p>	<p>۱۹۰ ہر بات نئی طرح شہنشاہ کی تھکے تصویر کے لیے بھی صداواہ کی تھکے</p>	<p>۱۹۱ ہر بات نئی طرح شہنشاہ کی تھکے تصویر کے لیے بھی صداواہ کی تھکے</p>
<p>۱۹۲ ہر بات نئی طرح شہنشاہ کی تھکے تصویر کے لیے بھی صداواہ کی تھکے</p>	<p>۱۹۳ ہر بات نئی طرح شہنشاہ کی تھکے تصویر کے لیے بھی صداواہ کی تھکے</p>	<p>۱۹۴ ہر بات نئی طرح شہنشاہ کی تھکے تصویر کے لیے بھی صداواہ کی تھکے</p>

۱۰
حالت انجان کی خوشی
مطبوع غلابی جو کجاں
مردن بختا او کجاں

۱۱
مین اور ناسطو رسول عربی
ہے یہ برکت نام حسین ابن علی

۱۲
کیا نام غلام حسین ابن علی
زین العابدین علی کی بی بی
دینار و کجور علی بی بی ایمان

۱۳
جو اس پر مرزہ جاوید ہی ہے
نقش اسکا ہوسن قلب پہ خورشید ہی ہے

۱۴
کجاں چہ عذر اور تو دل چاہیہ
بکلا یا زہر دل کو دھو دے
خجک کالیا نام علی بی بی

۱۵
صد بارہ ہوا تم میں شیعہ جن و بنبر کے
کیا دور ہے کجراوی جو کلاں میں جگر کے

۱۶
آنکری اس کی غلامی
جنگ کجاں کجاں
آن لوگوں کو چھوڑو جو ہیں اہل محبت

۱۷
صابر رہے اس ظلم پہ یہ کام نہ کیا
منظوم حسین ابن کے سوانام کیا

۱۸
اس کی مین نشوونو کجاں
روا حسیہ یہ خدین جہانم
مکمل ہوئی غلام کجاں

۱۹
قمر کے عوض تشہ جگر لیتے ہیں
دیتے ہیں ادھر اشک و دھرتی لیتے ہیں

۲۰
کجورہ کہ جو جس عیان ہے
جنت کی ہر سر زمین کجاں
لہری ہر موج کی سدا دہاوی

۲۱
راغب کسی نعمت پہ دل صلا نہیں تو
جس نے وہ پایا کجھی پیاسا نہیں تو

۲۲
فردین کجاں کجاں
نشین کجاں کجاں
جا کجی نزدیک تو دوری میں

۲۳
پیا سے نہ ہو گے جو تھیں عشق دل کے
ای بارہ کجھو ساقے گلغام علی ہے

۲۴
کجھو کجھو کجھو کجھو
جاکم کجھو کجھو کجھو
کجھو کجھو کجھو کجھو

۲۵
یاں آنکھ لیتے جو کہ سید ازیلیں
یاں کجھو کجھو کجھو کجھو

۲۶
کجھو کجھو کجھو کجھو
کجھو کجھو کجھو کجھو
کجھو کجھو کجھو کجھو

۲۷
مجھے ہیں جو غم گین تو جاکر کجھو
رومانوں سے اب موتیوں کجھو

<p>۵۲۰ رواں گشتی شمعین سین در جہان بزم ناتم کے صلے سے بہن کی خدمت میں کوئی کوئی تباہ کوئی خدمت میں</p>	<p>۵۲۱ یاشک ہرچیز کی چلی کی آفتاب یاشک بہار خشتان خزان یاشک وہ غارہ ہو جس کے صفا یاشک وہ پانی ہو کہ عطیہ کی</p>	<p>۵۲۲ ہوں اور چوچ ماب شہرہ حرم اس شہر کی مکتوب و سوسنا ہرچیز یاشک وہ خون شہر سے تھا نہ کیم کیم بن جووان دجور کو دین</p>
<p>۵۲۳ ہو تو دین غنی عشق امام ازلی ہین کیا فیض ہے دربار حسین ابن علی ہین</p>	<p>۵۲۴ فردوس بھی مشتاق ہے اس روں کا یان اشک ہووان عطر حوران کا</p>	<p>۵۲۵ دھیان آتا ہی در دگر شیر خدا کا سب کرتے ہین ماتم لیسر شیر خدا کا</p>
<p>۵۲۶ باجی وہ جو غلام کال کوئی مسیح گویا چکان بن گویا پتلا پتلا ہے اجڑا لالہ چھوٹا پتلا پتلا ہے اگر اس وار کو دیا</p>	<p>۵۲۷ اگر خدیو عورت دیکھا تو نہ کوئی نہ باجیا وہ قطرہ ہی نہ بلع ہین علی جبکہ وہ اعلا ہین سے مول جب انکو تو نہ کیا ہو</p>	<p>۵۲۸ اک زار نشہ چن درویش طاس ہین کچھ ایک کچھ کچھ کشتن جو چنگل میں حال تیرے میں حسیں بن</p>
<p>۵۲۹ گر ہوگی تو خشکی میں تری ہوگی سہی عقبے کی جو ہے کشت ہری ہوگی کھ</p>	<p>۵۳۰ لکھتے ہین ملک صاحب کادرس ہے عرش کو دعوی کہ مرتضی کادرس</p>	<p>۵۳۱ مسکریہ صدا ہو گئے لکڑی جگر دین کے روز لگے نوحہ نہ سب ان جانوروں کے</p>
<p>۵۳۲ یاشک وہ اختر کدھن میں یاشک وہ گوہر ہر فن یاشک وہ گل کہ بسا دیا ہو فن یاشک وہ دانہ کہ کھجنا باہر فن</p>	<p>۵۳۳ انسان عجب کیا جو کچھ دل ہو مگر دماغ ہو کچھ شہ کی تو نصیب ہے جادو ایسی گندرجی عجب ہے رعیت بن ہو</p>	<p>۵۳۴ نیشن قوراض مسافر ہین دانم دو درخان میں رو ہین دیکھو کہ کیمین مسافر ہین پوچھو کہ کیمین مسافر ہین</p>
<p>۵۳۵ ہر فصل میں یان نفع ہو نقصان نہیں حاصل ہے جو اسکا چمن خلد برین ہے</p>	<p>۵۳۶ ہے مکت روم جو سلطان کے عمل میں پتھر کا ہو اک شیر وہاں شہب جہنم</p>	<p>۵۳۷ جنات ہین حورین ہین ملاک ہین شیر کے ماتم میں یہ سب خاک ہین</p>

اول دہ خوار
چون جو خوار
نہیں تیری
چھوٹا
آپ سے اور چھوٹا
آپ قائل ہے
ملاک کدھ
لکھتے نکلتے رہا
ہو جس کے کدھ

<p>۱۲۲ جانکا یہ لوجو جوتے دو نونج بجا رنگے لگے اک درد و نونج ہو لپکا جسکے چلتی کوئی شاہ کو صلا سپاہ پودان ز غم غم لبر و تیرا</p>	<p>۱۲۳ ہم کے کو تو میں کج بیخیر کھا کر کہ خوش ساز ہو باہم تھا وہ صفر ہو چکا تھا وہ موسم وارد ہو سے اک شستہ بینا چاہہ پیچ</p>	<p>۱۲۴ پیدا ہوئے غیبی بڑے اکثر پیدا ہوئے غیبی بڑے اکثر نیشہل کا دھیان تو کبھی نہ نیشہل کا دھیان تو کبھی نہ</p>
<p>آپس میں آہ کو تھی حسرت ہر کجا کی مجلس میں چلو اتھ شاہ شہدا کی</p>	<p>شام شب غربت جو بیابان میں آئی اس شستہ ماتم کی صدا کا نہیں آئی</p>	<p>پیدا ہو جب اور فرخون غم ہوا اٹکا دنیا میں اسی روز سے ماتم ہوا اٹکا</p>
<p>۱۲۵ کے کچھ چارٹ مغلطہ کے کچھ چارٹ مغلطہ کے کچھ چارٹ مغلطہ کے کچھ چارٹ مغلطہ</p>	<p>۱۲۶ تھا شور کہ قتل خوابا حنیفا بے تشہد بیچ تھا با حنیفا نظلم غیب انگریز با حنیفا بیخ شرم اور تیرا اگلا با حنیفا</p>	<p>۱۲۷ اور کچھ زمرے میں اور کچھ زمرے میں اور کچھ زمرے میں اور کچھ زمرے میں</p>
<p>انسان ہو تم انہیں نہ نہ کچھ دیکھو جن روتے ہیں یہ سبط رسول عربی</p>	<p>ہے یہ تم جان یہ عیبی نفسی ہے یہ وہ تراجم وہ مابین فرسوی</p>	<p>کرنے کو سب کو نہ کچھ دیتے تھو شہر جب وہی قتل ان آپ بھی روئے تھو شہر</p>
<p>۱۲۸ اک روئے زبیر پر سفلو جسکے کی مار کے پائے غدا کچھ تو ہے جسکے نہیں جو دل کچھ تو ہے جسکے نہیں جو دل</p>	<p>۱۲۹ اسی کو عزت کی آواز اسی کو عزت کی آواز اسی کو عزت کی آواز اسی کو عزت کی آواز</p>	<p>۱۳۰ حق پر کمالی نہیں کوئی حق پر کمالی نہیں کوئی حق پر کمالی نہیں کوئی حق پر کمالی نہیں کوئی</p>
<p>حیرت ہوئی غا ہر رخ درویش غنی وہ سرخ زیادہ تھا عتیق یمنی سے</p>	<p>کھر جل گیا یہ آگ لگی دارمحن میں فریاد کہ زنی کے بندے ہاتھ رس میں</p>	<p>یہ اٹک کسی آنکھ سے رکتے نہیں دیکھا کس سینے کو اس آگ سے پھلتے نہیں دیکھا</p>

<p>کھا تھا یہ سپین ہونے پر چمکی گردن ہوا تھا ویشاں پر ہر ہلکا خائفہ خالص سنبھلا دھوقا جسبکہ ہوا زنجیر محمد کا دوسرا</p>	<p>دھیان آباد قافلہ میں چلے ناحق کیا خون درینچہ چمکی اتر ہوا دھنچہ میں زنجیر بازی رہا شمشیر کی زنجیر</p>	<p>لاشون کسچی یاد انصار پر بہنو چمکی زنجیر ناچار کرد کہ چمکی زنجیر جہاں کے رہے ہمیں جسے چمکی شمشیر کا کرد</p>
<p>ہلنے لگے افلاک اڑی خاک زمین میں نرغ ہوا خون گلو سے شہرین</p>	<p>جبتک کہ فنا یہ فلک پر ہنوگا نہان کبھی خون شدہ دگر ہنوگا</p>	<p>کہ جھک کر پسر کے ترن صد پاش کو دیکھا گئے گرد و کو گئے لاش کو</p>
<p>سرخ پیش کی جو گرد و شہرین سودہ خنی باعد غلاب بر سر کامالیا جب تک حضرت کیا خون اڑے گرد و شہرین</p>	<p>اب دقت قتل کا شیش کر کھینچوں وہ دم پر ایک شمشیر تینوں کی جب جہنم چمکی سادات جہنم کو دھنچہ</p>	<p>نہانی وہ تہائی زخاں کو اندوہہ اندوہہ کہ بھوکا بوجا پایاں کی کہ دیکھے تو جہاں کیا یون ایسی کہ کوہ کو دھنچہ</p>
<p>مرت تک اسی رنگ سے معلوم ہوگی پھر ہو گئی معلوم یہ قدر کا خدکی</p>	<p>انبار تھا لاشون کا جب کھیت پر سرد چمن فاطمہ خاموش کھڑا تھا</p>	<p>وہ دھوپ پڑے جسٹہ پھر شام ہو سکے نکلے کوئی ساکے سے تو سر سام ہو سکے</p>
<p>جنت میں ہوا خوش حال دنیا بہوئی پھر عالم کا نین بیا بہوئی پھر عالم کی کسبت سید ہونے پھر خوشی کو بیا</p>	<p>کھینچے کبھی شمشیر گم کو معلوم نہ کیا جہنم کو خدا کی کبھی شمشیر زنجیر ارٹ لہن زنجیر کی زنجیر</p>	<p>غایت وہ کہ شمشیر کی لاکھ بیا کشت وہ سہار دنیایاں کو دھنچہ اس جہنم میں تہا کوئی ہون جہنم میں پاس بن یہ تہا کار بیا کو بیا</p>
<p>پچھلا ہمیں دل اس کا کبھی در کسے یکٹی پر یہ رویا بولیں اور سبطی</p>	<p>خون تھا کبھی آنکھوں میں کبھی جگر لشکر تھا نہ بھائی نہ بھتیجے نہ کپڑے</p>	<p>حق یہ ہو کہ اس صبر و رضا کو ہی خالق جسے خیر سے دلاور کا جگر</p>

<p>۱۰۱ لکھنے کے وہاں میں درج کیا گیا نینسے دو کچھ لکھنے میں جو کچھ لکھنا یاد رکھو کہ اگرچہ میں بھی کچھ لکھنا</p>	<p>۱۰۲ کہتی ہے غلام کا تیروں کی بوجھار نہیں ہے کیوں روتی ہے کہ لکھنے میں جو کچھ لکھنا وہ اتنی تھکنا ہے کہ لکھنے میں جو کچھ لکھنا</p>	<p>۱۰۳ جہاں تک کہ فرزند کی نسبت لکھنا محنت دینا اور اسے حرم سے لکھنا یان خاک ادا نہ کرنا لکھنا</p>
<p>۱۰۴ لکھنے وہ ستم کے ہیں صفت فوج عدو میرین جو دم مگر کچھ لکھنے سے لکھنا</p>	<p>۱۰۵ ستم ظلم کا تیروں کی بوجھار نہیں ہے ہے لکھنے کا درد گناہیں</p>	<p>۱۰۶ دوری کچھ قدیموں کی بہت قہر مظلوم ہیں ان کی شتاق ہے بھائی</p>
<p>۱۰۷ لکھنے وہ نشان لکھنے کا کچھ لکھنا لکھنے میں لکھنے کا کچھ لکھنا لکھنے میں لکھنے کا کچھ لکھنا</p>	<p>۱۰۸ انوش علی ان علی اور علی لکھنے میں لکھنے کا کچھ لکھنا لکھنے میں لکھنے کا کچھ لکھنا</p>	<p>۱۰۹ اور انوش علی اور علی لکھنے میں لکھنے کا کچھ لکھنا لکھنے میں لکھنے کا کچھ لکھنا</p>
<p>۱۱۰ آفت کی گھاٹ کہ برحق تی نہیں ہیں تلوار کے منہ پر حرم کی تی نہیں ہیں</p>	<p>۱۱۱ فوجیں ہیں بھائی اسحق کہ ستم جہنم کا آٹھ ہیں علی صوفی کد</p>	<p>۱۱۲ جوش آگیا رونے کا جگر رہ گئے دوار تھے گویا کہ رنے گئے مل کے</p>
<p>۱۱۳ لکھنے میں لکھنے کا کچھ لکھنا لکھنے میں لکھنے کا کچھ لکھنا لکھنے میں لکھنے کا کچھ لکھنا</p>	<p>۱۱۴ لکھنے میں لکھنے کا کچھ لکھنا لکھنے میں لکھنے کا کچھ لکھنا لکھنے میں لکھنے کا کچھ لکھنا</p>	<p>۱۱۵ لکھنے میں لکھنے کا کچھ لکھنا لکھنے میں لکھنے کا کچھ لکھنا لکھنے میں لکھنے کا کچھ لکھنا</p>
<p>۱۱۶ مولائی غریبی پہ فدا ہوتی ہے نصیحت پر دیتے نکالے ہوئے ستم روئے نصیحت</p>	<p>۱۱۷ ستم خبر لو کہ لبون پر مراد م ہے رنہ اور آٹھ لکھنے کا کچھ لکھنا</p>	<p>۱۱۸ یہ کہتے تھے تھو ہوں جدا بنت علی وہ کہتی تھی میں آج کچھ لکھنا</p>

نہ سیدان سے باوجود میں غلامی سے

<p>مثنوی مرد و بخت غنیمت است اکبر ہی بنا کر تو را در این دنیا فرمایا بگناہ و فرزند بچان خست کرد با تو بخت بدین</p>	<p>مثنوی خست کرد با تو بخت بدین کیا کیا بود از این بخت چو بخت خداوند ز این بخت چو بخت خداوند ز این بخت</p>	<p>مثنوی مرد و بخت غنیمت است کیا کیا بود از این بخت چو بخت خداوند ز این بخت چو بخت خداوند ز این بخت</p>
<p>مثنوی مشتاق بین مرے کے اب کدم نہ چھینے بے اکبر نہ دے سے ملے ہم نہ جھینے</p>	<p>مثنوی صابر رہو گر غم سے طبع بھی لہو ہو حسن بھی کی بٹی ہیں یہ تم اُسکی ہو</p>	<p>مثنوی فرمایا کہ ماتم میں ہر اک خاک بسے ای جان پر کچھ تھیں گھر کی بھی ہے</p>
<p>مثنوی ابن کرے باغ و نور و نور بخت کی سے چلائی وہ پیغم بے باؤں سپر کی تھا جلیب پر کا نام</p>	<p>مثنوی بخت کی سے چلائی وہ پیغم بے باؤں سپر کی تھا جلیب پر کا نام بخت کی سے چلائی وہ پیغم بے باؤں سپر کی تھا جلیب پر کا نام</p>	<p>مثنوی بخت کی سے چلائی وہ پیغم بے باؤں سپر کی تھا جلیب پر کا نام بخت کی سے چلائی وہ پیغم بے باؤں سپر کی تھا جلیب پر کا نام</p>
<p>مثنوی بہتر ہر جگہ کمال جو ہم سے ہے اُس وقت جو موت کے تو پرہ مار رہا ہے</p>	<p>مثنوی زندان میں بھی کچھ شکوہ بیدار نہ کیو خالق سے کہی ظلم کی زیاد نہ کیو</p>	<p>مثنوی کلو گے کڑی دھوپ میں چھان نہ کیو کاٹو گے سفر سوچے ہو یا تو نہ کیو</p>
<p>مثنوی بخت کی سے چلائی وہ پیغم بے باؤں سپر کی تھا جلیب پر کا نام بخت کی سے چلائی وہ پیغم بے باؤں سپر کی تھا جلیب پر کا نام</p>	<p>مثنوی بخت کی سے چلائی وہ پیغم بے باؤں سپر کی تھا جلیب پر کا نام بخت کی سے چلائی وہ پیغم بے باؤں سپر کی تھا جلیب پر کا نام</p>	<p>مثنوی بخت کی سے چلائی وہ پیغم بے باؤں سپر کی تھا جلیب پر کا نام بخت کی سے چلائی وہ پیغم بے باؤں سپر کی تھا جلیب پر کا نام</p>
<p>مثنوی بیمار کو لیکر کدھر اس بن میں رہو دزلت خوش رہتا کیا اس کے کہو</p>	<p>مثنوی وہ صاحب آزار سیسا زمان ہے بانو وہ مرے بعد نام دو جان ہے</p>	<p>مثنوی بہنگام درد صاحب آزار ہو ہم افسوس محبت قت میں بیمار ہو ہم</p>

<p>سے پہلے کہیں نہ ہو سے پہلے کہیں نہ ہو سے پہلے کہیں نہ ہو سے پہلے کہیں نہ ہو</p>	<p>سے پہلے کہیں نہ ہو سے پہلے کہیں نہ ہو سے پہلے کہیں نہ ہو سے پہلے کہیں نہ ہو</p>	<p>سے پہلے کہیں نہ ہو سے پہلے کہیں نہ ہو سے پہلے کہیں نہ ہو سے پہلے کہیں نہ ہو</p>
<p>ہم وہ ہیں کہ جس کیستین گر پڑیں یتیموں کو چھایا جاتے ہیں دانتوں کے</p>	<p>الکھورق ایک امین صفتیں جل کا جب آئی قلم پھر گیا چہرونہ اجل کا</p>	<p>روگنا نہ گیا شیر الہی کے سپر کو تلوار کو منہ پھر گئے دم پھر تین ادھر کو</p>
<p>دل سے اچھک نہیں رہی پیدا اسد کا ہے اب نہیں ج</p>	<p>دل سے اچھک نہیں رہی پیدا اسد کا ہے اب نہیں ج</p>	<p>دل سے اچھک نہیں رہی پیدا اسد کا ہے اب نہیں ج</p>
<p>اس غلام کی اکرم میں نہ رادیا ہوں کو جلوہ حق و باطل کا دکھا دیا ہوں تو</p>	<p>ملواریں یہ گھاٹ کو پہر نظر آئے اڑتے ہو علموں کے سپر سے نظر آئے</p>	<p>غصے میں جسے کھا گئی لب چاٹ گئی دم لیکے لہو کی کے گلا گھاٹ کی گئی</p>
<p>اس تھک چکے کو نہ کیا ہو ان باتوں سے جو ہو نہ کیا ہو</p>	<p>نیز کیسے نہیں ج کو جارا نہ کیا ہو قیامت کیلئے کیا دین نہ کیا ہو</p>	<p>کیا عجب تھا شہر شہر نہ کیا ہو جس قدر پڑی دیکھ لو گت نہ کیا ہو</p>
<p>یہ بیخ بلاتوش ہے کھا جائے گی ٹکڑے خبر کی خبر نہ زمین آ جائے گی ٹکڑے</p>	<p>فرق آگیا نئے سے عند ذی ٹکڑے ہر تن کا ہو چھپنے لگا کر گونہ</p>	<p>دور خ کی طرف بھاگتی تھی روح نکلا کشر کوئی بچتا ہو طمانچہ سے اصل</p>

<p>۱۱۳ کسی شایخی نے سیر کو جو بھڑکھا کسی شایخی نے سیر کو جو بھڑکھا کسی شایخی نے سیر کو جو بھڑکھا کسی شایخی نے سیر کو جو بھڑکھا</p>	<p>۱۱۴ کیا ہاتھ کر کیا زور کر کیا کھینچا کیا ہاتھ کر کیا زور کر کیا کھینچا کیا ہاتھ کر کیا زور کر کیا کھینچا کیا ہاتھ کر کیا زور کر کیا کھینچا</p>	<p>۱۱۵ قربان تری شان کی یا سنیے چینی قربان تری شان کی یا سنیے چینی قربان تری شان کی یا سنیے چینی قربان تری شان کی یا سنیے چینی</p>
<p>۱۱۶ گرمی سے لہو تن کا جلا دیتی تھی شیر گرمی سے لہو تن کا جلا دیتی تھی شیر گرمی سے لہو تن کا جلا دیتی تھی شیر گرمی سے لہو تن کا جلا دیتی تھی شیر</p>	<p>۱۱۷ اسکی صفین قاف گنا قاف ہوئی اسکی صفین قاف گنا قاف ہوئی اسکی صفین قاف گنا قاف ہوئی اسکی صفین قاف گنا قاف ہوئی</p>	<p>۱۱۸ پتلی کو ظفر یاب ہر اک باب میں دیکھا پتلی کو ظفر یاب ہر اک باب میں دیکھا پتلی کو ظفر یاب ہر اک باب میں دیکھا پتلی کو ظفر یاب ہر اک باب میں دیکھا</p>
<p>۱۱۹ سوزان قوسیان صفت کج گار سوزان قوسیان صفت کج گار سوزان قوسیان صفت کج گار سوزان قوسیان صفت کج گار</p>	<p>۱۲۰ جو بڑا وہ سمجھو میں جو اہر جسے بنایا جو بڑا وہ سمجھو میں جو اہر جسے بنایا جو بڑا وہ سمجھو میں جو اہر جسے بنایا جو بڑا وہ سمجھو میں جو اہر جسے بنایا</p>	<p>۱۲۱ وہ غیظ میں خورشید سارو گار وہ غیظ میں خورشید سارو گار وہ غیظ میں خورشید سارو گار وہ غیظ میں خورشید سارو گار</p>
<p>۱۲۲ کس غول میں کشمیر جہاں سوز نہیں تھی کس غول میں کشمیر جہاں سوز نہیں تھی کس غول میں کشمیر جہاں سوز نہیں تھی کس غول میں کشمیر جہاں سوز نہیں تھی</p>	<p>۱۲۳ دو باد وہ سا فر جو قرین گھاٹ کر دو باد وہ سا فر جو قرین گھاٹ کر دو باد وہ سا فر جو قرین گھاٹ کر دو باد وہ سا فر جو قرین گھاٹ کر</p>	<p>۱۲۴ بازو کی ضیا امر کے تنویر سے پوچھو بازو کی ضیا امر کے تنویر سے پوچھو بازو کی ضیا امر کے تنویر سے پوچھو بازو کی ضیا امر کے تنویر سے پوچھو</p>
<p>۱۲۵ بنیامین جو بیان جو شیریں گار بنیامین جو بیان جو شیریں گار بنیامین جو بیان جو شیریں گار بنیامین جو بیان جو شیریں گار</p>	<p>۱۲۶ تیرا نہیں فکر لہو کینچہ کیم تیرا نہیں فکر لہو کینچہ کیم تیرا نہیں فکر لہو کینچہ کیم تیرا نہیں فکر لہو کینچہ کیم</p>	<p>۱۲۷ سینہ وہ کہ لڑنے میں اترتی ہے سینہ وہ کہ لڑنے میں اترتی ہے سینہ وہ کہ لڑنے میں اترتی ہے سینہ وہ کہ لڑنے میں اترتی ہے</p>
<p>۱۲۸ چہرہ پر تمہیں بھی پرے نہیں لکھا چہرہ پر تمہیں بھی پرے نہیں لکھا چہرہ پر تمہیں بھی پرے نہیں لکھا چہرہ پر تمہیں بھی پرے نہیں لکھا</p>	<p>۱۲۹ یوں کہتا ہے جو ہر کہیں شمشیر خدا یوں کہتا ہے جو ہر کہیں شمشیر خدا یوں کہتا ہے جو ہر کہیں شمشیر خدا یوں کہتا ہے جو ہر کہیں شمشیر خدا</p>	<p>۱۳۰ سید میں بہادر میں ولی ابن علی سید میں بہادر میں ولی ابن علی سید میں بہادر میں ولی ابن علی سید میں بہادر میں ولی ابن علی</p>

۱۱۳
لا سبغ ال
ذوالفقار

<p>۱۴۱۱ھ وہ صاحب دین کا نظریہ تھا کہ جس نے فقروں میں وہ کسی کی پستی نہیں کیا منہا سب کا صنف پر ہم کر کے منہا سب کا صنف پر ہم کر کے</p>	<p>۱۴۱۱ھ نعل خاکیا لیلین کوئی دیکھتا ہے اس کی بات کہ ہمارا دشمن ہے چار آنہ دوسری دیکھتا ہے اس کی بات کہ ہمارا دشمن ہے</p>	<p>۱۴۱۱ھ اسی تھیں کہ ہندوستان میں نصرت تو دکھائی دینا نہیں جہ میں بار بار دھرم کی بات نصرت تو دکھائی دینا نہیں</p>
<p>۱۴۱۱ھ سن دہرے ہیں جس سے یہ وہ آشوب جان کبھی ہے اہل بھی کہ عجب کف جان</p>	<p>۱۴۱۱ھ مقتل کی زمین خون کا رنگ لگ گیا دو لون کو یہ اک اور چر رنگ لگ گیا</p>	<p>۱۴۱۱ھ ارٹنے میں اندھیرا ہے گئے اور گھوڑے خورشید میں تار سے ہیں سحر لہو</p>
<p>۱۴۱۱ھ اس کی بات کہ ہندوستان میں دل سے دینا سنا لڑائی میں گرد و غبار سے تھک چکے ہیں دل سے دینا سنا لڑائی میں</p>	<p>۱۴۱۱ھ فرمان تو اسے مارا اسے لڑائی میں سب جھوٹے ہیں اس کی بات باغی تھا گیسو لڑائی میں فرمان تو اسے مارا اسے لڑائی میں</p>	<p>۱۴۱۱ھ دشمن کو نہ چھوڑے یہ سپاہی چلن کچھ ایک طریقہ ہندوستان کے آواز زبانی گندہ افلاک سے</p>
<p>۱۴۱۱ھ اگر دھرم سے تنہا نہ سرتے تھے زمین کسے بھی تڑپتے نظر آتے تھے زمین</p>	<p>۱۴۱۱ھ چلوں میں کشتی تھی نہ کماندار ہین تلوار سے اک لک شجر تیر لھی قلم تھا</p>	<p>۱۴۱۱ھ آواز زبانی گندہ افلاک سے آواز زبانی گندہ افلاک سے</p>
<p>۱۴۱۱ھ سب فوج کے پرستہ تہائی میں خبر مانا یہاں سے ہوش گھر میں</p>	<p>۱۴۱۱ھ بہل گھوٹن کی نہ اسے گھر میں بہل گھوٹن کی نہ اسے گھر میں</p>	<p>۱۴۱۱ھ اک شہر تھا اس اد پر ہول کی آفت تھی کہ مرد و لہجی رزتے تھے زمین</p>

[illegible]

سلسلہ
شب بے شب علی قوت زور و کھانی
نامزدون منہ پھر پھر پھر پھر
جب گزرتے ہنگام و غشت و کھانی
نیز سے نے بین چم

سلسلہ
و غنیمت ہو انور کہ بادشاہ بانی
اسے نور نگاہ اسے شہزاد بانی
اسے تشنہ لب و فاطمہ کے مہمان بانی
اسے آست اخلاک کے ہوا خواہ بانی

سلسلہ
میں احمد میل کرتی ایک چاند بانی
میں قلیدہ ایمان بانی
میں اگر سحر فاطمہ کی زبان بانی
گو چپ ہو بون آٹھون تشنہ بانی

جھپکی نہ پلکے ان کہ یہ پتلی میں رانی
کلی ہوئی آنکھ اسکی سنان پر نظر آئی

مشہور جہان آپ کے نام کا کرم
بیس رو کیے تلو ار کا ب ہو نو نویدم

دریا کی طریت پیاسین آئے نہیں
قیدی نہیں اور پھر مجھے جانی نہیں

سلسلہ
نیز زنی کا خون ہو افروختی
عاسن میں بیخ نہ عین ہوا
ارک ڈانڈ پر ہی چھوٹے ظالم و آڑھ
جگا جگا چھوڑا صاف ہر اک شہنشاہ

سلسلہ
اسے احمد میل بانی
اسے حیدر کر کے بلند بانی
اسے سلسلہ حکم بانی
اسے مری خالق کر فضا بانی

سلسلہ
چھاتی پتی جسی آقا بانی
جوا فاطمہ کی بون الا بانی
جوا فاطمہ حیدر کا اجالا بانی
نیز سے نے بانی بکالا بانی

زور اسد حق کا تکان شہزادین میں
پٹکا جسے وہ گولیا کرتے ہی میں

جیتے نہ بچنے کے جو رحمت پہ نظر کی +
دیکھی نہیں جاتی جلال بقیہ دوسری

تربت نہ ملی روضہ شاہ مدنی میں
لکھی تھیں مری موت غریب لٹنی میں

سلسلہ
چلنے کے سیف عذر کی
گھوڑوں کو دیا کہ چلے
مرٹھا تین گرو منین چھپ چھپ
سعادہ ہوا صاف کہ بوجھ صدارتی

سلسلہ
نیز سے نے بانی
نیز سے نے بانی
نیز سے نے بانی
نیز سے نے بانی

سلسلہ
نیز سے نے بانی
نیز سے نے بانی
نیز سے نے بانی
نیز سے نے بانی

نامی جو دلا درختے جگر ہل گئے
سب خاک میں اقبال و حشر مل گئے

رؤ کے مجھے کیا منہ پھر سحر کا
جد کس کا ہے یہ واسطہ تم نہ ہو

کھویا ہر تھیں دین سے دنیا طلبی
کاٹو اسے جس خلق کو چو ماہی

<p>۱۵۱۷ جگر خنجر بون تھا اگر کسی کینہ و غل و ملکہ سے تو دن حسب اختیار و گوشت و شیریں کمر کمر کرتے ہزار بار</p>	<p>۱۵۱۸ بچہ کر عورت و جوانوں کو بچا یہ کیا ہے کہ جلتے ہو کیوں خوف و ہراس کچھ دیر نہیں صحت کے بار میں سر و پیر تم کیا قابو میں تھا ہے</p>	<p>۱۵۱۹ ہر ایک کی صحتی کرتا کیونکہ بچا بانی خدا یاس سے بارے کو بچا ہاتھوں سے رنج و دلاری کو بچا ہر شے سے گریختے ہو تو بچا</p>
<p>۱۵۲۰ بیکسوں کو اراستم و ببر کرونگا جو منہ سے کہا بدھ کہا صبر کرونگا</p>	<p>۱۵۲۱ اب خوف از دستگیر از ہنر پیر لڑنے کو نہیں صافق الاقرار ہنر پیر</p>	<p>۱۵۲۲ ہر شے سے یہ ظلم نکلنے نہیں بجسہ مرا گھوڑے پر سنبھلے نہیں</p>
<p>۱۵۲۳ کو کھدی بہتر سے سنبھلے خنجر و تیغ سے اس کی تیر سیدوں کی سنبھلے ہزار بار بھونکے</p>	<p>۱۵۲۴ نیشے بنی بانی کی کیا کیا گفتار گھٹا فاطمہ سے فاطمہ چالی ہر ایک کی صحتی کرتا کیونکہ بچا ہر شے سے گریختے ہو تو بچا</p>	<p>۱۵۲۵ وہ اپنے سب کچھ مالک سے چھین وہ دینے کا بون جلا ہو چھین کھا کھاتے تیر اب تو ہوا چھین ہر شے سے گریختے ہو تو بچا</p>
<p>۱۵۲۶ اب تمام کو نہ ہر اوپر سے ملین شادی کا کہ مر کر علی اگر سے ملو گے</p>	<p>۱۵۲۷ قابو میں رہا ہاتھ نہ ادھر کا نہ ادھر ہر شے سے گریختے ہو تو بچا</p>	<p>۱۵۲۸ یہ ظلم و تم دوش مجھ کے ملین کیا منہ سے نکالوں گا اگر عرش زمین</p>
<p>۱۵۲۹ ہر ایک کو تیغ کا رول سے بچا ہاتھ سے بچا ہر ایک کو بچا ہر شے سے گریختے ہو تو بچا</p>	<p>۱۵۳۰ بچا ہی جو سب سے زار زار خون نہ کاٹھا اور تیغ تیر بانی ہر شے سے گریختے ہو تو بچا</p>	<p>۱۵۳۱ کس ہاتھ سے بچا ہر ایک کو بچا کس ہاتھ سے بچا ہر ایک کو بچا ہر شے سے گریختے ہو تو بچا</p>
<p>۱۵۳۲ مشتاق شہادت ہو سے لشکر کو بچا خود جھک گئے تلوار کو ہرنے پر بچا</p>	<p>۱۵۳۳ گردن پکی زخم کی تاثیر جبین پر رشتہ بھی سینہ پر بھی دامن میں پر</p>	<p>۱۵۳۴ کیوں پٹنے والوں کو کون کسی زبان شہید ہر شے سے گریختے ہو تو بچا</p>

محلہ
بیا کوشن کوں جہاں تہیں ہیں
کوشن کوں کوئی دیکھ جائے
بے غش کوں دار فنا سے نہیں بچا
یوں بعد اجل مصوب کو کوئی نہیں

افسوس یہاں تھے سب لشکرین
گاڑا نہ محمد کے نواسے کو زمین

محلہ
مولانا ترسے دوست اچھے ہیں
جائے یہ دولت کو شہزادی
ملواریں کا کھوکھلے شہزادے
یانی جو نہ تھا تاج سے سجاں کو

واجب ہے کہ ماتم ترابر پا کرین مولا
اس وقت میں روئے کے سوا کیا کرین مولا

محلہ
کوشن کوں کوئی دیکھ جائے
یہاں تہیں ہیں جہاں تہیں ہیں
یہاں تہیں ہیں جہاں تہیں ہیں
دولت ہو جو احسن تے قبر گونا
روا ہو تو کوشن تے اعمال پرونا

غریب کا سفر راہ نئی لوگ نئے ہیں
خاصان روئے ہو کر افسے گئے ہیں

سلام
جہاں کوں نہ ہو اگر کی عنایت ہو جا
دشت نہ خارا ہو جہاں جنت ہو جا
جہاں کم ہوں گلشن جنت ہو جا
کچھ دنوں وعدہ نہیں جو سکونت ہو جا

جہاں کوں نہ ہو اگر کی عنایت ہو جا
دشت نہ خارا ہو جہاں جنت ہو جا
جہاں کم ہوں گلشن جنت ہو جا
کچھ دنوں وعدہ نہیں جو سکونت ہو جا

جہاں کوں نہ ہو اگر کی عنایت ہو جا
دشت نہ خارا ہو جہاں جنت ہو جا
جہاں کم ہوں گلشن جنت ہو جا
کچھ دنوں وعدہ نہیں جو سکونت ہو جا

جہاں کوں نہ ہو اگر کی عنایت ہو جا
دشت نہ خارا ہو جہاں جنت ہو جا
جہاں کم ہوں گلشن جنت ہو جا
کچھ دنوں وعدہ نہیں جو سکونت ہو جا

جہاں کوں نہ ہو اگر کی عنایت ہو جا
دشت نہ خارا ہو جہاں جنت ہو جا
جہاں کم ہوں گلشن جنت ہو جا
کچھ دنوں وعدہ نہیں جو سکونت ہو جا

جہاں کوں نہ ہو اگر کی عنایت ہو جا
دشت نہ خارا ہو جہاں جنت ہو جا
جہاں کم ہوں گلشن جنت ہو جا
کچھ دنوں وعدہ نہیں جو سکونت ہو جا

محلہ
کوئی شئی لائق بدینین کوں
عین جنت جو مقبول شہادت ہو جا
جہاں کوں نہ ہو اگر کی عنایت ہو جا
دشت نہ خارا ہو جہاں جنت ہو جا

کوئی شئی لائق بدینین کوں
عین جنت جو مقبول شہادت ہو جا
جہاں کوں نہ ہو اگر کی عنایت ہو جا
دشت نہ خارا ہو جہاں جنت ہو جا

کوئی شئی لائق بدینین کوں
عین جنت جو مقبول شہادت ہو جا
جہاں کوں نہ ہو اگر کی عنایت ہو جا
دشت نہ خارا ہو جہاں جنت ہو جا

کوئی شئی لائق بدینین کوں
عین جنت جو مقبول شہادت ہو جا
جہاں کوں نہ ہو اگر کی عنایت ہو جا
دشت نہ خارا ہو جہاں جنت ہو جا

کوئی شئی لائق بدینین کوں
عین جنت جو مقبول شہادت ہو جا
جہاں کوں نہ ہو اگر کی عنایت ہو جا
دشت نہ خارا ہو جہاں جنت ہو جا

کوئی شئی لائق بدینین کوں
عین جنت جو مقبول شہادت ہو جا
جہاں کوں نہ ہو اگر کی عنایت ہو جا
دشت نہ خارا ہو جہاں جنت ہو جا

<p>سب سنان سرخ و سرخ لاش بے غسل روکھلائی تھی بکریہ تیل کی ہون فاطمہ کی تھی بکریہ تیل کی ہون</p>	<p>سب سنان سرخ و سرخ لاش بے غسل روکھلائی تھی بکریہ تیل کی ہون فاطمہ کی تھی بکریہ تیل کی ہون</p>	<p>سب سنان سرخ و سرخ لاش بے غسل روکھلائی تھی بکریہ تیل کی ہون فاطمہ کی تھی بکریہ تیل کی ہون</p>
<p>کیا ندی ہو گا خدا داد نبی زاوی کی کوئی سے جرم پہ گھر کی مری بربادی کی</p>	<p>مر سے دم بند جو پانی کی نہیں مانی میر سے پتے کی زبان منہ نکل آئی</p>	<p>مر سے دم بند جو پانی کی نہیں مانی میر سے پتے کی زبان منہ نکل آئی</p>
<p>نظر تازی بر اک باغ ہوا غیب باغیوں کی چین چوچ جلا اک لال کا نیسے پھر اک غیب غضب جی سے پھر اک غیب</p>	<p>نظر تازی بر اک باغ ہوا غیب باغیوں کی چین چوچ جلا اک لال کا نیسے پھر اک غیب غضب جی سے پھر اک غیب</p>	<p>نظر تازی بر اک باغ ہوا غیب باغیوں کی چین چوچ جلا اک لال کا نیسے پھر اک غیب غضب جی سے پھر اک غیب</p>
<p>کاکل کیو پر درد کے صد نہ ہوا اس لب خشک زرد کے صد نہ ہوا</p>	<p>ککلی عشقی ہوں بھی خاک پہ گرتی ہوں نیم سہل سی تڑپتی ہوں پھرتی ہوں</p>	<p>ککلی عشقی ہوں بھی خاک پہ گرتی ہوں نیم سہل سی تڑپتی ہوں پھرتی ہوں</p>
<p>ہو نہ زلفین میں گر نہ تھی چوچ نونا تھا اگر اس بال نور کی ہون شکستہ پیکر اسے سولی تھی چوچ شکستہ اس جائز سے خراب ہون</p>	<p>ہو نہ زلفین میں گر نہ تھی چوچ نونا تھا اگر اس بال نور کی ہون شکستہ پیکر اسے سولی تھی چوچ شکستہ اس جائز سے خراب ہون</p>	<p>ہو نہ زلفین میں گر نہ تھی چوچ نونا تھا اگر اس بال نور کی ہون شکستہ پیکر اسے سولی تھی چوچ شکستہ اس جائز سے خراب ہون</p>
<p>ریت جم گئی ہو دشت کی ان گھونچر فاطمہ پیار سے منہ ملتی تھی چوچ</p>	<p>نعم نہ تھا عترت اظہار کی بربادی کا فوج کو محکم دیا خیمہ کی تاراجی کا</p>	<p>ہاے ہم آج گرفتار ستم ہو تے ہیں ہنسے پر نہ تھا وہ قتل میں پھر سو ہیں</p>

یہ عین ہے

<p>۱۰۰ شہر میں ہونے والی فسادات کے سبب ہونے والی فسادات کے سبب ہونے والی فسادات کے سبب ہونے والی فسادات</p>	<p>۱۰۱ موجودہ وقت میں ہونے والی فسادات کے سبب ہونے والی فسادات کے سبب ہونے والی فسادات کے سبب ہونے والی فسادات</p>	<p>۱۰۲ موجودہ وقت میں ہونے والی فسادات کے سبب ہونے والی فسادات کے سبب ہونے والی فسادات کے سبب ہونے والی فسادات</p>
<p>۱۰۳ تھانہ میں سب کو کہہ دیا کہ حق سونہ ڈرنگ کا نام اب کوئی دین میں نہیں قتل کرے جیسے غلام</p>	<p>۱۰۴ ڈر ہے اب کیا کہ ہوا قتل پر سہرا پھونکدو آتش بیدار سو گھر زہر کا</p>	<p>۱۰۵ بھڑنا محروم کی دیکھ کے کھٹ تھا جگر اس صاحب آزاد کا پھٹ تھا</p>
<p>۱۰۶ میاں خاں نے ہونے والی فسادات کے سبب ہونے والی فسادات کے سبب ہونے والی فسادات کے سبب ہونے والی فسادات</p>	<p>۱۰۷ میں نے ہونے والی فسادات کے سبب ہونے والی فسادات کے سبب ہونے والی فسادات کے سبب ہونے والی فسادات</p>	<p>۱۰۸ میں نے ہونے والی فسادات کے سبب ہونے والی فسادات کے سبب ہونے والی فسادات کے سبب ہونے والی فسادات</p>
<p>۱۰۹ حرم شاہ میں کچھ اور کیا باقی ہے سر پر راندوں کے اب ایک ایک زور</p>	<p>۱۱۰ اگر پر کی تو تو میں لگانی ہے سند احمد مختار جلائی ہے</p>	<p>۱۱۱ گوشتوں کے لیے غولہ ہر بار زخمی نیردھی سنانوں سے کیا کاٹو</p>
<p>۱۱۲ میں نے ہونے والی فسادات کے سبب ہونے والی فسادات کے سبب ہونے والی فسادات کے سبب ہونے والی فسادات</p>	<p>۱۱۳ میں نے ہونے والی فسادات کے سبب ہونے والی فسادات کے سبب ہونے والی فسادات کے سبب ہونے والی فسادات</p>	<p>۱۱۴ میں نے ہونے والی فسادات کے سبب ہونے والی فسادات کے سبب ہونے والی فسادات کے سبب ہونے والی فسادات</p>
<p>۱۱۵ قتل دارت ہوئے دہشت مہین لگا جندار درو کے یہ جلا میں سزا لگا</p>	<p>۱۱۶ خوف کا لہو کتنے خاک پر گرتی تھیں تمہارا تو ہون میں بچے کی وہ پھرتی تھیں</p>	<p>۱۱۷ عمر کتنا تھا کہ زخم اپنہ نہ کھائے کوئی بان خبر دار لکل جانے نہ پائے کوئی</p>

[illegible]

ہوا سے فاطمہ کے لالہ
میں تیرا اور میں تیرا
کیا اڑھائے نہ بے سہارا
کر لیکے چادر بھی میری ظلمت

کل تلک کلی نہ تھی پر دیسے باہر زینت
بلوہ عام میں ہے آج کھلے سر زینت

لاش تو نہیں جاکرے نہ ہر کی بی جانی تو
لاش تو نہیں جاکرے نہ ہر کی بی جانی تو

دھن لاش تو نکو سنگاروں کے ہوتے تھے
ہاے اس جلتی زمین پر تھیں تے سوچیا

انداؤں کی جگہ کی جگہ کی جگہ
شیر فاطمہ کے سر کی جگہ کی جگہ

صدقہ جاؤں ہم شہر عین تو دیکھو
میل باز دیہہ میں رسی کے یہ باز دیکھو

تیرے سہیلی کیسے کچھ اڑھائے
پیس اپنے بچے اب جلدیادو جانی

کچھ کر دیکھ کہ جانا انورن سے میرا
دم کس طرح نکل جائے بدن سے میرا

سکینہ نے نہ سہیلی کی جگہ
لاش تو نہیں جاکرے نہ ہر کی بی جانی

لائی قسمت تجھے لاشے پہ تمہارا بابا
مرے تھوڑے کے چکروں میں پیار بابا

کس کی جگہ کی جگہ کی جگہ
تیرے آہ کی جگہ کی جگہ

اُسکو بلوایے درمیر اتارا جس نے
میں تباہ دنگی طمانچہ مجھے مارا جس نے

اور میں خلق کا بچہ ہوں اور انسان
کان زمینی کی جگہ کی جگہ

درم آٹھونہ ہر بیان تک تو میں دہی
آج میں صبح سے دم بھر نہیں سوئی

سکینہ نے نہ سہیلی کی جگہ
لاش تو نہیں جاکرے نہ ہر کی بی جانی

بلکہ بس دم مرا خیر سے گلا کٹا تھا
تیرے روتے کی صدا سنکے جگر پٹھا

تجھ کو کچھ تو غلام کر لیا جانی
دعویٰ اس کا سونچا اب تجھ سے

سکے یہ پٹی تھی کوئی کوئی روتی تھی
لاش ہر دور سے سکینہ نہ جدا ہوتی تھی

<p>۴۵۴</p> <p>سب بھانے نکلے کے شکار ہو گئے ہیں کشتی تھی چھوڑ دو مجا بوجھل جاویم اپنی لاش کو چھوڑ دو مٹی میں سپرد وہیں ہو جاوے گردن مٹی کی تان</p>	<p>۴۵۵</p> <p>کتنی کشتی رہی دور دریاں دریاں بہرہ رزم کہ سبیلوں نہ آئے تیری تاخہ تھا سا کہ دشمن نے سبیلی ماری اور بھی رزم سے کانوں کو بونچو ماری</p>	<p>۴۵۶</p> <p>سلام کہیں میرانی جلتا تھا شکار کا جسم پھونچو شاہانہ تھا لاشے پہ چادر چھونچو جب کھینچا عطر گل آخسار سرور چھونچو میرانی کیا کیا بھی زلف بے غبار چھونچو اس قدر عورت تھی روز و شب سرور چھونچو اسے سلامی لال تھے سبیلان کو تھپو چھونچو آگ کو بھی تھی سوا آئین حرات مہر باہر آتا تو جل جانا سندھ و چھونچو اڑتے تھے دزد و شتر کی پلج رگ گم نگار تیری جل جہنم تھی افسانہ چھونچو کھڑک کو جلتے فاطمہ مائیں تسے تھے پیرے نقش تک بر آؤ چھونچو وان تو ابن سدر کے سر پہ لگا تھا چتر بان کھڑا تھا مہر تابان پیر و چھونچو</p>
<p>۴۵۷</p> <p>سب کو تم جانے دو ہمراہ مجھ بھونچو لاش کے پائنتی اٹھ مجھے رشہ درد</p>	<p>۴۵۸</p> <p>رو کے چلائی کہ کیا آپ پر سوچو دیکھو بابا یہ سکینہ پتھر ہو تو مہین</p>	
<p>۴۵۹</p> <p>سب بوجھانے ہیں بہت کچھ کرتا ایک بین قید رہا تک جہنم تو نہ پیرا بجانے سے حاصل نہیں کیا بین کوئی دم کی ہون انما رو کی بوجھ</p>	<p>۴۶۰</p> <p>مڑتے ہیں لاشوں کو سبیلے چھونچو جس طرح کو قند کو عقل سے چھونچو اب دعا ہے نہ نقطہ پیش خدا کو کہیں کہ ہوں شمع کوئی بین جہنم جہنم</p>	
<p>۴۶۱</p> <p>یان بھی مر جاؤ گی دن جا بھی جاؤ گی شام میں باپ کو لاشیکو لمانا پانچو</p>	<p>۴۶۲</p> <p>نظر بطف شہنشاہ اہم کافی ہے دست العز کو بس ایک یہ غم کافی ہے</p>	

۱۰ سلیمان کا لوگوں کی نفی کو کلمہ پڑھنا
 ۱۱ چاؤن لواردی نفی کو کلمہ پڑھنا
 ۱۲ شاہ فرات سے گزرنے پر کلمہ پڑھنا
 ۱۳ کھولد مسر علی کلمہ پڑھنا
 ۱۴ وادری جارت کو تھار دہا کلمہ پڑھنا
 ۱۵ تین دن کا جو کلمہ پڑھنا
 ۱۶ برق حافظ بنی تفریق والہ کلمہ پڑھنا
 ۱۷ آگ کی چھاریاں تفریق والہ کلمہ پڑھنا
 ۱۸ کلمہ پڑھنا
 ۱۹ سر دانی کا جو کلمہ پڑھنا
 ۲۰ سر دانی کا جو کلمہ پڑھنا
 ۲۱ سب پورا پورا کلمہ پڑھنا
 ۲۲ چاندنی کا جو کلمہ پڑھنا
 ۲۳ لاشہ فرات سلیمان پڑھنا
 ۲۴ نئے ہوم ساہی کلمہ پڑھنا

۱۵ بنواری جلیج آتش پڑھنا
 ۱۶ گر کے پڑھنا
 ۱۷ نصین وادین کلمہ پڑھنا
 ۱۸ کوکھے کلمہ پڑھنا
 ۱۹ شہرے اعدا سے کلمہ پڑھنا
 ۲۰ بوذ پانی کے لیے کلمہ پڑھنا
 ۲۱ کلمہ پڑھنا
 ۲۲ طبعی رتی پڑھنا
 ۲۳ کلمہ پڑھنا
 ۲۴ کلمہ پڑھنا
 ۲۵ کلمہ پڑھنا
 ۲۶ کلمہ پڑھنا
 ۲۷ کلمہ پڑھنا
 ۲۸ کلمہ پڑھنا
 ۲۹ کلمہ پڑھنا
 ۳۰ کلمہ پڑھنا

۲۱ کلمہ پڑھنا
 ۲۲ کلمہ پڑھنا
 ۲۳ کلمہ پڑھنا
 ۲۴ کلمہ پڑھنا
 ۲۵ کلمہ پڑھنا
 ۲۶ کلمہ پڑھنا
 ۲۷ کلمہ پڑھنا
 ۲۸ کلمہ پڑھنا
 ۲۹ کلمہ پڑھنا
 ۳۰ کلمہ پڑھنا

<p>بہشتیہ دنیا کی باتیں سب سے پہلے اس میں ہیں نہیں جانے دو جاغیر میں جھپٹان تانے پور در شہر آؤ ہیں</p>	<p>۴۶ بہشتیہ دنیا کی باتیں سب سے پہلے اس میں ہیں نہیں جانے دو جاغیر میں جھپٹان تانے پور در شہر آؤ ہیں</p>	<p>۴۷ بہشتیہ دنیا کی باتیں سب سے پہلے اس میں ہیں نہیں جانے دو جاغیر میں جھپٹان تانے پور در شہر آؤ ہیں</p>
<p>۴۸ اک جوان غیرت یوسف ہی پر انداز ہے پنڈلیان سوئی ہیں زنجیر بہت بھاری</p>	<p>۴۹ سب سردار جو تھا آسکی بہن قیدی کیا قیامت ہو کہ اک تازہ دلوں میں</p>	<p>۵۰ زور اب لشکر سادات کا توڑا میں نے چہرہ چہنے کے بھی پیچھے کو نہ چھوڑا میں نے</p>
<p>۵۱ تاکہ یہی جان کر دین میں کلا جیجا مفتاب فلک حسن کو گھبرا جیجا</p>	<p>۵۲ ایک روئی ہو کہ ہے پائیں شہر لال کان نمی میں گلے خسار میں لال</p>	<p>۵۳ ہند سے حال میں کلا جیجا بہشتیہ دنیا کی باتیں</p>
<p>۵۴ ایک دم رخ اسیری کو آستے ہیں سر پر دستار نہیں پائوں میں نکلین</p>	<p>۵۵ کتنی بھائی ہرمان پر نہیں چپ ہیں بہم دم پا پیر پا پیر کستی ہے</p>	<p>۵۶ سر بازار نہ کوٹھونے تلے سے نکلیں آستہ ایسے چھو کون کے تلے سے نکلیں</p>
<p>۵۷ گلا ملو کہ تھا نا کھلم بہشتیہ دنیا کی باتیں</p>	<p>۵۸ بہشتیہ دنیا کی باتیں سب سے پہلے اس میں ہیں</p>	<p>۵۹ خود نوشتہ تھا لکھ نہ کوڑا لایا دیکھا روئی یہ بات زبان لایا</p>
<p>۶۰ کوئی کرتا ہی تم کوئی جفا کرتا ہے سر جھکائے ہو وہ شکر خدا کرتا ہے</p>	<p>۶۱ نہ حکومت نہ ریاست میر نہ ہو گیا جب میرا شیر ب و بطحا میں عمل ہو گیا</p>	<p>۶۲ نہ کھائی ہون نہ پیتی ہوں سوئی نہیں اک مہینہ بچے گزرا کہ روئی نہیں</p>

<p>۱۰۰ ایسا بھن کر قاضی کی طرح انہیں راتوں کی طرح بھی کہو چو بازار میں غلج بھی کہو چو بازار میں غلج</p>	<p>۱۰۱ لوگ کو میں مجھ کو جو میں کو تو جو جو خون ابلیس فلک کی فلک کی کو نسا دنیا کو</p>	<p>۱۰۲ اندون ل مرگھ آتا تو بغ صوفی کی لکھا سیر پر کیو ساری مری جانی دل بھرا آتا تو</p>
<p>دل رنہ جا جا ہوا شک اندون میں بھی ہی طور نظر آتے ہیں</p>	<p>شہر ویران تھا ہر دل قلن کلی میں بھی سنتی ہوں اسی عالم تھا</p>	<p>سارا دن غم میں اسطرح گزرتا ہوں یک بیک جیسے کسی کا کوئی مرجاتا ہوں</p>
<p>۱۰۳ کو نسا حاضرت دنیا میں کو نسا حاضرت دنیا میں</p>	<p>۱۰۴ یاد آتی جان میں بان مگر آٹھ گھنٹے خلق جس کو</p>	<p>۱۰۵ خلسہ سنان ہو رہی ہوں دل کھاڑی ہے</p>
<p>اکہیں اس صابر دشا کر کو مارا ہو قبر چھڑ کے مجاور کو نہ مارا ہو</p>	<p>چین سے لوگ گھر دین نہ ذرا سو تھے آسمان ہلتا تھا جوت علی رو تھے</p>	<p>آج کل شام سے کچھ نیند آچٹ جاتی رات بھر کا نہیں روئے کی صدائی</p>
<p>۱۰۶ کوئی تو تیار کر کوئی تو تیار کر</p>	<p>۱۰۷ قل کو زمین بی صورت تھی کہ</p>	<p>۱۰۸ نقش و صان تیر گھر میں اور</p>
<p>شک پڑا ہو جو فصل نہ جبر آؤنگی پیشی سر کو ترے گھر سے نکل جاؤنگی</p>	<p>ماتم خویش رسول مدنی کا غل تھا قوم جنات میں بھی سینہ زنی کا غل تھا</p>	<p>بیری کا پتی ہوں خوف مار تو شکو چرخ سر ٹوٹ کر گرتے ہیں سارے شکو</p>

<p>۱۰۱ خواب بنات کو دیکھا ہوں سینہ پر ہنسی سے بھرنا ہنسی کا سہارا حسن بزم کا بھی گریبان تھا</p>	<p>۱۰۲ کیوں نہ ہوں کہ نام نہاد دہی میں سے سو آٹھ نہیں کہے گئے گویا گویا سیر کر کے تو اگر گویا گویا</p>	<p>۱۰۳ عین شکر کا جہان تیار کبیر نے ہنسی سے بھرنا جی چاہا کہ دیکھیں سر آتی جی چاہا کہ دیکھیں سر آتی</p>
<p>۱۰۴ حضرت فاطمہؑ بادیہ تربیتی تھیں دلہہ اک ہاتھ تھا اک ہاتھ سریشی</p>	<p>۱۰۵ اتم سبط رسولؐ مدنی کرتی ہو مین تو ہوں جین مین تو بدگنی کرتی ہو</p>	<p>۱۰۶ یاں تو شور و دقرا و دہل ہوتا تھا وا حسینا کا ادھر راز و دہن غل ہوتا تھا</p>
<p>۱۰۷ جگ بھی بالوں اور جگر بھی سب کچھ بچہ بچہ بچہ رو و زبانی نہیں بچہ بچہ بہلک بزم سے کچھ بچہ بچہ</p>	<p>۱۰۸ ہند فاش ہوئی آٹھ گنا باگمان فوج سے مدد کی ہوئی اور تاشا ہوں کا چوڑا گویا غل تاشا ہوں کا چوڑا گویا</p>	<p>۱۰۹ اب سوراخ لہجہ سے بچہ بچہ قین کر بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ</p>
<p>۱۱۰ حق سے فریاد کو اب ہاتھ لگاتی ہوں یا علیؑ عرش کے پاس کو ہلاتی ہوں</p>	<p>۱۱۱ دہل فتح کی آواز سے دل ہاتھ بھڑکتی خلق کی کڑ سے کھو دھلتے</p>	<p>۱۱۲ تھی تزلزل مین زمین پاپو سورا ہوا دور تک جھاؤن نظر آتی تھی تلواری</p>
<p>۱۱۳ داری میں ہے کیوں کھولیں دھڑکے عین بچہ بچہ بچہ بچہ شکر گئی تھی بچہ بچہ بچہ شکر گئی تھی بچہ بچہ بچہ</p>	<p>۱۱۴ صاف رنگ کے جادو دار شکر کا دھڑکے بچہ بچہ گھوڑے دھڑکے بچہ بچہ سین دیکھان بچہ بچہ</p>	<p>۱۱۵ دھڑکے بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ</p>
<p>۱۱۶ اسد شکر سے فسر زند کو انداز مین محمدؐ کے جگر بند کو انداز</p>	<p>۱۱۷ ڈھیر پھولوں کے تین تین گدے فاطمہؑ بیٹی تھیں دشمن دین ہنستے</p>	<p>۱۱۸ فاطمہؑ روتی ہن اور شیر خدار دین سر بہہ شد لولاک جدار دق دین</p>

[illegible]

<p>کون سا نظر آتی تھی کون سا نظر آتی تھی کون سا نظر آتی تھی کون سا نظر آتی تھی کون سا نظر آتی تھی کون سا نظر آتی تھی</p>	<p>حال ان کا کیا ہو گیا ہو گیا نہیں معلوم ہوا یا نہوا یا ہو گیا نہیں معلوم ہوا یا نہوا یا ہو گیا</p>	<p>ان سے ہونے والی باتوں کی باتوں ان سے ہونے والی باتوں کی باتوں ان سے ہونے والی باتوں کی باتوں</p>
<p>کامل پاک سے لگ کر جہان کی ہر گلی شہر کی خوشبو سے مملکت کی ہر گلی شہر کی خوشبو سے مملکت کی</p>	<p>سال اٹھارواں یہ راس آگیا موت دینے سے پروردان پر چھایا موت دینے سے پروردان پر چھایا</p>	<p>اونٹ پر کتنی تھی مان شہر کو گھوڑوں بھیسے بوجھ کو غلام مشہر ابرہہ بھیسے بوجھ کو غلام مشہر ابرہہ</p>
<p>کے لئے تم سے جگر سینے میں تنق اس کا کاروں محمد کو قلع ہو گیا اس کا کاروں محمد کو قلع ہو گیا</p>	<p>بازو سے سبط رسول تھی کا سر محمد کا وہ تھا اور یہ علی کا سر محمد کا وہ تھا اور یہ علی کا</p>	<p>سن میں یہ کم تھے کہ نہ تو نہ دودھ پینے کے تھوڑے میں دھن کو دودھ پینے کے تھوڑے میں دھن کو</p>
<p>ہائے شیریں دہنی غنچہ دہانی بے سبب قتل ہوا ہائے جوانی بے سبب قتل ہوا ہائے جوانی</p>	<p>سب براتی بھی سناؤ نہ نظر آتی کس غم سے دامن بیاہو جاؤ کس غم سے دامن بیاہو جاؤ</p>	<p>رو کے کتنی تھی کہ صدقہ محکمہ داری نیز سے مری بہت ہو داری نیز سے مری بہت ہو</p>

<p>۴۵۴ ہند کے غوسے دیکھا تو کیا ہو ہاتھ بھی بندھے تین بار بار حق بجانب آٹھا دے کہیں سے مندیان سوجی تین بار بار</p>	<p>۴۵۵ حرف جاگروں نہ رہی نہ رہی الم لہو پی راہ و کلام غم زمین کی راہ و ادوار غم زمین کی راہ و ادوار غم</p>	<p>۴۵۶ دودھ آزا ہو مری چھوٹی ہاتھ پھیلائی پران پاس بال کچے ہو کر زلفوں سے سنوار میں سے دلدار سے آجیو کرار</p>
<p>۴۵۷ ہر قدم ہائے کف پاستہ لوہا خار چھپے ہیں پونہ سے نہیں کھانا</p>	<p>۴۵۸ بھو لکر منہ سے نہ ہو ہے ترخو حاکم شام غضب ہو گا جو آنسو</p>	<p>۴۵۹ کیسے چپ ہو گئے ہلستے ہو رہے امان قربان کمان ات کو تو ہو</p>
<p>۴۶۰ کی جوانی کا ستیگر کیسے کہتے ہو عابد سے خزاں گر بھی جہم سے تیار ہیں نہ تو پیل ہیں تیار ہیں</p>	<p>۴۶۱ کیا قیاس ہے کیا پیر کی کلمہ ذبح ہو باپ سے نہ پیر کبھی تک کر جو چاہا وہ بے شام نہ چھو چھاؤں</p>	<p>۴۶۲ دیکھ کر روتے تھے اس مگنی کا نوین آگاہ صد دیکھا جلا ہوا سہیل سارے عالم کا شہنشاہ</p>
<p>۴۶۳ بیریاں پلے ہے رفتار کا مقدمہ طوق کا بوجھ کمان گردن بخور کمان</p>	<p>۴۶۴ واہ رے ضبط کہ کچھ منہ سے نہ فریاد تنگے سر چاک گریبان چار کمان</p>	<p>۴۶۵ طوق یہ تنگ ہے گردن کمان بیریاں پلے ہے گردن کمان</p>
<p>۴۶۶ دل بھر آتا ہو چھوڑ دیکھا جانا دل بھر آتا ہے تین قدم سے کھلا جانا کوئی بھی کیانی ہے اسے کھلا جانا کوئی بھی کیانی ہے اسے کھلا جانا</p>	<p>۴۶۷ چندون غم میں کس کو چندون غم میں کس کو چندون غم میں کس کو چندون غم میں کس کو</p>	<p>۴۶۸ حالت کو تو نہیں بد دین کی طرح زرد میں بان ہو ہے پردہ تو خوار بہشت کوئی دوست کوئی</p>
<p>۴۶۹ کوئی بیدار اگر سنت بھی کہ جانا بس قہر چلتا نہیں منہ دیکھ کے رہ جانا</p>	<p>۴۷۰ طوق کیوہ سے سینے میں نجوم کبھی کھٹا ہے کبھی خاک پر گر جانا</p>	<p>۴۷۱ کبھی اشتر کہ طرف مڑ کر سپر کو دیکھا کبھی پڑی کو جو باپ سے سر کو دیکھا</p>

<p>۴۹۰ دیکھتی تھی آنکھیں بے پروا نہ دیکھتی تھی آنکھیں بے پروا دل کوئی تھا نہ کوئی تھا کوئی لپٹا تو ہو گیا تھا</p>	<p>۴۹۱ ہنسنے لگے نزدیک بن گئے کس طرح اپنے بندے بازو دوں بجائی ان بی کا تھاکوں کا کھیل نہ آؤں اسادوں میں نہ آؤں</p>	<p>۴۹۲ بن جی شادی عورت بے پروا جلد خالق کے آؤں میں جا کے چاہ کوئی ہے تو نام نہ آؤں جس کے لئے تو نام نہ آؤں</p>
<p>۴۹۳ غل جھڑکی دہائی کا خد کی نوید وحسینا کی صدا و اسنا کی نوید</p>	<p>۴۹۴ مگر دل ہو تھا ہے والہ چیب اجنبی تو نہیں معلوم مجھے ہوتی تو</p>	<p>۴۹۵ کیا کون اس سے کوئی بات تو نہ کہ اپنے بھائی کے نسب مجھ آگاہ کہ</p>
<p>۴۹۶ اب شہر پناہ تیرا پناہ جان نہ رہا کیسی بے پروا پیرہ کہے رہا اس پر</p>	<p>۴۹۷ ہوا اس کی بازو سر پہ یا اسی نیو وہ ہو چکا ہے کسی فیدی کی نہیں کیا کس طرح بچوں کو تو نہ کیا</p>	<p>۴۹۸ لوگو اس کو نہ دیکھتی تھی بہن کی نام پر چلے گئے سخت جان میں بے پروا ملن آواز و غلام و گنہگار</p>
<p>۴۹۹ بلوہ عام میں سڑتی آئی تھی وہ بالوئین چہرہ انور کو چھپاتی تھی</p>	<p>۵۰۰ کو صورت بھی کسی شخص نے پہنائی کون کہتا ہے کہ یہ قوم کی سدا ہی</p>	<p>۵۰۱ بھائی رکھتی ہوں کوئی آؤ نہ رکھتی صورت لالہ کی داغ جگر رکھتی ہوں</p>
<p>۵۰۲ تیرا تیرا ہوا تھا چہ چہ بازو سے تیرا کپڑا جس کے لئے تیرے ہر خواہم پہنائی منہاج کفن آؤں پہ</p>	<p>۵۰۳ مضطرب ہوں کہ تو آؤں جلد جا کر کوئی تو چھوڑے منہ سے ایک اس کی نے جب کہ کیا حضرت</p>	<p>۵۰۴ صاحب دربار بی بی کی کشتی میں بیٹھ چکے ہیں کب قلم دار نہ کہے ہے بھائی کو باؤں کا غلام</p>
<p>۵۰۵ انس ایسا بھی بہن بھائی میں کہ دیکھ کر اس کی طرف شاہ کا سر دوا</p>	<p>۵۰۶ منہ سے بولو کہ حقین خالق کی قسم مری بی کو بڑا آپ کا غم ہے بی</p>	<p>۵۰۷ سر بہانہ نرے ہے دان فالک تیرا نام کیا آسکا جتاؤں کہ جگر چھتا ہے</p>

<p>خداوند عالم که در بارگاهش خداوند عالم که در بارگاهش خداوند عالم که در بارگاهش</p>	<p>خداوند عالم که در بارگاهش خداوند عالم که در بارگاهش خداوند عالم که در بارگاهش</p>	<p>خداوند عالم که در بارگاهش خداوند عالم که در بارگاهش خداوند عالم که در بارگاهش</p>
<p>خداوند عالم که در بارگاهش خداوند عالم که در بارگاهش خداوند عالم که در بارگاهش</p>	<p>خداوند عالم که در بارگاهش خداوند عالم که در بارگاهش خداوند عالم که در بارگاهش</p>	<p>خداوند عالم که در بارگاهش خداوند عالم که در بارگاهش خداوند عالم که در بارگاهش</p>
<p>خداوند عالم که در بارگاهش خداوند عالم که در بارگاهش خداوند عالم که در بارگاهش</p>	<p>خداوند عالم که در بارگاهش خداوند عالم که در بارگاهش خداوند عالم که در بارگاهش</p>	<p>خداوند عالم که در بارگاهش خداوند عالم که در بارگاهش خداوند عالم که در بارگاهش</p>
<p>خداوند عالم که در بارگاهش خداوند عالم که در بارگاهش خداوند عالم که در بارگاهش</p>	<p>خداوند عالم که در بارگاهش خداوند عالم که در بارگاهش خداوند عالم که در بارگاهش</p>	<p>خداوند عالم که در بارگاهش خداوند عالم که در بارگاهش خداوند عالم که در بارگاهش</p>

و کجی و اور شرم کیا همین د کجی انز
اب نور بارین سر تنگی یو جائین

<p>دین پرستوں کی طرح سیر کا جو حال ہے نہایت پریشان ہے نہایت پریشان ہے</p>	<p>عجب آدھی آواز خداوندی مان کرنا حال غم کا دیکھ کر آواز کوئی نہایت پریشان ہے</p>	<p>جگو معلوم نہیں ذکر ہمارا یہ ہے اکرمین آل محمد کا اشارہ یہ ہے</p>
<p>راہ بابا علی سرکار جہانگیر دین پرستوں کی طرح نہایت پریشان ہے نہایت پریشان ہے</p>	<p>فراڈ قاطعہ لٹو الیا سارا اس نہایت پریشان ہے نہایت پریشان ہے</p>	<p>کیا نہ تھا یہ حال نہایت پریشان ہے نہایت پریشان ہے</p>
<p>ان کو کس کے حال میں نہایت پریشان ہے نہایت پریشان ہے</p>	<p>دوست عالم فانی نہایت پریشان ہے نہایت پریشان ہے</p>	<p>خوب نصیر رسول عربی کرتا ہے نہایت پریشان ہے نہایت پریشان ہے</p>
<p>ان کو کس کے حال میں نہایت پریشان ہے نہایت پریشان ہے</p>	<p>کون کون سے نہایت پریشان ہے نہایت پریشان ہے</p>	<p>نہایت پریشان ہے نہایت پریشان ہے نہایت پریشان ہے</p>
<p>کاٹ کر حضرت نصیر کا سر لائے ابھی دربار میں ناموس حسین کے ہیں</p>	<p>اتہ قیدی ہوں سن بستر ہو پاسی جس کی آیت میں ہر قوم اس کی</p>	<p>دست نہ ہر آیت سر نہ خوش ہو نہایت پریشان ہے نہایت پریشان ہے</p>

<p>خداوند کو پکارتی زبانی اسے بلاؤ لہذا فاطمہ کا نور ہون بی بی کی بی بی ہون کیا وہ بین ہون</p>	<p>خداوند کو پکارتی زبانی خداوند کو پکارتی زبانی خداوند کو پکارتی زبانی خداوند کو پکارتی زبانی</p>	<p>خداوند کو پکارتی زبانی خداوند کو پکارتی زبانی خداوند کو پکارتی زبانی خداوند کو پکارتی زبانی</p>
<p>خانہ سید لولاک میں کوئی نہ رہا ہاے اب بچہ بن پاک میں کوئی نہ رہا</p>	<p>کام آئے کہ یہ بھی ترے کام آئے حشر کے دن تجھے فردوس میں بھال</p>	<p>طوق دہر گیر کو اور عابد لکیر کو رسن ظلم کو اور شاہ کی تشریف کو</p>
<p>پند سندی کو پکارتی زبانی بال سجد اور پند سندی اور چلائی ہوئی زبانی جلد نہاؤ کہ شہزادان رون</p>	<p>یک نخت کو پکارتی زبانی والکندہ کو پکارتی زبانی مکبوت کو پکارتی زبانی مہرے دہن کو پکارتی زبانی</p>	<p>پند سندی کو پکارتی زبانی سولی ایسی ہی دہی کو پکارتی زبانی سکین بی بی کو پکارتی زبانی سین بی بی کو پکارتی زبانی</p>
<p>شنگے سر جاو لگی بے ہر آقا زبا کسا پردہ کہ بنی زادی کا پردہ نا</p>	<p>بے ردا ز نیب کا تو تم میں ہو پاس میرا ہے بنی زاد لون کا پاس</p>	<p>ہاتھ بندھو ایسے حاصل ترا کیا لینے رحم کرتے ہیں بیوی نہ کہ دکھ دیتے</p>
<p>حکیمین سر گیا فاطمہ مالہ واہ تا با فاطمہ سر گیا فاطمہ مالہ واہ چو بی بی دریا میں نہایت وہ اجاں گر چہ بی بی دریا میں نہایت وہ اجاں</p>	<p>اب بن گھوٹ کو پکارتی زبانی اب دہا کو پکارتی زبانی روح زبانی کو پکارتی زبانی روح زبانی کو پکارتی زبانی</p>	<p>پند سندی کو پکارتی زبانی پند سندی کو پکارتی زبانی پند سندی کو پکارتی زبانی پند سندی کو پکارتی زبانی</p>
<p>رد کو چلائی میں اس شکل کے قربا لگی میرزا قاکا ایسی سر پہ میں پیا لگی</p>	<p>نہ سمجھنا کہ حسین ابن علی کو مارا تو نے بیان کیا نہ تھرا کو بنی کو مارا</p>	<p>ابو واجب ہیں اسیر و پند عاقبتی نہ کھکا تھو نہ میں تو لگی بلا میں تری</p>

<p>۱۰۰ جس کو چاہے وہ اپنے دل سے کہے جو کہے وہ کہے جو کہے وہ کہے جو کہے</p>	<p>۱۰۱ جس کو چاہے وہ اپنے دل سے کہے جو کہے وہ کہے جو کہے وہ کہے جو کہے</p>	<p>۱۰۲ جس کو چاہے وہ اپنے دل سے کہے جو کہے وہ کہے جو کہے وہ کہے جو کہے</p>
<p>۱۰۳ جس کو چاہے وہ اپنے دل سے کہے جو کہے وہ کہے جو کہے وہ کہے جو کہے</p>	<p>۱۰۴ جس کو چاہے وہ اپنے دل سے کہے جو کہے وہ کہے جو کہے وہ کہے جو کہے</p>	<p>۱۰۵ جس کو چاہے وہ اپنے دل سے کہے جو کہے وہ کہے جو کہے وہ کہے جو کہے</p>
<p>۱۰۶ جس کو چاہے وہ اپنے دل سے کہے جو کہے وہ کہے جو کہے وہ کہے جو کہے</p>	<p>۱۰۷ جس کو چاہے وہ اپنے دل سے کہے جو کہے وہ کہے جو کہے وہ کہے جو کہے</p>	<p>۱۰۸ جس کو چاہے وہ اپنے دل سے کہے جو کہے وہ کہے جو کہے وہ کہے جو کہے</p>
<p>۱۰۹ جس کو چاہے وہ اپنے دل سے کہے جو کہے وہ کہے جو کہے وہ کہے جو کہے</p>	<p>۱۱۰ جس کو چاہے وہ اپنے دل سے کہے جو کہے وہ کہے جو کہے وہ کہے جو کہے</p>	<p>۱۱۱ جس کو چاہے وہ اپنے دل سے کہے جو کہے وہ کہے جو کہے وہ کہے جو کہے</p>

<p>۱۰۰</p> <p>نزدان کیسے نجات دلاؤ اور اس پر کڑیاں شکنے نہ رو دو دیو اور اس پر کرنی میں رہیں کہ میں اس کو چھینے میں رہیں کہ میں اس کو</p>	<p>۱۰۱</p> <p>تو کچھ سنا نہیں کہو مگر اس کا جنگل میں کہ گاندنی کو لایا ہے موتی جو قیدی ہے اس پر غم و غل انہیں دھن کا دل لازم ہے</p>	<p>۱۰۲</p> <p>رو صین چکار تی تھیں کہ ادا کی ہیں نالے دلوں کے تھو کہ قفس در قفس ہیں تھا مارا لو غم میں پھر پھر نوسے تھے چکرات ادا کی ہیں</p>
<p>۱۰۳</p> <p>ناتق نگاہان سپہ تن پاش پاش کا کیا حال ہوگا اگر مرد کی لاش کا تو کچھ سنا نہیں کہو مگر اس کا جنگل میں کہ گاندنی کو لایا ہے</p>	<p>۱۰۴</p> <p>بر دم شریک حال بجا در زمین بروہ نگار باہر در زمین تو کچھ سنا نہیں کہو مگر اس کا جنگل میں کہ گاندنی کو لایا ہے</p>	<p>۱۰۵</p> <p>غل تھا یہ لوندیو میں کہ قاسم جی بکے پکار تے تھے کہ بابا سے جیت تو کچھ سنا نہیں کہو مگر اس کا جنگل میں کہ گاندنی کو لایا ہے</p>
<p>۱۰۶</p> <p>تو کچھ سنا نہیں کہو مگر اس کا جنگل میں کہ گاندنی کو لایا ہے موتی جو قیدی ہے اس پر غم و غل انہیں دھن کا دل لازم ہے</p>	<p>۱۰۷</p> <p>تو کچھ سنا نہیں کہو مگر اس کا جنگل میں کہ گاندنی کو لایا ہے موتی جو قیدی ہے اس پر غم و غل انہیں دھن کا دل لازم ہے</p>	<p>۱۰۸</p> <p>تو کچھ سنا نہیں کہو مگر اس کا جنگل میں کہ گاندنی کو لایا ہے موتی جو قیدی ہے اس پر غم و غل انہیں دھن کا دل لازم ہے</p>

<p>۱۷۱</p> <p>زیر آلودگی تو بنی ہو کر چرخ چرخے چرخے میں بلبلان ہو گیا کئی تو بگا پہاڑوں کو شست خنجر چھوڑا بسہرے چوٹیں پر کھڑا</p>	<p>۱۷۲</p> <p>تو دیکھ قید خانہ جہانگشاہ راست میں کسی فرق تھا ازمنہ کرتی تھی جان نہ ہو خجائے کدین محل سے چل کر نکلو دین چل</p>	<p>۱۷۳</p> <p>سایہ بسن کر کے گی تن پاش پاش شر جانو دے ہے بھان کر لاش خشا ندین کوئی سر زار و گشت دینا نہ ہے نہ پاش پاش</p>
<p>۱۷۴</p> <p>عورت یہ کوئی ہے کہ جان پی کوتی شب بھر تڑپ کے برادر کو روتی ان بیچین کوئی کی جگہ فرشتہ بپ کی سو دم نہیں فر</p>	<p>۱۷۵</p> <p>عند سے جب جب بھو ہو میں رات کو یہ لوگ کو نئے ہیں جو رستہ ہیں رات کو اب اس پر ہوتی ہے نہ کوئی آہ نیا درویش کا بیت اس کی پناہ</p>	<p>۱۷۶</p> <p>دینا سے کاسق کوئی نہ رہا گیا ہوئی سو دم میں کا تو ہم ہو گیا اس کوئی نہ جانے کوئی نہ جانے ماں کوئی نہ جانے کوئی نہ جانے</p>
<p>۱۷۷</p> <p>مانے ہے عند کوئی پدر کو میں ہے شاہد ملی ہوئی تھی بہت اپنے باپ خشتی ہوئی تین چار پہاڑوں میں منصف ہو کھڑے ازمنہ میں</p>	<p>۱۷۸</p> <p>ہر دم سدا میں سینہ زنی کی بلندی اس کا حرم ہے کہ جو زمانہ میں یہ جا کو جو جو کوئی نہ جانے یہ جا کو جو جو کوئی نہ جانے</p>	<p>۱۷۹</p> <p>تو اس کے حرم کے گھر کو یہ جا کو جو جو کوئی نہ جانے یہ جا کو جو جو کوئی نہ جانے یہ جا کو جو جو کوئی نہ جانے</p>
<p>۱۸۰</p> <p>لیونکر نہ غم رہے کہ خوشی دل ہو خوش بچپن کے سر پہ باپ سو کو تو موت یہ جا کو جو جو کوئی نہ جانے یہ جا کو جو جو کوئی نہ جانے</p>	<p>۱۸۱</p> <p>تو اس کے حرم کے گھر کو یہ جا کو جو جو کوئی نہ جانے یہ جا کو جو جو کوئی نہ جانے یہ جا کو جو جو کوئی نہ جانے</p>	<p>۱۸۲</p> <p>تو اس کے حرم کے گھر کو یہ جا کو جو جو کوئی نہ جانے یہ جا کو جو جو کوئی نہ جانے یہ جا کو جو جو کوئی نہ جانے</p>

<p>چنگ ایک ہنسنے پر لڑتے چنگ کیسے کیوں تنہا تیری زور خدا شب کو تنہا تیری بھی زیادتی طرد حلا کے رو بہی بھی بد کردہ رہا</p>	<p>جسدم نہایت پر دستگیر بولی خاک کے واسطے عورت پر اسکے کچھ شہر جو خلق کا نام اسکے کچھ شہر میں ہیں خاص نام</p>	<p>جبر رشتہ میں کہ ایسے فتنیں دیا جبر رشتہ میں کہ ایسے فتنیں دیا جبر رشتہ میں کہ ایسے فتنیں دیا جبر رشتہ میں کہ ایسے فتنیں دیا</p>
<p>کستی مٹی ڈنڈ دھتی ہونے متفقین بلوہ واکچو مٹی دے بابا حسین</p>	<p>فرزند ہستی کا دیا کوئی نہیں اسکے حرم اس پر ہون کچھ کچھ نہیں</p>	<p>چمکین تو سر جگت صف پہا میں چارین آقا کین تو آگ دریا میں چارین</p>
<p>حسین تیرا کیا جلد چانی تیرا کیا بولی وہ خوش حسین تیرا کیا بولی وہ خوش حسین تیرا کیا بولی وہ خوش</p>	<p>حسین تیرا کیا بولی وہ خوش حسین تیرا کیا بولی وہ خوش حسین تیرا کیا بولی وہ خوش حسین تیرا کیا بولی وہ خوش</p>	<p>حسین تیرا کیا بولی وہ خوش حسین تیرا کیا بولی وہ خوش حسین تیرا کیا بولی وہ خوش حسین تیرا کیا بولی وہ خوش</p>
<p>پیا سا ہوا شہیدی شور و شین کا وارث کا اُسکے نام مقرر حسین کا</p>	<p>وہ بھی علی کم نہیں کچھ آن بانی ڈنکا ہوا اسکے نام کا سارے دہانے</p>	<p>پردانہ ہین وہ شمع جمال امام پر عزت پہ نام دیتے ہیں شہر ہین نام پر</p>
<p>بی بی شہزادہ حسین کا ہوئے وہ حسین حسین کا کچھ خود بخود جہاں حسین کا ہوئے وہ حسین حسین کا</p>	<p>کچھ خود بخود جہاں حسین کا کچھ خود بخود جہاں حسین کا کچھ خود بخود جہاں حسین کا کچھ خود بخود جہاں حسین کا</p>	<p>اور اسکے اور حسین کا اور اسکے اور حسین کا اور اسکے اور حسین کا اور اسکے اور حسین کا</p>
<p>کیون مضطرب صد آگائے ہم ہون ہر کو کین نہ قید اُسکے حرم ہون</p>	<p>صد سے پھٹ کر یہ خاک شعلہ خور اُسکے زمین جو خاک پُرسا لہو کر</p>	<p>طاقت خدا کی بخشی ہر اک لہو کر لہو لہو مار لیتے ہیں میدان میں شہر کو</p>

مرثیہ جہانگیر
۱۰۰

۱۰
قافہ الف غزل
۱۰

<p>۱۰ ہیں پناہ چاہو اور غائب کوہ گلزار جہان سے چلو غائبانہ طور سے غائب سب سے بڑا کائنات کا</p>	<p>۱۰ کیا اقسام حضرت شریف اک صبح بیدار ہوئے کوہ مبارک پر کھڑے ہوئے پہاڑوں پر کھڑے ہوئے</p>	<p>۱۰ خداوند دہ جہان کا دنیا کو مال و دنیا سب کچھ دینا دنیا کو مال و دنیا</p>
<p>۱۰ ہو ملک کی ہوس کہیں اس کے نام تھا وہ شہر چین کے کوٹ کو شام کو</p>	<p>۱۰ پہاڑوں میں جب کھڑے ہوئے نکلا فلک یہ جہر مگر کائنات ہوا</p>	<p>۱۰ حاجت روا ہیں کہ میں صغیر و کبر غبار ہیں یتیم کے وارث ہر</p>
<p>۱۰ ہیں شاہ دین کا نام غلام پہنچا شہنشاہین کا بار و دربار</p>	<p>۱۰ کجا پناہ ہوئی فطرت درخت واحد ہو کر اسیر کی ہوئی</p>	<p>۱۰ کیا حشر ہوئی اس حکم مطلق خلق حسن و عیسا علی علیہ السلام</p>
<p>۱۰ اکبر جہانگیر کا نام ہے اس قباب کا ہر شکل ہے جناب رسالت اک کا</p>	<p>۱۰ زنان کمان کمان حرم پاک نام دینا میں یہ کہ وہ ہیں بشارت نام</p>	<p>۱۰ عالم میں فیض دلبر شاہ بخت ہے یہ سلسلہ سخی کا اٹھیں کھیت ہے</p>
<p>۱۰ ہیں شہنشاہین کا نام ہیں شہنشاہین کا نام</p>	<p>۱۰ ہیں شہنشاہین کا نام ہیں شہنشاہین کا نام</p>	<p>۱۰ ہیں شہنشاہین کا نام ہیں شہنشاہین کا نام</p>
<p>۱۰ ہوں تو ہوں تین تباہ سوال شوکت ہے مگر تفسی کی تو عین تباہ</p>	<p>۱۰ ہے خاک رمال جناب میر کا نرت ہے مہر شمس کی ہر تکیہ فقیر کا</p>	<p>۱۰ اس نام پاک سے برکت ہو جہان عقد و کھول دیتے ہیں سب آن بان</p>

<p>۱۰۵ سکھ کلام از منہ غمگین کیا خاک بکھڑا منہ غمگین کیا وان جا کاراد ہو تو کجا بکھڑا سکھ کلام از منہ غمگین کیا</p>	<p>۱۰۶ کلیں سونے کی چوٹی پر چڑھ کر دل نہ دیکھا کہ کس نے کیا کیا کلیں سونے کی چوٹی پر چڑھ کر دل نہ دیکھا کہ کس نے کیا کیا</p>	<p>۱۰۷ تو نے تو نے کیا کیا کیا کیا تو نے تو نے کیا کیا کیا کیا تو نے تو نے کیا کیا کیا کیا تو نے تو نے کیا کیا کیا کیا</p>
<p>۱۰۸ فریاد وان تو رہتی ہر صبح و شام لوگ حیرت کرتے ہیں ایسے مقام سے</p>	<p>۱۰۹ وہ قافلہ سچین نہیں لکھد مجھے ہر اعز زبھی تو نہ ہوتا یہ غم مجھے</p>	<p>۱۱۰ کھلتی نہ تھی خبر جو شہر مشرق میں کھلتی نہ تھی خبر جو شہر مشرق میں</p>
<p>۱۱۱ بیکار ہو کر میں بھی اتنا افسوس بیکار ہو کر میں بھی اتنا افسوس</p>	<p>۱۱۲ تو نے تو نے کیا کیا کیا کیا تو نے تو نے کیا کیا کیا کیا</p>	<p>۱۱۳ داخل نہ ہوں میں یہاں تک کہ داخل نہ ہوں میں یہاں تک کہ</p>
<p>۱۱۴ ہے زندگی جو خیر سے کچھ دن گزرتا سن لیچو کہ دیکھ کسی روز مرگے</p>	<p>۱۱۵ وہ سو اس کیلک ہے نہ کیوں دیکھ کر جب میں نے دیکھا تو میں نے کس پر</p>	<p>۱۱۶ میں جیت رہی ہوں یہاں تک کہ میں جیت رہی ہوں یہاں تک کہ</p>
<p>۱۱۷ بول رہی ہے کہ ہو گیا جانے کی بول رہی ہے کہ ہو گیا جانے کی</p>	<p>۱۱۸ اجانادہ کار یہی ہے کہ اجانادہ کار یہی ہے کہ</p>	<p>۱۱۹ میں جیت رہی ہوں یہاں تک کہ میں جیت رہی ہوں یہاں تک کہ</p>
<p>۱۲۰ کچھ لیٹا ہوا ہے کہ ہر صبح و شام دوڑ رہی ہے کہ ہر صبح و شام</p>	<p>۱۲۱ میرے یہ ہے کہ انکو ذرا دیکھ اور میرے یہ ہے کہ انکو ذرا دیکھ اور</p>	<p>۱۲۲ انسان کا دل تو نہ ہو کہ پھر انسان کا دل تو نہ ہو کہ پھر</p>

<p>۴۷۱ دل پر مہر کی جاکر دی ہو جاگرتی سوئے ہو اور ہے ہوا شاہد جاگرتی بے بی چلی ہیں جانب زندان برہنہ بے بی چلی ہیں آواز نہ پاؤں کوئی ذرا</p>	<p>۴۷۲ کچھ فاسد ہوئی اچھی زبان ہو گئی زبانی ہے دان سخن بر سر کی کیا چھائی پہاڑ مار کے بولی وہ لفظ اب بجان بجان کھل کر بھگا</p>	<p>۴۷۳ بے بی چلی ہیں سر در گرجا دار کے کھل رہی ہیں کھجور کی بے بی چلی ہیں کھجور کی بے بی چلی ہیں بے بی چلی ہیں بے بی چلی ہیں</p>
<p>۴۷۴ خدام اہتمام میں کوشش کریں فراش جلد میں قیامین کھڑی کریں</p>	<p>۴۷۵ اے موت بخت شاہ ولایت پر رحم کر لہو سے زمین مری غربت پر رحم کر</p>	<p>۴۷۶ اٹھا جائے گے تو اُدھر تھک کر رہے آنکھوں پر پانی دامن گوشہ پر رہے</p>
<p>۴۷۷ پسک بند و بست کی ہوئے چپے دربان بے کھڑی ہوئے چپے زندان لکھن میں قیامین چپے بے بی چلی ہیں چپے چپے چپے</p>	<p>۴۷۸ جلا کمان میں دل دھڑک رہا ہے لگی رات و دن کھچ رہا ہے گونہ بھی پائی ہوئے چپے بے بی چلی ہیں چپے چپے چپے</p>	<p>۴۷۹ بیات لکھو انہی گھان چپے یان خاک ننہی چپے چپے بے بی چلی ہیں چپے چپے چپے بے بی چلی ہیں چپے چپے چپے</p>
<p>۴۸۰ کیوں چنچ یان تو دھوم ہو رہی تھام اور سنگے سر ہون قید میں نہیں تھام</p>	<p>۴۸۱ احسان کراؤ زمین فلک کی ستانی جو پردہ پوش خلق تھا میں اُس کی حانی</p>	<p>۴۸۲ نامے حرم کے سب کچھ دکھا گئے رکھا قدم جو در میں تو دل تھر تھر گئے</p>
<p>۴۸۳ جاگاہ بیکار ہوئے چپے اور چپے چپے چپے چپے بہار عورتیں چپے چپے منہ دیا چپے چپے چپے</p>	<p>۴۸۴ منہ کر کے چپے چپے چپے بولی چپے چپے چپے سڑی ہوئے چپے چپے اور بے بی چلی ہیں چپے</p>	<p>۴۸۵ جب داخل خراب ہوئی بے بی چلی غلامت دیکھی بے بی چلی دیکھو تو نو دیکھو بے بی چلی دیکھو تو نو دیکھو بے بی چلی</p>
<p>۴۸۶ کہتی تھی شاہک لکھن میں یوں مڑے تھے جیسے کسی عزیز کے برے کو جاؤ تھے</p>	<p>۴۸۷ پھرتی ہوں مصطفیٰ میں چپے چپے یا با تھاری بیٹی کی سر پر رہ نہیں</p>	<p>۴۸۸ روئی قیدی نوئی صدائیں بلند ہیں کھلتا نہیں کہ کوئے جبر میں بلند ہیں</p>

<p>۴۴۴ ایک چور قوتی بن برحق جہنگل پر پھرتی تھی اسے کیا دیکھا کہ ایک خانہ سالو کا بیٹا سینہ پر خاک پہ پاؤں دھکا</p>	<p>۴۴۵ ایک تیرا چور بن چکا تھیں تیرے تیرے تیرے تیرے ایسا تیرے تیرے تیرے تیرے سریت تیرے تیرے تیرے تیرے</p>	<p>۴۴۶ ایک تیرا چور بن چکا تھیں تیرے تیرے تیرے تیرے ایسا تیرے تیرے تیرے تیرے سریت تیرے تیرے تیرے تیرے</p>
<p>تپ بین بھی اس کے سونے پر نوق زنجیر پاؤں میں ہے تو گر دھنیں طوق</p>	<p>جڑ بیکسی دوست نہ دشمن کی نہیں بالین پر غیر حلقہ آہن کوئی نہیں</p>	<p>اس تپ بین دواؤں کا گزرتی ہے کیوں ایسی دواؤں کا گزرتی ہے</p>
<p>۴۴۷ سر کے تپ بلی طوق حش میں جی بلی جی جی جی سر کے تپ بلی طوق حش میں جی بلی جی جی جی</p>	<p>۴۴۸ جی بلی جی بلی جی بلی جی جی بلی جی بلی جی بلی جی جی بلی جی بلی جی بلی جی جی بلی جی بلی جی بلی جی</p>	<p>۴۴۹ جی بلی جی بلی جی بلی جی جی بلی جی بلی جی بلی جی جی بلی جی بلی جی بلی جی جی بلی جی بلی جی بلی جی</p>
<p>۴۵۰ گر ک کو سانس چلتی ہو سانس پر دیسے آ رہی ہو صد آہ آہ کی</p>	<p>۴۵۱ میں جانتی تھی اور تیرے اندر اب گھلا کہ حضرت یہ تیرے</p>	<p>۴۵۲ شر کے ہندو تو نہ جانب نگاہ کی زانو پر سر جھکا لیا اور دل سے آہ کی</p>
<p>۴۵۳ ابھی میں جی بلی جی بلی جی اور دوسرے جی بلی جی بلی جی ابھی میں جی بلی جی بلی جی اور دوسرے جی بلی جی بلی جی</p>	<p>۴۵۴ جی بلی جی بلی جی بلی جی جی بلی جی بلی جی بلی جی جی بلی جی بلی جی بلی جی جی بلی جی بلی جی بلی جی</p>	<p>۴۵۵ جی بلی جی بلی جی بلی جی جی بلی جی بلی جی بلی جی جی بلی جی بلی جی بلی جی جی بلی جی بلی جی بلی جی</p>
<p>۴۵۶ لکیر زیر سرنہ ردا جسم پاک پر گردن کوں کیو نہوے لیٹا ہو خاک</p>	<p>۴۵۷ پاس کو لوگو کیا اسے تکتے ہو دور ہیہات ہتکڑی میں ہیں بچے بچے</p>	<p>۴۵۸ پابند ہوں رضا کے خداؤ مجید کا بیڑی کا کچھ گلا نہ طوق کا</p>

<p>۹۹ دکھانہ دل اس کی چوٹی پہ نہاں ہے سب بے ہوش بے ہوشی میں ہے ہر جان سداوت ہو رہی ہے ہر جان</p>	<p>۹۹ بے ہوشی میں ہے ہر جان سداوت ہو رہی ہے ہر جان بے ہوشی میں ہے ہر جان سداوت ہو رہی ہے ہر جان</p>	<p>۹۹ بے ہوشی میں ہے ہر جان سداوت ہو رہی ہے ہر جان بے ہوشی میں ہے ہر جان سداوت ہو رہی ہے ہر جان</p>
<p>۹۹ چھائی ہو کچھ دلون اور اسی ہمارے رونی منوہ زمین پر ہی نہ آسکے لگنے لگے ہیں ہر جان بے ہوشی میں ہے ہر جان</p>	<p>۹۹ بے ہوشی میں ہے ہر جان سداوت ہو رہی ہے ہر جان بے ہوشی میں ہے ہر جان سداوت ہو رہی ہے ہر جان</p>	<p>۹۹ بے ہوشی میں ہے ہر جان سداوت ہو رہی ہے ہر جان بے ہوشی میں ہے ہر جان سداوت ہو رہی ہے ہر جان</p>
<p>۹۹ یان شرم سے ہی کی نو اسی ہمارے چہرہ پہ بال کھر سے تھے باوینہ خال بے ہوشی میں ہے ہر جان سداوت ہو رہی ہے ہر جان</p>	<p>۹۹ بے ہوشی میں ہے ہر جان سداوت ہو رہی ہے ہر جان بے ہوشی میں ہے ہر جان سداوت ہو رہی ہے ہر جان</p>	<p>۹۹ بے ہوشی میں ہے ہر جان سداوت ہو رہی ہے ہر جان بے ہوشی میں ہے ہر جان سداوت ہو رہی ہے ہر جان</p>
<p>۹۹ صد تھے ہند کے جو دل در دما گری ہٹا کہ بیٹھ گئی وہ بھی خاک بے ہوشی میں ہے ہر جان سداوت ہو رہی ہے ہر جان</p>	<p>۹۹ بے ہوشی میں ہے ہر جان سداوت ہو رہی ہے ہر جان بے ہوشی میں ہے ہر جان سداوت ہو رہی ہے ہر جان</p>	<p>۹۹ بے ہوشی میں ہے ہر جان سداوت ہو رہی ہے ہر جان بے ہوشی میں ہے ہر جان سداوت ہو رہی ہے ہر جان</p>

[illegible]

<p>۱۹۱ دکھانہ دل سر پہ چھوڑ دینا میں سب پریشان ہو گیا بارب تو کبھی نہ پوچھا سادات ہو کر ہوں اپنے چاہو</p>	<p>۱۹۲ نہاؤں نے جہاں پہ لکھا سب کو یہ کہہ دینا میں نے کتنی ہی کوشش کی میں نے کتنی ہی کوشش کی</p>	<p>۱۹۳ میں نے کتنی ہی کوشش کی میں نے کتنی ہی کوشش کی میں نے کتنی ہی کوشش کی میں نے کتنی ہی کوشش کی</p>
<p>۱۹۴ چھائی کو کچھ دنوں آداسی جہاں روشن تھو زمین پر نہ آسمان</p>	<p>۱۹۵ کچھ ازل چہر پر رہا پوش کیوں نہ لوگ میرے آنے سے غافل ہوئے</p>	<p>۱۹۶ دوسے ہون چھول جن سب اچھا بچہ تھا ایک گود میں وہ بھی بچہ</p>
<p>۱۹۷ میں نے گھبراہٹ کر کیا کیا میں نے گھبراہٹ کر کیا کیا میں نے گھبراہٹ کر کیا کیا میں نے گھبراہٹ کر کیا کیا</p>	<p>۱۹۸ میں نے گھبراہٹ کر کیا کیا میں نے گھبراہٹ کر کیا کیا میں نے گھبراہٹ کر کیا کیا میں نے گھبراہٹ کر کیا کیا</p>	<p>۱۹۹ میں نے گھبراہٹ کر کیا کیا میں نے گھبراہٹ کر کیا کیا میں نے گھبراہٹ کر کیا کیا میں نے گھبراہٹ کر کیا کیا</p>
<p>۲۰۰ یان شرم سے تیری لیاوی ہلاکت چہر پر بال کچھ سے تھے باونہ خاکی</p>	<p>۲۰۱ کس نے تیرے لئے اپنی سب کچھ بندی نہ کی تیری تیرے لئے</p>	<p>۲۰۲ تو یہ سمجھ نہ دیکھیں کہ انکی عزیز ہوں شہر مرا ظلام تھا اور میں کینہ ہوں</p>
<p>۲۰۳ راوند کو شہر کی نظر آئی جو کچھ نہ سب کو تو نہ دیکھ سکا</p>	<p>۲۰۴ میں نے گھبراہٹ کر کیا کیا میں نے گھبراہٹ کر کیا کیا میں نے گھبراہٹ کر کیا کیا میں نے گھبراہٹ کر کیا کیا</p>	<p>۲۰۵ میں نے گھبراہٹ کر کیا کیا میں نے گھبراہٹ کر کیا کیا میں نے گھبراہٹ کر کیا کیا میں نے گھبراہٹ کر کیا کیا</p>
<p>۲۰۶ میں نے گھبراہٹ کر کیا کیا میں نے گھبراہٹ کر کیا کیا میں نے گھبراہٹ کر کیا کیا میں نے گھبراہٹ کر کیا کیا</p>	<p>۲۰۷ میں نے گھبراہٹ کر کیا کیا میں نے گھبراہٹ کر کیا کیا میں نے گھبراہٹ کر کیا کیا میں نے گھبراہٹ کر کیا کیا</p>	<p>۲۰۸ میں نے گھبراہٹ کر کیا کیا میں نے گھبراہٹ کر کیا کیا میں نے گھبراہٹ کر کیا کیا میں نے گھبراہٹ کر کیا کیا</p>

کینے جلالت بی بی بکیم
آمان کو چھو چھو چھو گزرتی ہو
ناتو بکری بی بی کز انو بصدلم
ایسی بی بی شادیان ہوں ہوتی ہو

شب کو تو عقد صبح کو سید زنی
بی بی دھن بی بی بی بی بی بی

پوچھا یہ ہند کہ ہوا تھا عجب
رو کیا کہ اومد کی بی بی
بریا تھا خستہ اتنی مٹی ہو کر
سردن بدھتی ہو کر تھوڑا

سندل کو بد سے خاک سماں اس کی
نود سن بس کس سن یہ آفت گزرتی

رو سے کچھ سن میں تصویق
آنکھوں کو چھو بی بی جواہ
کمانی زمین جنت بی بی نور کی

زمین جھکا کر سر کو جو چھو گئی
ابر سیرین برق تجلی چمک گئی

بڑھ کر دُرود کس کوئی ہندو
نزار قافلہ میں بی بی جلا اور
نیز بک جا کر اس خبر کی بی بی
سچا کہ آفتاب کو غلت میں جلا

گو ہے غبار آئینہ روی پاک
یڑتی ہی چھوٹ جہرہ نور کی ناک

کچھ بی بی شکل ہند کے سیر
مکر نسا بنو بی بی اصال
تھا بی بی کہ غیب سے آواز
جود ہی آواز کے گزرا تھا خیال

لاکھ آپ کو چھاپیں یہ بانی ہون
زمین بی بی ہین صاحبو ہین ہون

کولی کوئی کہ کوئی زمین جلا
مٹنے کہا کہ دھرتی خانوں روزگار
شوکت ہو نہ اور کسی کی نہ وقار
آؤ بلایا میں سے چھو کر دس

دست مرہ پہ نذر کو سناک گھر کو
قدموں پر مصطفیٰ کی نوایں گھر کو

یہ کچھ گزرتی ہو ہندو
قد کو چھو بی بی اور کچھ کما
اور بی بی شانہ ادری بی بی
جلدی کو گزرتی آقا چہ ہر

اس قیدی خیر نہیں شاید امام کو
چھوڑا کمان حسین علیہ السلام کو

پوچھی بی بی کہ ہند کی خبر
زمین بی بی کہ بی بی جلا
وقت کو غلط کر دہ بی بی نور
زمین بی بی کہ ہند کو ترا دیا ہو

نسبت اس کو دی کہ وہ ہر کچھ
جس شانے میں ہون بی بی شاد

وہ بندہ ہو کہ ہند کی مال
میں کو اور کچھ بی بی حال
نام خدا وہ صاحب جنت میں حال
گردن نشین بی بی نور زمین

گردن نشین بی بی نور زمین
اسکی تو نوٹوں کے برابر نہیں ہون

عالم میں خاک و روغن و غیرہ میں خاک و روغن و غیرہ میں خاک و روغن و غیرہ	عالم میں خاک و روغن و غیرہ میں خاک و روغن و غیرہ میں خاک و روغن و غیرہ	عالم میں خاک و روغن و غیرہ میں خاک و روغن و غیرہ میں خاک و روغن و غیرہ
یار کسی بشر پہ یہ سچ و بلا نہ ہو زینب کو دشمنوں نے بھی ایسی جفا نہ عالم میں خاک و روغن و غیرہ میں خاک و روغن و غیرہ میں خاک و روغن و غیرہ	عالم میں خاک و روغن و غیرہ میں خاک و روغن و غیرہ میں خاک و روغن و غیرہ	عالم میں خاک و روغن و غیرہ میں خاک و روغن و غیرہ میں خاک و روغن و غیرہ
ویداد جو میں سب کو ایمان سمجھتے ہیں ہم تو سر حسین کو قرآن سمجھتے ہیں عالم میں خاک و روغن و غیرہ میں خاک و روغن و غیرہ میں خاک و روغن و غیرہ	عالم میں خاک و روغن و غیرہ میں خاک و روغن و غیرہ میں خاک و روغن و غیرہ	عالم میں خاک و روغن و غیرہ میں خاک و روغن و غیرہ میں خاک و روغن و غیرہ
آئی تباہی و فساد ایمان آت گیا ہو سر حسین تو خیر سے کٹ گیا عالم میں خاک و روغن و غیرہ میں خاک و روغن و غیرہ میں خاک و روغن و غیرہ	عالم میں خاک و روغن و غیرہ میں خاک و روغن و غیرہ میں خاک و روغن و غیرہ	عالم میں خاک و روغن و غیرہ میں خاک و روغن و غیرہ میں خاک و روغن و غیرہ

<p>۱۱۸ نورسین قحط کے کیا شے کا حکم ماہی کا پتہ معلوم تھا اور وہ بھی</p>	<p>۱۱۹ بولی لائن کے لیے تیار انداس سے جھکیا اور وہ تیار</p>	<p>۱۲۰ اوجا سے اس کے اس کے فرا یا اسلام علیہ السلام</p>
<p>۱۱۹ مرکب میں اسے نہ پایا شہید نے دوڑا اور گھوڑی لاش پہ فوج جڑنے</p>	<p>۱۲۰ تھک گئی ردا میں بھی لومال و زر بھی مہندس بھی لوچنے ہو واپس گھر بھی</p>	<p>۱۲۱ اک نغ تازہ رانہ و دھو کو آدین زندہ ان میں ہم سکینہ کو لینے کو آدین</p>
<p>۱۲۱ جو کہ کیا نہ جرت احمد کا کچھ مال نہیں چلا کر لوٹ لیا کچھ مال</p>	<p>۱۲۲ میرا جان بون پہنچا نہ انوں کی نورسین سے کچھ دینی کی ہو</p>	<p>۱۲۳ وہ اسے پہنچا نہ کچھ مال میرا جان بون پہنچا نہ انوں کی</p>
<p>۱۲۲ چھوڑا جب لاش بھر دھو قحط کو دس دن بھی صفت بچھا کر دوسرے کو</p>	<p>۱۲۳ حاکم کے حکم سے وہ دھو اور خوراک منگو اور ایک دم کے لیے قید خانہ</p>	<p>۱۲۴ لوپی کو سر سے پس سر سے گر پڑی سر پر پردے کی ہر رکنے گر پڑی</p>
<p>۱۲۳ بولی سکینہ پہنچا نہ کچھ مال کھا کر طاعون کا خون کچھ مال</p>	<p>۱۲۴ اس سکینہ سے کچھ مال اس سکینہ سے کچھ مال</p>	<p>۱۲۵ کچھ مال سے کچھ مال کچھ مال سے کچھ مال</p>
<p>۱۲۴ زندہ ان میں ہم جو دوسرا پٹکتے ہیں بن باپ کے گھبان گھر کتے ہیں</p>	<p>۱۲۵ ترپنی جگر کو زہریلے دلیہر تھام کے سجھا دیا کھڑی ہو کر زہریلے تھام کے</p>	<p>۱۲۶ مگر پیر عدم کھڑت کو کچھ مال بس اب ہمارے ساتھ ہی ادی کچھ مال</p>

<p>۱۳۱۱ پیشین بین کہ جو اندیشہ سفر کا پہنچنے کے عاقل و بین خدا کی دیکھ چاک یہ پیشانی کے سبک ہو جائیں</p>	<p>۱۳۱۲ روک سکا رہی تان عجاوین کے تیرے دی صد کہ درجائے جاوے علی کے لال کی مجال خدا کی فضا کو دی نادان</p>	<p>۱۳۱۳ پیشین بین کہ جو اندیشہ سفر کا پہنچنے کے عاقل و بین خدا کی دیکھ چاک یہ پیشانی کے سبک ہو جائیں</p>
<p>۱۳۱۴ راؤ کو روئے پٹنے والی گزری جس سے خلل تھا بین تیری وہ</p>	<p>۱۳۱۵ واری اہم ساتھ ہیں دیو نہ راہین سوینا تھیں تیری و علی کی نہاہین</p>	<p>۱۳۱۶ دور ہے مجھے کہ زلیست کا نقشہ برل سہمی ہوئی تیرے کہین دم کل بخاؤ</p>
<p>۱۳۱۷ پیشین بین کہ جو اندیشہ سفر کا پہنچنے کے عاقل و بین خدا کی دیکھ چاک یہ پیشانی کے سبک ہو جائیں</p>	<p>۱۳۱۸ پیشین بین کہ جو اندیشہ سفر کا پہنچنے کے عاقل و بین خدا کی دیکھ چاک یہ پیشانی کے سبک ہو جائیں</p>	<p>۱۳۱۹ پیشین بین کہ جو اندیشہ سفر کا پہنچنے کے عاقل و بین خدا کی دیکھ چاک یہ پیشانی کے سبک ہو جائیں</p>
<p>۱۳۲۰ روشن ہو قلب نکھوین روئے نور تیری دعا بھی اہل عہد کو ضرور ہے</p>	<p>۱۳۲۱ جنت میں چین اب سحر و شام چھاتی پہ پو باب کی آرام کیجیو</p>	<p>۱۳۲۲ سہمی جہان باب کی شیدا گزری کسکو پکارتی ہو سکینہ تو مر گئی</p>

خاتمہ الطبع منجانب کلا پرواز ان مطبع

الحمد لله العالی العظیم و صلواتہ علی رسولہ الکریم و علی آلہ و اصحابہ و علی العز و الکرم
آمد آخر زبیر پر وہ تقدیر پریر جس روز سے کہ چار جلدیں مشیہ جناب ستطاب عنوان باب جناب میر میر علی صاحب
المخلص ایس اسکندہ التجوۃ الفرادیس کی مطبع فیض منیع سلطان المطالع مقبول المصار المدعو بدوہ اخذ
مطبوع ہو کر شائع ہوتی ہیں اس روز کی تمامی اہل زمانہ خصوصاً عاشقان جناب سید الشہداء علیہ السلام اور ذکر ان

خامس آل عبا علیہ التحیۃ والثناء کو یہ اشتیاق تھا کہ اگر کلیات فصیح الفصحا طبع البغا افسر الذکرین ملک الشعراء بلبل
ہند و تان عرش آشیان ملائکاب جناب میرزا ابصاحب المخلص مکتوب کتاب اللہ شراہ و جعل الجنة مشواہ
کا زیر طبع آئے دامن سید ہم لوگوں کا گل مراد سے بالامال ہو جائے فی الحقیقت کلام بلاغت نظام آن مرحوم کا ایک قلم نغم
ہے کہ سلیح عقل و حواس عاجز از عبودیت یا سید اکر ناپیدا کنار ہو کہ سلیح وہم و قیاس کا بوین معترف عجز و قصور سے طرز
نور جگہ بجا ہو کلام بداعت الہیام غلام خانہ زاد سے فصاحت کا اپنا انتقام ہی یادش بخیر جوانی کا کلام ہو نظم رنگین کج ماہر
شوخی طبیعت بات بات پر ہر کہون نور در عین جناب میرزا شمس مغفور سے تربیت پائی ہی پیر دی انکی سرسراہٹیں
میں آئی ہو بلکہ کلک قدرت نے جو پختہ بین دون تصویریں بہم نقش اول نکو انکو نقش ثانی کر دیا آخر بابا سے
مالک مطبع و مباحی جمیلہ منشی سید رضا حسین خلف سید بندہ حسن صاحب ہزار کوشش و عرق پیزی و صرف زر کیش
مطبع میں اور جلدوں کے موافق کلیات کلام روح کا ذخیرہ فراہم کیا گیا ہے تو یہ کہ کتاب حسات اسی مطبع کا کام ہی
نظر غور سے دیکھو تو احیاء اموات اسی کا نام ہے صحت بھی مہا اکمن بہت عمدہ طور سے کی گئی مگر بعض جگہ اختلاف بقول
سے مجبوری ہوئی مختصر باب پنجم جلد اول مرتبہ منشی مطبع منشی نوکشتور واقع کا پوین بسیر برستی معنی القاب جناب
منشی پراگ نرائن صاحب رائے بہا در مالک مطبع دم اقبالہ باہتمام کامل منشی بھگوان دیال صاحب
عاقل ایجنٹ ماہ پانچ سالہ امین حلیہ طبع سے آراستہ دہراستہ ہو کر مقبول انام اور حامل حاصل عام ہوئی

تاریخ طبع از مورخ کامل منشی بھگوان دیال صاحب عاقل ایجنٹ مطبع ہدایہ

لکھے اس میں نوٹس نے وہ مرتبہ ہیں	کہ ہر ایک بحر محیط الم ہے
اگر تکرار تاریخ بھری ہے عاقل	تو لکھ دو کہ دریا سے مولج اچھ ہے

ایضاً

از مخزن بحر بیان ہمایہ سبحان مولانا محمد حامد علی صاحب فسر علامہ الصبیح	بیان کر بلا واللہ بنوشت
جناب میرزا شمس اندرین جلد	رہے طو مار غما آہ - بنوشت

ای زہی تذکرہ آل نبی است

<p>کتب فقہ فارسی</p>	<p>کلیات مرآتی - در با عیات و سلام از میر قزلباش متخلص بہ مولش کامل مین جلد مین -</p>
<p>تراوالمعاد - با ترجمہ فارسی از شیخ ابوالفتح زکریا ملتقط</p>	<p>جلد اول - کاغذ سفید و خطائی -</p>
<p>رسا کہ فقہ سندہیب امامہ علامہ مجلسی -</p>	<p>جلد دوم - کاغذ سفید -</p>
<p>ترجمہ شرائع اسلام - موسوم بہ جامع رضوی از مولانا محمد رفعتی -</p>	<p>جلد سوم - کاغذ سفید -</p>
<p>جامع عیاسی بہت بابی - مع رسالہ ترجمہ الصلوٰۃ از شیخ ہا و الدین نامی -</p>	<p>مرقع غم - جلد سوم مصنفہ محمد رضا خان بہادر متخلص بہ رضا - کاغذ سفید -</p>
<p>بشا و الاسلام فی احکام الصیام - از مفتی محمد عباس صاحب -</p>	<p>مجموعہ مرآتی - در با عیات و سلام از مرزا دلگیر صاحب چھ جلد دن مین کامل ہو -</p>
<p>کتب فقہ عربی</p>	<p>جلد اول - کاغذ سفید -</p>
<p>محقق نافع - مولفہ شیخ ابوالقاسم -</p>	<p>جلد دوم - کاغذ سفید و خطائی -</p>
<p>ہدایہ الہدایہ لذلک الشیخ محمد بن الحسن -</p>	<p>جلد سوم - کاغذ سفید و خطائی -</p>
<p>مجمع المسائل - بہ تفسیر و تصحیح حاجی اخوند مرزا قاسم علی صاحب کہ یلانی مؤلف نہر المصائب</p>	<p>جلد چہارم - کاغذ سفید و خطائی -</p>
<p>شرعہ المصائب و فہرہ -</p>	<p>جلد پنجم - کاغذ خطائی -</p>
<p>کتب اصول الفقہ عربی</p>	<p>جلد ششم - کاغذ خطائی -</p>
<p>معالم الاصول - از حسن بن زین الدین عامل -</p>	<p>مرتبہ ہا سے اولیس - بلگرامی مصنفہ میر علی</p>
<p>النافع یوم المحشر فی شرح باب الحادی عشر -</p>	<p>کلیات مرآتی - در با عیات و سلام از سید حسین نر متخلص بہ عشق کامل دو جلد مین -</p>
<p>از جمال الدین مظہر علی -</p>	<p>جلد اول - سہی بہ محکمانہ غم کاغذ سفید -</p>
<p>کتب تواریخ انبیاء و اولیاء و غیر فارسی</p>	<p>جلد دوم - مسلی بہ برہان غم کاغذ خطائی و سفید مجموعہ میلاد و مصطوی - شامل تین رسالہ -</p>
<p>حیات القلوب - جلد اول - یہ ایک کتاب نامور روزگار کہ دوائے کتب خانہ امیر علی کے نیکامیہ انادشوار تھعالات و قصص انبیاء مین بر دلایات محمد نہ سبب انہا عشریہ تصنیف علامہ ربانی</p>	<p>۲ - وفاق کف المومنین -</p>
	<p>۳ - شکر یہ وزیر - سید ذریعین رضوی -</p>
	<p>جامعہ تفسیری - ترجمہ شرائع الاسلام بہر دو جلد ترجمہ مولوی سید ناجہ حسین صاحب -</p>

فہرست کتب

واقعات نظم کر لیا۔ بطور شیعہ از ملا محمد خطا شہود
دعوت از بیان اہل شیعہ نظم لطیف و دلچسپ
کاغذ سفید۔

مجموعہ مرتبہ ہائے۔ اساتذہ فارس از ملا قبل
الافتی و ملا مخلص و ملا محشم کاشی رملاحسن نان
و ملا ظہوری مع نوٹہ جات۔

مقصد و نتیجہ۔ مناقب سیدہ اربید
منازحین۔

اوراد و تحفہ۔ مع دعاے رقاب الزامیر علی
ہمدانی قابل فخر۔

شرح اوراد و تحفہ۔ مع دعاے رقاب از ملا مصنفہ
محمد جعفر علی۔

حلیۃ التائبین۔ مکالم و محاسن امور شرعیہ از
ملا محمد باقر خراسانی۔

جوش مغیرہ و کبیر۔ مع درود و دعاے ترجمہ کمال
تفصیل و توضیح۔ سید احمد حسین رضوی مدنی طبع
اوراد و تحفہ۔

کتاب حدیث فارسی

شرح مولانا محمد علی۔ از ملا
انجیل تبیین و بیام تلکائے شیعہ از جزو اول تا جزو
دوم شرح کتاب العقل کامل بشرح ذیل۔
جلد اول از جزو اول تا جزو دوم۔
جلد دوم از جزو دوم تا جزو سوم۔

ملا محمد باقر بن محمد تقی المجلسی الاصفہانی کہ جو تین جلد
میں ہو مجملہ انکے اس جلد میں حضرت آدم علی نبینا
علیہ السلام سے تا حضرت عیسیٰ علیہ السلام قصص
باسانید صحیحہ مفصل سبب و بین یہ کتاب ایسی نایاب
و نامہ تھی کہ شیعہ کچھین کا اکثر دنیاب نہوتی تھی اور
بتلا اس بیار اگر دستیاب ہی ہوئی تو قیمت اس درجہ

گران تھی کہ اشخاص عوام ایسی عمدہ اور بے ہوا
کتاب کے مطالعہ سے محروم رہتے تھے اب طبع
اوراد و تحفہ سے یہ گم بہرے ہمارے کو یوں کیسوں
لے سکتا ہے قیمت نہایت ازان رکھی گئی ہو۔

حیات القلوب جلد دوم۔ اس جلد میں اول
آدینک جناب پیغمبر از زمان محمد مصطفیٰ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے تھا کہ وہ فتنان و مباح و مجرات
وغیرات کا مشہد ہیں اور ایسی تباہیت
کے ساتھ حالات یکہ ہیں کہ اگر تہہ کی کتاب
در سری ہم پہنچنا مشکل ہو اور قیمت نہایت ازان ہو
حیات القلوب جلد سوم۔ اس جلد میں کہ

کا بیان ہوا کہ وہ یہ مجموعہ نفسوں تباہیہ سے
اطاعت الہیہ و تصویب علیہم السلام کہ جناب
ملا محمد شہداء و جہل الخبیثہ سے بے کج و برکت
مسلمی نہایت عمدہ طور سے بیان فرمایا ہے اور نہایت
ان محامد کے محتاج ہیں میں ہیں بروقت ملائمت
نوی اور در وقت معلوم ہو سکتی ہو قیمت ازان ہو۔

کتاب صفحہ خاتہ، نیا نیا فارسی

کر بلا نامہ۔ نواح سید ظفر علی سیر۔